بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

العلم صیدٌ والکتابۃ قیدٌ

ذخیرۂ معلومات

قسط سوم ۳

جسمیں عجیب وغریب معلومات بڑی عرق ریزی وحسن اسلوبی کے ساتھ کتب معتبرہ کے حوالوں سے پیش کی گئی ھیں

(تالیف)
محمد غفران رشیدی کیرانوی
مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی

ناشر
مکتبۂ یوسفی
محلہ پاؤ والی قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر یوپی انڈیا پن ۲۴۷۷۷۴

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ ذخیرۂ معلومات قسط ۳
مؤلف ـــــــ مولانا محمد غفران صاحب رشیدی کیرانوی
کتابت ـــــــ مولانا محمد انور صاحب گنگوہی
تعداد صفحات ـــــــ ۹۶
تعداد طباعت ـــــــ ۳۰۰۰
سن طباعت ـــــــ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۸ء
ایڈیشن ـــــــ اول
قیمت ـــــــ

انتساب

بندہ اپنی اس علمی کاوش کو اپنے مادرِ علمی جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ کی جانب منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے

ملنے کے پتے

(۱) مکتبۃ الریاض گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی
(۲) ضیائیہ بک ڈپو نزد جامعہ اشرف العلوم گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی
(۳) قرآن محل ۲۸۵۲ بلبلی خانہ ترکمان گیٹ دہلی ۶ فون ۳۲۶۸۸۱۹
(۴) حسامی بک ڈپو چارکمان حیدرآباد پن ۵۰۰۰۰۲
(۵) نذیر بک ڈپو قاعدہ ملت سلائی ٹرپلی کین مدراس
(۶) جاوید بک ڈپو مولانا شوکت علی روڈ کولوٹولہ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
(۷) دار الکتاب دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

فہرست کتاب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
			۱۹	اسماء نقباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵۲
۱	فہرست مراجع و مآخذ	۴	۲۰	ازواج مطہرات سے متعلق امور	۵۵
۲	تقریظ	۵	۲۱	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض	۶۱
۳	اسمائے خداوندی	۶	۲۲	" سودہ رض بنت زمعہ "	۶۵
۴	لوح محفوظ سے متعلق امور	۶	۲۳	" عائشہ رض سے متعلق امور	۶۷
۵	آسمانوں سے متعلق امور	۷	۲۴	" حفصہ رض "	۶۹
۶	بیت المعمور سے متعلق امور	۸	۲۵	" زینب بنت خزیمہ رض "	۷۲
۷	بیت اللہ سے متعلق امور	۹	۲۶	" ام سلمہ رض "	۷۳
۸	سابقہ شریعتوں سے متعلق امور	۱۱	۲۷	" زینب بنت جحش رض "	۷۶
۹	انبیاء کرام سے متعلق امور	۱۳	۲۸	" جویریہ رض "	۷۹
۱۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور	۱۴	۲۹	" ام حبیبہ رض "	۸۱
۱۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہود مدینہ سے معاہدہ	۲۸	۳۰	" صفیہ رض "	۸۴
۱۲	تعمیر مسجد نبوی شریف	۳۰	۳۱	" میمونہ بنت حارثہ "	۸۶
۱۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا ذکر	۳۳	۳۲	بناتِ مطہرات کا ذکر	۸۸
۱۴	حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق امور	۳۵	۳۳	حضرت رقیہ رض بنت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	۹۰
۱۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق امور	۳۶	۳۴	حضرت ام کلثوم رض	۹۱
۱۶	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۳۹	۳۵	حضرت فاطمۃ الزہراء	۹۲
۱۷	ہجرت اولیٰ بجانب حبشہ	۴۲			
		۴۷			
۱۸	مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارگی	۴۹			

فہرست مراجع وماخذ

۱	بخاری شریف	۲۶	تاریخ ابن خلدون
۲	مشکوٰۃ شریف	۲۷	صفوۃ الصفوۃ
۳	جلالین شریف	۲۸	البدایۃ والنہایۃ
۴	شیخ زادہ	۲۹	سوانح ابوذر رضہ
۵	قصص القرآن	۳۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں
۶	شرح وقایہ	۳۱	روض الانف
۷	تفسیر مظہری	۳۲	زرقانی
۸	تاریخ الامم والملوک	۳۳	اصح السیر
۹	المجالس السنیۃ فی الکلام علی الاربعین النوویۃ	۳۴	عمدۃ القاری
۱۰	معالم التنزیل	۳۵	مدارج النبوت
۱۱	تاریخ الخلفاء عربی	۳۶	رحمۃ للعالمین
۱۲	سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷	الکامل فی التاریخ
۱۳	کنز العمال	۳۸	تاریخ الخمیس
۱۴	حیاۃ الصحابہ اردو	۳۹	مستدرک حاکم مع التلخیص الذہبی
۱۵	تہذیب الاسماء	۴۰	تقریب التہذیب
۱۶	سیر اعلام النبلاء	۴۱	تفسیر مواہب الرحمٰن
۱۷	الاصابہ فی تمییز الصحابہ	۴۲	روح المعانی
۱۸	الاستیعاب	۴۳	شفاء الغرام باخبار البلد الحرام
۱۹	اسد الغابہ	۴۴	تلقیح فہوم اہل الاثر فی عیون التاریخ والسیر
۲۰	کامل ابن اثیر	۴۵	اوجز السیر لخیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
۲۱	سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۶	روح البیان
۲۲	فتح الباری	۴۷	الرحیق المختوم
۲۳	عیون الاثر	۴۸	خصائص کبریٰ
۲۴	سیرت ابن ہشام	۴۹	تفسیر بیضاوی
۲۵	مواہب اللدنیہ		

تقریظ عارف باللہ فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مدظلہٗ

ناظم ومتولی جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور، یوپی

حامداً ومصلیاً — پیش نظر مجموعہ "ذخیرۂ معلومات" کا تیسرا حصہ مفید معلومات پر مشتمل عزیز مولوی محمد غفران سلمہ اللہ وعافاہ کی سعی وکاوش کا نتیجہ ہے، اس سے پہلے دو حصے نذر قارئین ہو کر داد تحسین حاصل کر چکے ہیں، عزیز موصوف فاضل نوجوان تدریس وتالیف کا ذوق رکھنے والے جامعہ اشرف العلوم گنگوہ کے معلم ہیں۔

میں نے یہ مجموعہ بالاستیعاب تو نہیں البتہ بعض مقامات سے دیکھا، مفید پایا، طلبہ عزیز کے لئے تحفہ ہے، ماخذ ومراجع خود مؤلف نے لکھدئے ہیں وقت ضرورت ان کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے، میں دل سے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی سعی کو بارآور فرمائے اور دونوں جہاں کی ترقیات سے نوازے مزید انہماک واشتغال فی التدریس والمطالعہ کی توفیق مرحمت فرمائے آمین

العبد
مظفر حسین المظاہری
۱۰ر شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ

تقریظ استاذ الاساتذہ حضرت الحاج مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہٗ

بانی ومہتمم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ سہارنپور

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

ماشاء اللہ ذخیرۂ معلومات اسم بامسمیٰ ہے دینی معلومات کے شائقین کے لئے بہترین تحفہ ہے جس کے مطالعہ سے بہت سی قیمتی باتوں پر اطلاع ہوتی ہے، اللہ پاک اس کو بے حد قبول فرمائے اور مؤلف سلمہٗ کو زائد سے زائد دینِ متین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ فقط

احقر شریف احمد مہتمم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

ضروری تنبیہ ذخیرۂ معلومات (قسط ۱ و ۲ و ۳) میں چونکہ بہت سی روایات تاریخی ہیں اور تاریخی روایات صحیح وسقیم قوی وضعیف راجح ومرجوح ہر طرح کی ہوتی ہیں اس لئے کتاب ہذا میں درج شدہ ہر قول و روایت کا راجح وقوی ہونا ضروری نہیں قارئین اسی حیثیت سے اسکو دیکھیں محدثین کے اصول پر نہ پرکھیں۔ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسمائے خداوندی

س۔ اللہ تعالیٰ کے کل کتنے نام ہیں کونسی آسمانی کتاب میں کتنے ناموں کا ذکر ہے؟

ج۔ شیخ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ تفسیر کبیر میں بعض سلف سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل چھ ہزار نام ہیں ایک ہزار قرآن پاک میں ہیں، ایک ہزار سنت صحیحہ میں، ایک ہزار تورات میں، ایک ہزار زبور میں، ایک ہزار انجیل میں، اور ایک ہزار لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۹/۱ج)

دوسرا قول تفسیر استرآبادی میں مذکور ہے کہ خداوند کریم کے کل چار ہزار نام ہیں ایک ہزار تو ایسے ہیں جن کا علم اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے، ایک ہزار کو ملائکہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، ایک ہزار لوح محفوظ میں درج ہیں اب باقی رہے ایک ہزار۔ ان میں سے تین سو تورات میں مذکور ہیں، تین سو انجیل میں اور تین سو زبور میں باقی بچے سو (۱۰۰)۔ ان میں سے ننانوے (۹۹) تو ظاہر ہیں اور ایک مخفی ہے وہی اسم اعظم ہے جس کو انبیاء اور رسولوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

لوحِ محفوظ سے متعلق امور

س۔ لوح محفوظ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟ اور اسکی لمبائی چوڑائی کتنی ہے؟

ج۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لوح محفوظ سفید موتی کی بنی ہوئی ہے اور اس کی لمبائی زمین سے لیکر آسمان تک اور چوڑائی مشرق سے لیکر مغرب تک

ہے (حاشیہ جلالین ص ۴۹۶)

س۔ لوح محفوظ کے بیچ میں کیا لکھا ہوا ہے؟

ج۔ لوح محفوظ کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ دینہ الاسلام محمد عبدہٗ ورسولہٗ من آمن باللہ عزوجل وصدق بوعدہ واتبع رسلہٗ ادخلہ الجنۃ۔ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا (پسندیدہ) دین اسلام ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو شخص اللہ عزوجل پر ایمان لایا اور اس کی وعید کی تصدیق کی اور اس کے رسولوں کا اتباع کیا تو اللہ اسکو جنت میں داخل کرے گا۔

(حاشیہ جلالین شریف ص ۴۹۶)

س۔ لوح محفوظ کے دونوں طرفین اور جلد کس چیز کی ہے؟

ج۔ دونوں طرفین موتی اور یاقوت کے بنے ہوئے ہیں اور جلد سرخ یاقوت کی ہے (بحوالۂ بالا)

س۔ لوح محفوظ کا قلم کس چیز کا ہے اور کلام کس کا ہے؟

ج۔ لوح محفوظ کا قلم نور کا ہے اور اس کا کلام بھی نور کا ہے جو اس سے بندھا ہوا ہے (بحوالۂ بالا)

آسمانوں سے متعلق امور

س۔ ساتوں آسمانوں کے نام کیا کیا ہیں اور کونسا آسمان کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

ج۔ اس سوال کے جواب کے متعلق ایک قول تو قسط دوم ص ۸۹ پر لکھا جا چکا ہے دوسرا قول یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے مختلف نام رکھے ہیں، اور مختلف چیزوں سے ان کو بنایا ہے۔ چنانچہ پہلے (۱) آسمان کا نام رقیع ہے جو زمرد سبز سے بنایا گیا ہے دوسرے (۲) آسمان کا نام ارفلون ہے جو سفید چاندی سے تیار کیا گیا ہے۔ تیسرے (۳) آسمان کا نام قیدوم ہے جو سرخ یاقوت

ہے بنایا گیا ہے۔ چوتھے کا نام ماعون ہے جو دُرّۂ ابیض سے بنایا گیا ہے،
پانچویں آسمان کا نام دیقار ہے جو سرخ سونے سے تیار کیا گیا ہے۔ چھٹے کا نام
وفنا ہے جو زرد یاقوت سے تیار کیا گیا ہے، اور ساتویں آسمان کا نام عروبا
ہے جو چمکنے والے نور سے بنایا گیا ہے (روح البیان صفحہ ۹ ج ۱)

بیت المعمور سے متعلق امور

س۔ بیت المعمور کونسے آسمان پر ہے اور کس چیز سے بنایا گیا ہے؟

ج۔ بیت المعمور چوتھے آسمان پر فرشتوں کی عبادت گاہ ہے جو زمرد یا یاقوت سے بنائی گئی ہے (تفسیر حسینی صفحہ ۵۴ پارہ ۲۷) دوسرا قول یہ ہے کہ سرخ یاقوت کا بنا ہوا ایک گھر ہے جس کی لمبائی زمین سے لیکر آسمان تک ہے (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام صفحہ ۱۴۹ ج ۱)

س۔ اس کو بیت المعمور کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ معمور کے معنی آباد کے ہیں چونکہ یہ فرشتوں کی زیارت سے ہر وقت آباد رہتا ہے اس لئے اس کو بیت المعمور کہتے ہیں۔ (تفسیر حسینی صفحہ ۵۴ پارہ ۲۷)

س۔ بیت المعمور کس نبی کیلئے زمین پر اتارا گیا اور کس نبی کے عہد میں اٹھایا گیا؟

ج۔ جسوقت اللہ نے حضرت آدم عـه علیہ السلام کو زمین پر اتار دیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی کہ اے اللہ میں تیرے اس نور کو محسوس کر رہا ہوں جس میں عبادت کیجاتی ہے تو اللہ نے بیت المعمور کو بیت اللہ کی عین جہت یعنی بیت اللہ کی بنیادوں پر اتارا خداوند قدوس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس کا

عـه حضرت آدم علیہ السلام نے چالیس حج ہندوستان سے پیدل چل کر کئے ہیں جب بھی حضرت آدم حج کے لئے تشریف لیجاتے تو فرشتے چالیس میل سے استقبال کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے (روح المعانی صفحہ ۳۹۴ ج ۱) ۱۲

طواف کرنے کا حکم دیا اور بیت المعمور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام صفحہ ۱۴۹ ج ۱)

بیت اللہ سے متعلق امور

س۔ جب بیت اللہ آسمان سے زمین پر اتارا گیا تو اسمیں کتنے دروازے تھے؟

ج۔ حضرت حق جل مجدہٗ نے جب بیت اللہ کو آسمان سے اتارا تو اس میں دو دروازے تھے ایک مشرق کی طرف اور ایک مغرب کی طرف۔ (روح المعانی صفحہ ۳۸۴ ج ۱)

س۔ تعمیر ابراہیمی کے وقت بیت اللہ کا طول و عرض کتنا تھا اور کتنے ارکان تھے کس رُکن کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟

ج۔ لمبائی نَو ۹ ہاتھ اور چوڑائی (رکن یمانی سے لیکر رکن شامی تک) بتیس ۳۲ ہاتھ تھی اور رکن شامی کے پاس حجر اسود نصب کیا گیا تھا اور رکن شامی و غربی کے مابین بائیس ہاتھ کا فصل چھوڑا تھا۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان بیس ہاتھ کا فاصلہ چھوڑا تھا زمین پر ایک دروازہ بنایا تھا جس کے اندر کی طرف ایک گڑھا تھا اور دُو ۲ رکن بنائے تھے پھر جب قریش نے تعمیر کی تو چار رکن بنائے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو مدوّر یعنی گول تعمیر کیا تھا (شفاء المرام باخبار البلد الحرام صفحہ ۱۵ ج ۱) اور رکن غربی و یمانی کے درمیان ۳۱ فٹ ذراعا کا فاصلہ تھا

س۔ تعمیر ابراہیمی کن کن پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی اور کیوں؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر کیا ۱۔ حراء پہاڑ کے پتھروں سے۔ ۲۔ طور سیناء کے پتھروں سے جو فلسطین میں شہر سیناء کے جنگل کا ایک مشہور پہاڑ ہے جسکو طور سینین بھی کہتے ہیں ۳۔ طور زیتون سے جو بیت المقدس میں ہے ۴۔ طور لبنان کے پتھروں سے ۵۔ جبل جودی

کے پتھروں سے۔ ان پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر میں حکمت یہ ہے کہ اس میں پانچ وقت کی نماز ادا ہونی تھی دوسری وجہ یہ ہے کہ ارکانِ اسلام پانچ ہیں (شفاء الغرام $\frac{115}{116}$ ج ۱)

س۔ بیت اللہ کے اطراف کو حرم کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں ۱؎ یہ کہ جسوقت حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اُترے اور ان کو اپنے نفس پر شیطان کا خوف ہوا (بشری تقاضہ کی وجہ سے) تو اللہ سے استعاذہ یعنی پناہ چاہنے لگے اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی حفاظت کیلئے فرشتوں کو بھیجدیا وہ مکہ کے چاروں طرف پھیل گئے اور حضرت آدم کی حفاظت کرنے لگے اس وقت فرشتوں نے جہاں تک گھیرا ڈالا وہاں تک خداوند قدوس نے حَرَم بنا دیا۔ ۲؎ دوسری وجہ یہ ہے کہ جسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجرِ اسود کو بیت اللہ میں نصب کیا (گاڑا) تو حجرِ اسود سے ایک نور یعنی روشنی نمودار ہوئی جس سے بیت اللہ کے اطراف اربعہ روشن ہو گئے تو جہاں تک حجرِ اسود سے نکلنے والے نور کی روشنی پھیلگئی وہاں تک حرم بنا دیا گیا۔ ۳؎ تیسری وجہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جب زمین و آسمان کو کہا اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا کہ آجاؤ تم خوشی خوشی یا زبردستی تو زمین و آسمان نے جواباً عرض کیا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ کہ ہم تو اللہ کے مطیع بن کر آگئے۔ اللہ کے اس مقولہ کا زمین میں سے صرف حرم کی زمین نے جواب دیا اس لئے اس جگہ کو حرم محترم و مقدس بنا دیا گیا۔ (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام ص $\frac{85}{16}$ ج ۱)

س۔ قبلہ صرف مسجد حرام ہے یا پورا حرم شریف قبلہ ہے؟

ج۔ اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ علماء متاخرین فرماتے ہیں کہ صرف بیت اللہ (کعبہ) ہی قبلہ ہے بعض نے کہا ہے کہ مسجد حرام قبلہ ہے تیسرا قول یہ ہے کہ پورا حرم قبلہ ہے ان تینوں اقوال میں تطبیق شرح السنۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت

سے ہو جاتی ہے کہ بیت اللہ (حدودِ کعبہ) مسجد حرام والوں کیلئے قبلہ ہے اور مسجد حرام اہلِ حرم کیلئے قبلہ ہے اور پورا حرم مشرق و مغرب والوں کیلئے قبلہ ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۱)

سابقہ شریعتوں سے متعلق امور

س۔ تورات و انجیل میں عُشر کا کیا حکم تھا کتنے سال میں کتنی مرتبہ دینا پڑتا تھا؟

ج۔ تورات میں عُشر یعنی مال کا دسواں حصہ جو مقرر کیا گیا تھا وہ تین سال میں صرف ایک مرتبہ دینا واجب تھا اور انجیل میں عُشر کا حکم تو ضرور تھا مگر کسی مدت و زمانہ کی تعیین نہیں تھی (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص $\frac{215}{5}$ ج).

س۔ شریعت موسوی میں زکوٰۃ کی مقدار کیا تھی اور کن کن لوگوں پر فرض تھی؟

ج۔ تورات کی عبارات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں زکوٰۃ کی مقدار پیداوار کا دسواں حصہ تھا اور یہ ہر قسم کی پیداوار پر تھا اور نقدی میں آدھا مثقال جو امیر و غریب سب پر یکساں فرض تھا۔ (سیرۃ النبی ص $\frac{216}{5}$ ج)

س۔ شریعت موسوی میں زکوٰۃ کی کتنی قسمیں تھیں اور اس کے مصارف کیا کیا تھے؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں تین قسم کی زکوٰۃ تھی ۱؎ ایک آدھا مثقال سونا چاندی یہ رقم جماعت کے خیمہ یا پھر بیت المقدس کی تعمیر و مرمت اور قربانی کی طلائی و نقرئی ظروف و سامان کے بنانے میں خرچ کی جاتی تھی۔ ۲؎ دوسری خیرات یہ تھی کہ کھیت کاٹنے کے وقت اور پھل توڑنے کے وقت حکم تھا کہ کہیں گوشوں اور کونوں میں دانے اور پھل چھوڑ دئے جائیں اور یہ مسافروں کا حصہ ہوتا تھا ۳؎ تیسری خیرات یہ تھی کہ ہر تیسرے سال کے بعد پیداوار اور جانوروں کا دسواں حصہ خدا کے نام پر نکالا جاتا تھا جس کے مصارف یہ تھے کہ خیرات کرنے والا خود مع اہل و عیال بیت المقدس میں جا کر جشن منائے کھائے اور کھلائے اور

لاوی[ع] خاندان میں جو موروثی کاہن اور خانۂ خدا کے خدمتگار رہیں ان کو نام بنام تقسیم کیا جائے (اس کے بدلہ میں یہ لوگ خاندانی وراثت سے محروم رکھے جاتے تھے) اس کے بعد جو بچ جاتا تو بیت المقدس کے خزانے میں جمع کر دیا جاتا تھا کہ اس سے مسافروں یتیموں اور بیواؤں کو کھانا کھلایا جائے (سیرت النبی ص۲۲۸ ج۵)

س۔ یہودی لوگ روزہ کتنے گھنٹے کا رکھتے تھے اور افطار و سحر کسطرح کرتے تھے؟

ج۔ یہودی لوگ چوبیس گھنٹے کا روزہ رکھتے تھے گویا ان کے یہاں دن رات دونوں کو ملا کر ایک روزہ ہوتا تھا اور ان کی شریعت میں یہ تھا کہ روزہ کھولنے کے بعد ایک دفعہ جو کھالیتے تھے تو کھالیتے اسکے بعد پھر نہیں کھا سکتے تھے یعنی اسی وقت سے دوسرا روزہ شروع ہوجایا کرتا تھا۔ (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص۳۰۴ ج۵)

س۔ اسلام میں روزے کے باب میں کتنی تبدیلیاں ہوئیں؟

ج۔ تین تبدیلیاں ہوئیں ۱؎ اہل عرب میں یہ دستور تھا کہ روزہ کھولنے کے بعد سونے سے پہلے جو کھالیتے کھالیتے۔ سوجانے کے بعد کھانا ناجائز تھا ابتداء اسلام میں بھی یہی تھا ایک دفعہ کی بات کہ رمضان کا مہینہ تھا ایک صحابی کے گھر میں کھانا تیار نہیں ہوا تھا انکی بیوی کو کھانا گرم کرکے لانے میں دیر ہوگئی وہ انتظار کرکے سوگئے اہلیہ کھانا لیکر آئی تو شوہر کو سوتا پایا یہ صحابی کھانا نہ کھاکے دوسرے دن روزہ رکھا تو ان کو غشی آگئی اس پر آیت شریفہ نازل ہوئی۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہوجائے تمہارے لئے سفید دھاگا کالے دھاگے سے یعنی رات کی سفیدی اور رات کی سیاہی میں امتیاز نہ ہوجائے یہ سحری کا وقت ہے اسوقت تک کھا سکتے ہیں (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ع؎ لاوی حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کا نام ہے ۱۲

تیسری تبدیلی یہ ہوئی کہ ابتداء میں رمضان کی راتوں میں اپنی عورت سے مجامعت (ہمبستری) کرنے کی اجازت نہ تھی بعد میں اجازت دیدی گئی (رفیع الشان ص۳۹)

انبیاء کرام سے متعلق امور

س۔ ایک نبی سے دوسرے نبی تک کتنا عرصہ یعنی زمانہ گذرا ہے؟

ج۔ تمام کے بارے میں تو معلوم نہیں البتہ چند کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان بائیس سو سال کا زمانہ گذرا (۲) حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان گیارہ سو تینتالیس سال کا زمانہ گذرا (۳) حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان پانچسو چھپتر سال کا عرصہ گذرا (۴) حضرت موسیٰ و حضرت داؤدؑ کے درمیان پانچسو اناسی سال کا فاصلہ رہا دوسرا قول یہ ہے کہ صرف ایک سو اناسی سال کا فاصلہ رہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان چھ سو سال کا وقفہ ہوا دوسری روایت اس سلسلہ میں یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا طوفان حضرت آدم علیہ السلام کے بارہ سو سال بعد آیا اور ایک قول بارہ سو چھپن کا بھی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے گیارہ سو بیالیس سال بعد تشریف لائے دوسرا قول یہ ہے کہ طوفان نوح سے وفات ابراہیمؑ تک ایکہزار بیس سال کا زمانہ گذرا اور حضرت ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے درمیان پانچسو پینسٹھ سال کا عرصہ گذرا اور حضرت موسیٰ و حضرت داؤد علیہما السلام کے درمیان پانچسو انہتر سال کا زمانہ گذرا، حضرت داؤد اور حضرت عیسی علیہما السلام کے درمیان چھ سو سال کا زمانہ گذرا (تاریخ طبری ص۶۳۴ ۶۳۵، تلقیح فہوم اہل الاثر فی عیون التاریخ والسیر ص۴)

س۔ سریانی انبیاء کون کون سے ہوئے؟

ج۔ حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر چار انبیاء سریانی ہوئے (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث علیہ السلام (۳) حضرت نوح علیہ السلام (۴) حضرت اخنوخ علیہ السلام یعنی حضرت ادریس علیہ السلام (تاریخ الامم والملوک صـ۱۱۶)

س۔ کون سے نبی ایسے ہوئے جنہوں نے شادی نہیں کی؟

ج۔ دو نبی ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے حضرت یحییٰ علیہ السلام (سیرت المصطفیٰ ج۲ صـ۲۵۳)

س۔ خداوند تعالیٰ نے ہفتہ کے سات دنوں میں کن کن انبیاء کو کرامت بخشی؟

ج۔ خداوند تعالیٰ نے ہفتہ کے ساتوں دنوں میں سات انبیاء کو کرامت بخشی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بار کا دن مرحمت فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے اتوار کا دن حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے پیر کا دن حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے منگل کا دن، حضرت یعقوب علیہ السلام کیلئے بدھ کا دن مکرم بنایا حضرت آدم علیہ السلام کیلئے جمعرات کا دن اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جمعہ کے دن کو مکرم (عید یعنی خوشی کا دن) بنایا اور اس دن سے آپ کو اور آپکی امت کو زینت بخشی (کتاب السبعیات فی مواعظ البریات علی حاشیۃ المجالس السنیۃ فی الکلام علی الاربعین النوویۃ صـ۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کتنی شادیاں کیں۔ کس کس بیوی سے کتنی اور کون کون سی اولاد ہوئیں؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے پانچ عورتوں سے شادی کی

(۱) فاطمہ بنت عمرو بن عائذ۔ ان سے آٹھ اولاد پیدا ہوئیں ۱۔ حضرت عبداللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ ابوطالب ۳۔ زبیر ۴۔ ام الحکیم البیضاء۔ ۵۔ عاتکہ ۶۔ امیمہ ۷۔ اروی ۸۔ بَرّہ۔ (۲) دوسری شادی ہالہ بنت اہیب سے کی ان سے چار اولاد ہوئیں ۱۔ حمزہ ۲۔ مقوم ۳۔ حجل ۴۔ صفیہ۔ (۳) تیسری شادی نتیلہ بنت جناب سے کی تھی ان سے دو لڑکے ہوئے ۱۔ حضرت عباس رضؓ ۲۔ ضرار۔ (۴) چوتھی شادی سمرا بنت جندب سے کی۔ ان سے صرف ایک لڑکا حارث بن عبدالمطلب پیدا ہوا۔ (۵) پانچویں شادی لبنیٰ بنت ہاجر سے کی۔ ان سے ابولہب پیدا ہوا (سیرت ابن ہشام و تلقیح فہوم اہل الاثر فی عیون التاریخ والسیر صـ۵)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کا انتقال کہاں اور کتنی عمر میں ہوا؟

ج۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والدہ کے بطن مبارک میں تھے تو حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو مدینہ بھیجا تاکہ وہاں سے کھجوریں اکٹھی کرکے لائیں چنانچہ حضرت عبداللہ مدینہ گئے اسوقت حضرت عبداللہ ۲۵ سال کے تھے مدینہ ہی میں حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا (اوجز السیر صـ۴ واصح السیر صـ۵)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا انتقال کہاں ہوا اور اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کیا تھی؟

ج۔ علماء سیر نے بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۶ برس کو پہنچی تو آپکی والدہ مدینہ گئیں وہاں سے لوٹتے ہوئے مقام ابواء (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے) میں پہنچکر والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا مقام ابواء سے آپ کو لیکر ام ایمن آئیں یہ بھی مدینہ ساتھ گئی تھیں (اوجز السیر لخیر البشر، اصح السیر صـ۷)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر آسمان و زمین میں کون کون ہیں؟

ج۔ آسمان میں حضرت جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام وزیر ہیں اور زمین پر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں (تاریخ الخلفاء ص ۵۰)

س۔ قرآن پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ناموں کا تذکرہ آیا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سات ناموں کا ذکر فرمایا ہے
۱۔ محمد ۲۔ طٰہٰ ۳۔ یٰسین ۴۔ المزمل ۵۔ المدثر ۶۔ احمد ۷۔ عبداللہ
(حاشیۂ جلالین ص ۳۶۸ پ ۲۲ وتفسیر روح البیان ص ۳۶۵ ج ۹)

س۔ معجزۂ شق القمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونا اور معجزۂ ردِ شمس یعنی سورج کا واپس لوٹنا کب پیش آیا؟

ج۔ معجزۂ شق القمر مدینہ آنے سے تقریباً پانچ سال پہلے مکہ میں اور معجزۂ ردِ شمس ہجرت کے بعد ۷ھ میں غزوۂ خیبر سے واپسی پر مقام صہبار میں پیش آیا۔
(سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۳۶ ج ۱ و ص ۲۳۹ ج ۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹنے والے صحابی کون تھے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹنے والے صحابی ابوھند مولی فروہ بن عمرو البیاضی تھے (تاریخ الامم والملوک ص ۴۰ ج ۲)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ملک الموت (عزرائیل ع) کے ساتھ دوسرے فرشتے کون کون تھے؟

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ملک الموت کیساتھ دو بڑے فرشتے اور تھے حضرت جبرئیل ع اور حضرت اسمٰعیل ع جو اپنے ساتھ ستر ہزار اور دوسری روایت میں ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے جن میں کا ہر فرشتہ ہزار یا ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے۔ (مدارج النبوۃ ص ۲۴ ج ۳ ق ۱۱)

س۔ حضرت عبدالمطلب نے کتنی عمر میں وفات پائی اور آپکی اسوقت کیا عمر تھی؟

ج۔ حضرت عبدالمطلب نے ایک سو دس سال کی عمر میں وفات پائی اور اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ سال دو ماہ دس دن تھی (الرحیق المختوم ص ۸۸)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے درمیان مُہر نبوت کب لگائی گئی؟

ج۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مُہر نبوت ابتداء ولادت سے تھی اور علماء بنی اسرائیل آپکو اسی علامت سے پہچانتے تھے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مُہر نبوت شقِ صدر ع کے بعد لگائی گئی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۸۴ ج ۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکِ شام کا پہلا سفر کتنی عمر میں کس کی معیت میں کیا کس مقام پر کس راہب سے ملاقات ہوئی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف جب بارہ سال کو پہنچی تو آپ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام سفر تجارت کیلئے تشریف لیگئے جب شہر بصریٰ کے قریب مقام تیمار میں پہنچے وہاں ایک نصرانی عالم جرجیس نامی بحیرا راہب ع نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ع جن روایات میں شق صدر کے بعد مہر لگائے جانے کا ذکر ہے عجب نہیں وہ سابقہ ابتداء ولادت والی مہر نبوت کی تجدید اور اعادہ ہو اسطرح سے تمام روایات میں تطبیق وتوفیق ہوجاتی ہے اور شق صدر کے بعد مہر نبوت لگائے جانے کی وجہ یہ بھی بیان کیگئی ہے کہ جب کسی شے کی حفاظت مقصود ہوتی ہے تو اسکو مہر لگا کر سیل بند کر دیتے ہیں تاکہ جو شے اس میں رکھی ہے وہ نکلنے نہ پائے نیز جسطرح شقِ صدر سے قلب کا اندرونی حصہ حظ شیطانی سے پاک کر دیا اسی طرح دونوں شانوں (مونڈھوں) کے درمیان قلب کے مقابل بائیں جانب ایک مہر لگا دی تاکہ قلب شیطانی وسوسوں اور بیرونی حملوں سے محفوظ ہوجائے اس لئے کہ شیطان اسی جگہ سے وسوسے ڈالتا ہے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۸۴ ج ۱)

ع۔ بحیرا راہب موحد تھا مشرک وبت پرست نہ تھا بعض روایات میں جو بحیرا کی طرف سے لات وعزیٰ کی قسم کھلانا آیا ہے سو وہ امتحاناً ہے۔ (حاشیۂ سیرۃ المصطفیٰ ص ۹۸ ج ۱)

سے ملاقات کی اور چچا کو مشورہ دیا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ واپس کر دیا جائے ورنہ ملک شام میں ان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے (سیرۃ ابن ہشام ص ۶۱، اوجز السیر لخیر البشر ص ۶، عیون الاثر ص ۴۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ واپس ہوتے وقت بحیرا راہب نے کیا تحفہ دیا؟
ج۔ بحیرا راہب جرجیس نے ناشتہ کیلئے روٹی اور زیتون کا روغن خدمت میں پیش کیا آپنے اسکو ساتھ لیا (خصائص کبرٰی ص ۸۴ ج ۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کا دوسرا سفر کتنی عمر میں کسکے ساتھ کیا اور کس راہب سے ملاقات ہوئی؟
ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک جب پچیس ۲۵ سال کو پہنچگئی اور آپ کی امانت و دیانت کا شہرہ اتنا ہو گیا کہ اہل عرب آپکو امین کے لقب سے پکارنے لگے حضرت خدیجہ رضؓ نے آپکے پاس پیغام بھیجا کہ آپ میرا سامان لیکر ملک شام جائیں میں آپکو دوسروں سے زیادہ نفع دوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کی مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے اس پیغام کو قبول کر لیا آپ کے ساتھ اس سفر میں خدیجہؓ کے غلام میسرہ بھی تھے جب شہر بصریٰ پہونچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گئے وہاں ایک راہب نسطورا نامی رہتا تھا اسکی نظر جب آپ پر پڑی تو اس کی زبان سے بیساختہ نکلا یہی تو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

س۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے آپ کو پیغام نکاح کب دیا؟
ج۔ ملک شام کے سفر سے لوٹنے کے دو ماہ پچیس یوم بعد حضرت خدیجہ رضؓ نے پیغام دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چچا جان کے مشورہ سے قبول فرمالیا (بحوالۂ بالا)

س۔ بنی ہاشم کا بائیکاٹ کس سنہ میں ہوا کتنی مدت تک رہا عہد نامہ کس نے لکھا

اور اس کا انجام کیا ہوا؟
ج۔ ۷ نبوی میں تمام قبائل قریش نے متفقہ طور پر معاہدہ لکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم اور ان کے حامیوں سے یک لخت تعلقات قطع و ختم کر دئے جائیں اور یہ عہد نامہ منصور بن عکرمہ نے لکھا اسی وقت اللہ نے اسکو یہ سزا دی کہ اس کا ہاتھ ہمیشہ کیلئے کتابت سے بیکار ہو گیا اور شعب ابی طالب میں سوائے ابولہب کے تمام بنو ہاشم نے مسلسل تین سال اسی حصار میں سخت تکالیف و پریشانیوں کے ساتھ گذارے (تاریخ الامم والملوک)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ملنے سے پہلے کس نبی کی شریعت پر عمل کرتے تھے؟
ج۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک مختار قول یہ ہے کہ آپ کو کشف صادق اور الہام صحیح سے جو بات ظاہر اور منکشف ہوتی کہ یہ امر حضرت ابراہیم علیہ السلام یا اور کسی نبی کی شریعت سے ہے اسکے مطابق عمل کرتے تھے جیسا کہ بعض روایات میں بجائے فَيَتَحَنَّثُ کے فَيَتَحَنَّفُ کا لفظ آیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ابراہیم حنیف کے طریقہ پر چلتے تھے یہ لفظ اسکی تائید کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملتِ حنیفیہ کے مطابق اپنے کشف و الہام سے عمل کرتے تھے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۳۳ ج ۱ کذا فی الدر المختار ص ۱۶۳)

س۔ سب سے پہلا وہ کلام جو جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے وہ کیا تھا؟
ج۔ وہ کلام جو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے لائے وہ یہ ہے۔ استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (تفسیر مواہب الرحمان ص ۱۲ ج ۱ پارہ ع ۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں کتنے روز قیام فرماتے؟
ج۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن وہب بن کیسان مولیٰ آل زبیر نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا ہے وہ کہر ہے تھے عبید اللہ بن عمیر بن قتادہ لیثی

بکو کہ اے عبید بیان کیجئے ہم سے حضرت عبید نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کے ابتدائی حالات بیان کر رہے تھے اور میں ان کی مجلس میں حاضر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں تحنث یعنی مخلوقات خداوندی میں تدبر و تفکر کرتے (یہی اسوقت کی عبادت تھی) ایک ماہ تک اس غار میں قیام کر لیا کرتے تھے اس وقت میں مسکینوں میں سے اگر کوئی آپ کے پاس آتا تو جو وقت پر میسر ہوتا اسکو کھلاتے تھے جب آپکی یہ ایک ماہ کی مدت ختم ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے وقت پہلے خانہ کعبہ میں حاضر ہو کر طواف کرتے سات چکر یا جتنا اللہ چاہتا طواف کرتے اس کے بعد گھر تشریف لاتے۔

س۔ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دار الندوہ میں جو خفیہ میٹنگ کی تھی اس میں کون کون شریک تھے؟

ج۔ دار الندوہ کی جس میٹنگ میں قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا خفیہ مشورہ کیا اس میں اکثر روایات کے مطابق پانچ افراد تھے جن کے نام یہ ہیں ۱ عتبہ، ۲ شیبہ ۳ ابوجہل ۴ ابوالبختری ۵ عاص بن وائل، دوسرا قول علامہ ثعلبی کا بارہ افراد کا ہے (کتاب السبعیات فی مواعظ البریات علی حاشیۃ مجالس السنیۃ ص۱۵)

س۔ سفر طائف کس سن میں پیش آیا دوسرا کون ساتھ تھا طائف[عہ] میں کتنے روز قیام کیا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شوال سنہ ۱۰ نبوی اواخر یا اوائل مئی ۶۱۹ء میں طائف (تبلیغ کیلئے) تشریف لیگئے حضرت زید بن حارثہ ساتھ تھے طائف میں دس روز قیام کیا (الرحیق المختوم ص۱۹۹)

س۔ بوقت ہجرت جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کا محاصرہ کر رکھا تھا وہ کون کون تھے؟

عہ شہر طائف مکہ سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے (الرحیق المختوم ص۱۹۹)

ج۔ ان کافروں کی تعداد گیارہ تھی جن کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں ۱ ابوجہل ۲ حکم بن العاص ۳ عقبہ بن ابی معیط ۴ نضر بن الحارث ۵ امیہ بن خلف ۶ بن عیطلہ ۷ زمعہ بن مسعود ۸ طعیمہ ۹ ابولہب ۱۰ ابی بن خلف ۱۱ بنیہ ۱۲ منبہ۔ یہ آخری دونوں حجاج کے بیٹے تھے (سیرۃ المصطفیٰ ص۳۶ بحوالہ طبقات ابن سعد ص۱۵۴)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سواری پر ہجرت کی تھی اس کا نام کیا تھا اور وہ کس سے اور کتنے میں خریدی تھی؟

ج۔ مشہور مؤرخ علامہ واقدی فرماتے ہیں کہ اس سواری کا نام قصویٰ تھا، محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ اس کا نام جدعا تھا (زرقانی ص۳۲۷ ج۱) اور اس اونٹنی کی قیمت چار سو درہم تھی چونکہ حضرت صدیق اکبرؓ نے دونوں اونٹنیوں کو آٹھ سو درہم میں خریدا تھا علامہ زرقانی فرماتے ہیں صحیح قول یہ ہے کہ خریدنے کی وجہ یہ تھی کہ ہجرت عظیم الشان عبادت ہے جس کو حق سبحانہ تعالیٰ نے ایمان کے بعد ذکر فرمایا اس لئے آپ اس عبادت عظمیٰ میں کسی کو شریک کرنا نہیں چاہتے تھے کہ خدا کی راہ میں ہجرت صرف اپنی ہی جان و مال سے ہو یہی وجہ ہے کہ صدیق اکبرؓ نے قیمت نہ لینے پر بہت اصرار کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے اصرار کے باوجود قیمت ادا کی (سیرۃ المصطفیٰ ص۳۶)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت مدینہ کیلئے کس مہینہ کی کس تاریخ میں روانہ ہوئے

ج۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے تقریباً تین ماہ بعد یکم ربیع الاول کو آپ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے حضرت حاکم فرماتے ہیں کہ احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز مکہ سے نکلے اور دوشنبہ کے روز ہی مدینہ منورہ پہنچ گئے لیکن موسیٰ خوارزمی فرماتے ہیں کہ آپ مکہ سے پنجشنبہ کو نکلے حافظ عسقلانی فرماتے ہیں صحیح قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے پنجشنبہ کو نکلے تین روز غار میں رہے دوشنبہ کو غار سے

نکل کر مدینہ منورہ روانہ ہوئے دیگر علماء سیر کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ ۲۷ صفر کو ہجرت کیلئے مکہ سے نکلے تین شب غار ثور میں رہکر یکم ربیع الاول بروز دوشنبہ بوقت دوپہر اپنے قبا میں نزول اجلال فرمایا، علامہ ابن حزم اور علامہ مغلطائی نے اسی قول کو اختیار کیا (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۸۷)

س۔ بوقت ہجرت آپ کے ساتھ کون تھا قریش نے آپکو پکڑ کر لانیکا کیا انعام متعین کیا تھا؟

ج۔ مکہ سے آپ کے ساتھ صرف صدیق اکبرؓ تھے تین روز غار ثور میں قیام کیا تین دن کے بعد عبداللہ بن اریقط دوئلی (جو رہبری کیلئے اجرت پر مقرر کیا گیا تھا) حسب وعدہ صبح کو دو اونٹنیاں لیکر غار پر حاضر ہوا ایک اونٹنی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے دوسری پر صدیق اکبرؓ سوار ہوئے صدیق اکبرؓ نے خدمت کیلئے اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو ساتھ لیا عامر صدیق اکبرؓ کے پیچھے سوار ہوا اور عبداللہ بن اریقط سب سے آگے اپنی اونٹنی پر ایک غیر معروف راستہ سے لیکر چلا (زرقانی ص ۳۴/۱) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ ایک اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اپنے پیچھے صدیق اکبرؓ کو سوار کیا دوسری اونٹنی پر عبداللہ بن ابی بکر اور عامر بن فہیرہ سوار ہوئے (مدارج النبوۃ ص ۸۵/۲) مگر صحیح قول پہلا ہی ہے اس لئے کہ حافظ عسقلانی نے فتح الباری میں اس امر کی تصریح کی ہے کہ اس سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کے ساتھ سوائے عامر بن فہیرہ کے کوئی اور رفیق طریق نہ تھا اور تیسرے اونٹ پر عبداللہ بن اریقط سوار ہوئے اور عام شاہراہ کو چھوڑ کر ایک غیر مشہور راستہ اختیار کیا اور صاحب مستدرک حاکم نے ص ۶/۳ پر یہ لکھا ہے کہ قریش نے یہ اعلان کیا کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کو پکڑ کر لائیگا اسکو سو اونٹ انعام میں دئے جائیں گے۔

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑنے کیلئے جو کافر چلے ان میں آپ تک کون پہنچا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

ج۔ سراقہ بن مالک بن جعشم بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مجلس میں بیٹھا تھا ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ میں نے چند اشخاص کو ساحل کے راستے جاتے ہوئے دیکھا ہے میرا غالب گمان ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء ہیں سراقہ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں سمجھ لیا کہ بیشک یہ وہی ہیں لیکن اسکو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء نہیں ہیں بلکہ دوسرے ہوں گے مبادا یہ شخص یا دوسرا کوئی سن کر قریش کا انعام حاصل کرلے اس کے تھوڑی دیر بعد میں مجلس سے اٹھا اور باندی کو کہا کہ گھوڑے کو فلاں ٹیلے کے نیچے لیجا کر کھڑا کرے اور میں اپنا نیزہ لیکر گھر کی پشت کی طرف سے نکلا اور گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا ساحل کے راستہ کی طرف کو چلا یہانتک کہ میں نے آپ کو پالیا میں جب ان کے قریب پہنچا تو صدیق اکبرؓ نے مجھ کو دیکھا اور گھبرا کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو پکڑے گئے یہ شخص ہماری تلاش میں آرہا ہے آپؐ نے فرمایا ہرگز نہیں لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (تو غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے) (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۹۳/۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کیلئے کیا بد دعا کی اور اس کا گھوڑا کتنا زمین میں دھنسا؟

ج۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کیلئے یہ بد دعا کی اَللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ (اے اللہ اسکو پچھاڑ دے) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِمَا شِئْتَ (اے اللہ ہم کو تو کفایت فرما جسطرح تو چاہے) فوراً سراقہ کا گھوڑا گھٹنوں تک، دوسری روایت میں ہے کہ پیٹ تک زمین میں دھنس گیا سراقہ نے عرض کیا یقیناً تم دونوں نے میرے لئے بد دعا کی ہے آپ دونوں حضرات میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے میں عہد کرتا ہوں کہ جو شخص آپکو تلاش کرتا ہوا ملیگا اسکو واپس

کر دوں گا آپ نے دعا فرمادی اسی وقت اس کا گھوڑا زمین نے چھوڑ دیا سراقہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ اللہ آپ کو ضرور غلبہ دے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے سو اونٹوں کے انعام کی خبر دے کر واپس ہوا ع۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۹۳)

س۔ سراقہ کو امن تحریر کس نے کس چیز پر لکھ کر دی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عامر بن فہیرہ نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر معافی نامہ لکھکر سراقہ کو دیا یہ اسکو لیکر روانہ ہوا جو راستہ میں ملتا اسکو یہ کہکر واپس کر دیتا کہ آگے جانے کی ضرورت نہیں میں دیکھ کر آیا ہوں (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۱)

س۔ بریدہ اسلمی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ملاقات ہوئی اس کے ساتھ کتنے لوگ تھے اور آپس میں کیا سوالات وجوابات ہوئے؟

ج۔ سراقہ کے چلے جانے کے بعد بریدہ نے مع ستر سواروں کے آپ سے ملاقات کی یہ بھی چونکہ قریش کے اونٹ انعام کے حاصل کرنے کی نیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تھا جب بریدہ کا قافلہ آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے بریدہ سے پوچھا تم کون ہو جواب ملا بریدہ ہوں — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رض کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یا ابا بکر بَرَدَ اَمرُنَا وَصَلُحَ یعنی اے ابو بکر ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور درست ہو گیا پھر آپ نے معلوم کیا تو کس قبیلہ سے ہے بریدہ نے کہا مِن اَسلَم (قبیلہ اسلم سے ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر ہم سلامت رہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا قبیلہ اسلم کی کس شاخ سے ہو بریدہ نے جواب دیا مِن بَنِی سَہم (بنو سہم سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَرَجَ سَہمُکَ تیرا حصہ نکل آیا یعنی اے بریدہ تجھ کو دولت ایمان سے نوازا جائے گا۔ بریدہ نے

ع جب سراقہ واپس ہونے لگا تو آپ نے سراقہ کو پیشین گوئی دی کہ سراقہ تیرا کیا حال ہوگا جبکہ تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا چنانچہ یہ پیشین گوئی عہد فاروقی میں مکمل ہوئی (سیرت مصطفیٰ)

کہا آپ کون ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ کہ میں محمد عبد اللہ کا بیٹا۔ اللہ کا رسول ہوں۔ اتنا سنتے ہی بریدہ مع اپنے ستر ساتھیوں کے مسلمان ہو گیا (سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۹۶)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا میں کسکے گھر قیام کیا صدیق اکبر رض کس کے مکان میں ٹھہرے اور قبا مدینہ سے کتنی دوری پر ہے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان بنی عمرو بن عوف کے سردار کلثوم بن ہدم کے مکان پر قیام فرمایا اور صدیق اکبر رض خبیب بن اساف کے مکان پر ٹھہرے (سیرۃ بن ہشام ج ۱ ص ۱۴۲) مدینہ سے تین میل فاصلہ پر ایک آبادی ہے جس کا نام قبا ہے (حاشیہ ترمذی ج ۱ ص ۱)

س۔ حضرت علی رض کتنے روز بعد مکہ سے روانہ ہو کر آپ سے کس جگہ آکر ملے؟

ج۔ حضرت علی رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے تین یوم بعد لوگوں کی امانت پہنچا کر ہجرت مدینہ کیلئے روانہ ہوئے اور قبا میں کلثوم بن ھدم کے مکان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیام فرمایا (سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۹۷ بحوالہ سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۱۴۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں داخل ہوتے وقت جھنڈے کا مشورہ کس نے دیا اور آپ نے وہ جھنڈا کس کپڑے کا بنوا کر کس کو دیا؟

ج۔ جب بریدہ اسلمی نے مع اپنے ساتھیوں کے اسلام قبول کیا تو بریدہ رض نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوتے وقت آپ کے سامنے ایک جھنڈا ہونا چاہیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عمامہ اتار کر اور نیزہ میں باندھ کر بریدہ کو دیا جسوقت مدینہ میں داخل ہوئے تو بریدہ جھنڈا لئے ہوئے آپ کے سامنے چل رہے تھے (اخرجہ البیہقی فی الدلائل واخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کس جگہ ٹھہری اور آپ کس کے مکان میں ٹھہرے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ میں سے ہر شخص کی دلی

تمنا یہ تھی کہ نبی آخر الزماں دوجہاں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر قیام کریں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی اللہ کی طرف سے مامور ہے جہاں یہ رُکے گی وہاں ٹھہروں گا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کی مہار چھوڑ دی بالآخر اونٹنی محلہ بنی نجار (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیالی قرابت داری تھی) میں خود بخود اس مقام پر رُک گئی جہاں اسوقت مسجد نبوی کا دروازہ ہے مگر آپ ناقہ سے نہ اُترے کچھ دیر بعد ناقہ خود بخود اٹھی اور حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کے مکان کے دروازے پر بیٹھی ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نہ اُترے تھے کہ اونٹنی یہاں سے اُٹھ کر پہلی جگہ آکر بیٹھی اور اپنی گردن زمین پر ڈالدی اس مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ سے اترے اور حضرت ابو ایوب انصاری ؓ آپ کا سامان اٹھا کر اپنے گھر لیگئے آپ ابو ایوب ؓ کے مکان میں ٹھہرے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۰۰/۱ و ص ۳۰۸/۱)

س۔ حضرت ابو ایوب ؓ جس مکان میں رہتے تھے یہ کس نے کس کے لئے بنوایا تھا؟

ج۔ حضرت ابو ایوب ؓ انصاری جس مکان میں رہتے تھے یہ مکان تُبّع (شاہ یمن) نے نبی آخر الزمان کیلئے بنوایا تھا جس کا اصل واقعہ یہ ہے کہ جب تُبّع شاہ یمن یعنی ملکِ یمن کے بادشاہ کا گذر مدینہ منورہ کی سرزمین پر ہوا تو بادشاہ کے ساتھ چار سو علماء توراۃ بھی تھے ان سب علماء نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ہمکو اس سرزمین میں رہنے کی اجازت دیدی جائے بادشاہ نے اس کا سبب دریافت کیا علماء نے جواباً کہا کہ ہم انبیاء علیہم السلام کے صحائف میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ اخیر زمانہ میں ایک نبی پیدا ہوں گے جن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور یہ سرزمین ان کا دار الہجرت ہوگی بادشاہ نے ان سب کو قیام کی اجازت دیدی اور ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ مکان تیار کرایا اور سب کے نکاح کرائے ہر ایک کو مال عظیم دیا اور ایک مکان خاص نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کرایا کہ جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں

قیام کریں اور آپ کے نام ایک خط تحریر کیا جس کا مضمون یہ تھا

شَهِدْتُ عَلٰی اَحْمَدَ اَنَّهٗ ۔۔۔ رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰهِ بَارِیْ النَّسَمِ

فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمْرِهٖ ۔۔۔ لَكُنْتُ وَزِیْرًا لَهٗ وَابْنَ عَمّ

وَجَاهَدْتُ بِالسَّیْفِ اَعْدَائَهٗ ۔۔۔ وَفَرَّجْتُ عَنْ صَدْرِهٖ كُلَّ غَمّ

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول برحق ہیں اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں ان کا ضرور مددگار رہوں گا۔ میں ان کے دشمنوں سے تلوار کے ذریعہ جہاد کروں گا اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کروں گا ۔۔۔ تُبّع شاہ یمن نے اس خط پر مُہر ثبت کی اور ایک عالم کے سپرد کیا کہ اگر تم اس نبی آخر الزماں کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمت میں میرا یہ عریضہ پیش کردینا ورنہ اپنی اولاد کے یہ خط سپرد کرکے وصیت کردینا جو میں تم کو کررہا ہوں حضرت ابو ایوب انصاری ؓ اسی عالم کی اولاد میں سے ہیں اور یہ مکان بھی وہی مکان تھا جسکو شاہ یمن نے فقط اسی غرض سے تعمیر کرایا تھا کہ جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے آئیں تو اس مکان میں اتریں اور بقیہ انصار ان چار سو علماء کی اولاد میں سے ہیں چنانچہ بحکم خداوندی اونٹنی اسی مکان کے دروازہ پر جاکر ٹھہری جو تبع نے پہلے ہی سے آپ کیلئے تیار کرایا تھا شیخ زین الدین مراغی فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہدیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ابو ایوب انصاری ؓ کے مکان پر نہیں اترے بلکہ اپنے مکان پر اُترے تو بیجا نہ ہوگا اس لئے کہ یہ مکان دراصل آپ ہی کیلئے تیار کرایا گیا تھا ابو ایوب انصاری ؓ کا قیام تو اس مکان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے انتظار میں تھا چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ابو ایوب انصاری ؓ نے وہ عریضہ تبع کی طرف سے خدمت اقدس میں پیش کردیا تھا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم (سیرۃ المصطفیٰ بحوالہ روض الانف ص ۲۴/۱، روح البیان ص ۳۲۱/۸)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ایوب انصاریؓ کے مکان میں کتنے روز قیام کیا؟

ج۔ علامہ واقدی فرماتے ہیں کہ سات مہینہ قیام کیا دوسرا قول کم کا بھی ہے (البدایہ والنہایہ ص ۲۱۴/۳)

س۔ قیام مدینہ کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود کے علماء میں سے سب سے پہلے کون آیا؟

ج۔ ابن عائذ بطریق عروہ بن الزبیر روایت کرتے ہیں کہ علماء یہود میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یاسر بن اخطب یعنی حیی بن اخطب کا بھائی حاضر ہوا اور کلام اللہ سن کر وہ واپس ہوگیا تو اپنی قوم کو کہا کہ میرا کہنا مانو تحقیق کہ یہ وہی نبی آخر الزماں ہیں جن کے ہم منتظر ہیں اب ہم پر ضروری ہے کہ ان پر ایمان لائیں مگر قوم نے مخالفت کی اس کا کہا نہ مانا (فتح الباری ص ۲۱۳/۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہود مدینہ سے معاہدہ

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود مدینہ سے معاہدہ کب کیوں اور کتنے قبیلوں سے کن کن شرائط کے ساتھ کیا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے پانچ ماہ بعد یہود مدینہ کے شر سے بچنے کیلئے تین قبیلوں ۱۔ بنی قینقاع ۲۔ بنو نضیر ۳۔ بنو قریظہ کے ساتھ چودہ شرائط پر مشتمل ایک معاہدہ کیا جس کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریری عہد نامہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسلمانان قریش و یثرب اور یہود مدینہ کے درمیان جو مسلمانوں کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ الحاق چاہیں ہر فریق اپنے اپنے مذہب پر قائم رہکر امور ذیل کا پابند ہوگا (۱) قصاص اور خون بہا کے جو طریقے زمانۂ قدیم سے چلے آرہے ہیں وہ عدل و انصاف کے ساتھ

بدستور قائم رہیں گے (۲) ہر گروہ کو عدل و انصاف کے ساتھ اپنی جماعت کا فدیہ دینا ہوگا یعنی جس قبیلہ کا جو شخص قید ہوگا اسکو چھڑانے کیلئے زر فدیہ اسی قبیلہ کے ذمہ ہوگا (۳) ظلم و عدوان اور فساد کے مقابلہ میں سب متفق رہیں گے اس بارے میں کسی کی رعایت نہ کی جائیگی گرچہ وہ کسی کا بیٹا ہی ہو (۴) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے مقابلہ میں قتل کا مجاز نہ ہوگا اور نہ کسی مسلمان کے مقابلہ میں کسی کافر کی کسی قسم کی مدد کی جائے گی۔ (۵) ایک ادنیٰ مسلمان کو پناہ دینے کا وہی حق ہوگا جیسا کہ ایک بڑے رتبہ کے مسلمان کو ہوتا ہے (۶) جو یہودی مسلمانوں کے تابع ہوکر رہیں گے ان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہوگی ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا اور نہ ان کے مقابلہ میں ان کے کسی دشمن کی مدد کی جائے گی (۷) کسی کافر یا مشرک کو یہ حق نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں قریش کے کسی جان یا مال کو پناہ دے سکے یا قریش اور مسلمانوں کے مابین حائل ہو سکے (۸) جنگ کے وقت یہود کو مسلمانوں کا ساتھ جان و مال سے دینا ہوگا اور مسلمانوں کے خلاف مدد کی اجازت نہ ہوگی (۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن مدینہ پر حملہ کرے تو یہود پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لازم ہوگی (۱۰) جو قبائل اس عہد و حلف میں شریک ہیں اگر کوئی قبیلہ اس عہد و حلف سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو بغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے علیحدگی اختیار کرنے کا مجاز نہ ہوگا (۱۱) کسی فتنہ پرداز کو ٹھکانا دینے کی اجازت نہ ہوگی اور جو کسی بدعتی کی مدد کریگا یا اس کو ٹھکانا دے گا تو اس پر اللہ کی لعنت و غضب اور قیامت تک اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔ (۱۲) جو کسی مسلمان کو قتل کرے اور شہادت موجود ہو تو اسکا قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ ولی مقتول دیت یعنی اس کے بدلہ مال لینے پر راضی ہو جائیں یا معاف کردیں ۱۳۔ اجب کوئی جھگڑا یا باہمی اختلاف پیش آوے تو اللہ اور اسکے رسول کی طرف رجوع کیا جائے گا (البدایہ والنہایہ ص ۲۲۴-۲۲۵/۳)

تعمیرِ مسجد نبوی شریف

س۔ جس جگہ مسجد نبوی تعمیر ہوئی وہ کس کی جگہ تھی کس نے کتنے میں کس سے خرید کر وقف کی تھی؟

ج۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو جس جگہ پہلی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی وہ جگہ دو یتیم بچوں یعنی حضرت سہل اور حضرت سہیل کی تھی انھوں نے اس کا مربد یعنی کھجور سکھانے کی جگہ بنا رکھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں اور ان کے چچا کو بلوایا ان سے اس جگہ کے خریدنے کے متعلق بات چیت کی انھوں نے قیمتہً دینے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم اللہ کے سوا کسی سے اس کا بدل نہیں چاہتے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر قیمت لینے سے انکار کر دیا آخر کار حضرت صدیق اکبرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس جگہ کی قیمت دس دینار ادا کر دی اس میں جو کھجور کے درخت تھے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کٹوا دیا اور مشرکین کی قبروں کو کھدوا کر ہموار کرا کے اس جگہ ایک مسجد تعمیر کرائی جس کو مسجد نبوی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے (فتح الباری ص ۱۹۲/ج ۷) اور بعض روایات میں ہے کہ اسعد بن زرارہ نے ان دونوں لڑکوں کو اس جگہ کے بدلے میں بنی بیاضہ میں کچھ درخت دئے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن عفراء نے ان بچوں کو راضی کر لیا تھا اور بلاذری میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جو دس دینار دئے تھے یہ اس جگہ کی قیمت تھی جو مسجد کے برابر میں سہل و سہیل کی زمین تھی اور بعض روایات میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ہوا تو آپ نے بنی نجار سے کہا کہ اپنا یہ باغ قیمتاً ہمیں دیدو انھوں نے کہا کہ ہم قیمت نہیں چاہتے آپ نے بلا قیمت لینے سے انکار کیا اور دس دینار اسکی قیمت ادا کی (اصح السیر ص ۵۴۸)

دراصل اس جگہ کا ذکر روایات میں مختلف طرح سے آیا ہے کسی روایت میں کھنڈر یعنی یہ جگہ ویران تھی اس میں اہل زمین کھجوریں سکھاتے تھے حضرت انسؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ اس زمین کے کئی حصے تھے بعض حصہ ویران تھا جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدا تھا جسکی قیمت صدیق اکبرؓ نے دس دینار ادا کی تھی اور بعض کے بدلہ حضرت اسعد بن زرارہ نے بنی بیاضہ کے درخت دئے اور بعض حصہ کیلئے حضرت معاذ بن عفراء نے ان کو راضی کر لیا تھا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

س۔ مسجد نبوی کا طول و عرض کتنا تھا بنیاد کتنی گہری تھی اور دروازے کتنے چھوڑے گئے تھے؟

ج۔ زید بن حارثہ کی روایت کے مطابق مسجد نبوی کی لمبائی ستّر ذراع (ہاتھ) اور عرض بھی اس کے قریب تھا دوسری روایت خارجہ بن ثابت کی ہے کہ لمبائی ستر ہاتھ اور عرض یعنی چوڑائی ساٹھ ذراع یا کچھ زیادہ تھی اور بنیاد تین ذراع کے قریب گہری تھی۔ تیسرا قول امام مالک کے تلمیذ محمد بن یحییٰ کا ہے کہ مسجد نبوی شرقاً غرباً تریسٹھ گز تھی اور شمالاً و جنوباً چوّن ۵۴ گز اور دو ثلث گز تھی (سیرۃ المصطفیٰ ص ۴۲۸/ج ۱) اور ستون کھجور کے درختوں کے تھے اور سایہ کیلئے کھجور کے تنے تھے (اصح السیر ص ۵۴۸) اور تین دروازے چھوڑے گئے تھے ایک دیوار قبلہ کی جانب دوسرا مغرب کی جانب جس کا نام اب باب الرحمۃ ہے تیسرا دروازہ وہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے جس کو اب باب جبریل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۴۲۸/ج ۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کس کس سنہ میں کتنی مرتبہ کرائی اور توسیع کے وقت کسنے کس کی زمین خرید کر دی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں مسجد نبوی کی تعمیر دو ۲ مرتبہ کرائی ایک مرتبہ

تو حضرت ابوایوب انصاری رضؓ کے مکان میں قیام کے دوران یکم ہجری میں کرائی دوسری مرتبہ ۷ھ میں اور معجم طبرانی میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کیا تو مسجد کے متصل ایک انصاری کی زمین تھی ان کو فرمایا کہ یہ جگہ جنت کے ایک محل کے بدلہ ہم کو فروخت کردو لیکن وہ اپنی غربت و ناداری و تنگ حالی اور کثیر العیال ہونیکے سبب مُفت نہ دے سکے اس لئے حضرت عثمان غنی رضؓ یہ جگہ دس ہزار درہم کے بدلہ میں خرید کر خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو قطعۂ زمین آپ اس انصاری سے جنت کے محل کے بدلہ میں خریدنا چاہتے تھے وہ مجھ ناچیز سے خرید لیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا وہ ٹکڑا حضرت عثمان رضؓ سے جنت کے ایک محل کے بدلہ میں خرید کر مسجد نبوی میں شامل فرمالیا تھا (سیرۃ المصطفیٰ ص ۴۲۸/ج۱)

س۔ مسجد نبوی کا سنگ بنیاد کن حضرات نے رکھا؟

ج۔ علامہ سمہودی نے علامہ اقشہری سے نقل کیا ہے کہ ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتے ہیں کہ آپ ایک گھر (مسجد) تعمیر کریں اور اس کی عمارت کو بلند بنائیں پتھر اور گارے سے اسکی تعمیر کریں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل اس کو کتنا بلند بناؤں انھوں نے کہا سات ہاتھ (اور ایک قول پانچ ہاتھ کا ہے) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعمیر شروع فرمائی تو پتھر ڈالنے کے لانے کا حکم دیا اور سب سے پہلے آپ نے ایک پتھر لیکر اس کو اپنے دست مبارک سے رکھا پھر حضرت ابوبکر رضؓ کو حکم دیا وہ ایک پتھر لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پتھر کے برابر میں انھوں نے وہ پتھر رکھا پھر آپ نے حضرت عمر رضؓ کو حکم دیا انھوں نے اسی طرح ایک پتھر رکھا پھر اسی طرح حضرت عثمان رضؓ نے پھر اسی طرح حضرت علی رضؓ نے

بیہقی اور ابو یعلی کی بھی روایت میں اسی طرح ہے اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت میرے بعد خلفاء ہوں گے۔

(المنہل العذب المورود شرح سنن ابی داؤد ص ۵۸/ج۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا ذکر

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی یعنی غلام کون کون تھے ان کے نام بتائیے اور پہلے کون کس کی غلامی میں تھا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے ناموں میں سے جتنے دستیاب ہوئے ہیں وہ تحریر کیے جاتے ہیں (۱) حضرت زید بن حارثہ (۲) حضرت اسامہ بن زید (۳) حضرت ثوبان۔ ان کو آپ نے آزاد کر دیا تھا اور یہ آپکے ساتھ ہی رہے خلافت حضرت امیر معاویہ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی (۴) حضرت شقران یہ حبشہ کے رہنے والے تھے ان کا نام صالح بن عدی تھا بعض نے ان کو فارسی النسل بتلایا ہے اور نام صالح بن حول بن مہر بوذ ذکر کیا ہے اور یہ آپ کے غلام بننے سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کو بطور ہبہ پیش کر دیا تھا (۵) حضرت رویفع جن کی کنیت ابورافع تھی ان کا اصل نام اسلم تھا بعض نے ابراہیم بتلایا ہے یہ دراصل حضرت عباس رضؓ کے غلام تھے حضرت ابن عباس رضؓ نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کر دیا تھا آپ نے پھر ان کو آزاد کر دیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ پہلے سعید بن العاص کی غلامی میں تھے (۶) حضرت سلمان فارسی رضؓ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی یہ اصبہان کے گاؤں میں سے کسی قریہ کے تھے (۷) حضرت سفینہ۔ ان کا نام بعض نے مہران، اور بعض نے رَباح بعض نے سبیہ بن مارقیہ بتلایا ہے دراصل یہ حضرت ام سلمہ رضؓ کے

غلام تھے حضرت ام سلمہؓ نے ان کو اس شرط پر آزاد کر دیا تھا کہ تم پوری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہو گے۔ (۸) اَنَسَہ جنکی کنیت ابو مسروح بعض نے ابو مُسَرَّح بیان کی ہے یہ فارسی النسل تھے ان کی والدہ حبشہ کی تھیں ان کے والد کا نام فارسی میں کردوی بن اشربیدہ بن ادوہر بن مہرادر بن کنحکان تھا (۹) ابو کبشہ جن کا نام سُلَیم تھا ان کی پیدائش مکہ میں ہوئی بعض نے کہا ارضِ دُوس میں ہوئی، ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کر دیا تھا ان کا انتقال ۱۳ھ خلافت عمری کے پہلے دن میں ہوا (۱۰) ابو مُوَیْہِبَہ ان کی پیدائش مُزَینہ میں ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی خرید کر آزاد کر دیا تھا (۱۱) رَباح الاسود، یہ آپ کے پاس اجازت لیکر داخل ہوتے تھے (۱۲) حضرت فضالہ، (۱۳) مِدْعَم یہ رفاعہ بن زید جزامی کے غلام تھے رفاعہ نے مِدعَم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا (۱۴) ابو ضمیرہ یہ بھی نسلاً فارسی تھے یہ گشتاسب بادشاہ کے بیٹے تھے ان کا نام واح تھا اور یہ کسی غزوہ میں تقسیم کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور ان کو وصیت کے طور پر ایک خط لکھ کر دیا تھا اور یہ ابو حسین بن ضمیرہ کے دادا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خط ان کے خاندان والوں کے پاس پشت در پشت رہا ان کے پوتے حسین جب خلیفۂ مہدی کے پاس پہنچے تو ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خط موجود تھا خلیفۂ مہدی نے یہ خط ان سے لیا آنکھوں سے لگایا اور ان کو تین سو درہم عطا کئے (۱۵) مہران یہ خصی تھے جن کا نام مابور تھا یہ شاہ مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ کو ہدیہ کیا تھا ان کے ساتھ دو باندیاں بھی تھیں ماریہ جو اپنے لئے رکھی لی تھی اور انکی بہن سیرین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت کو عطا کر دی تھی (طبری ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق امور

س۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حواء کا کیا مہر ادا کیا؟

ج۔ علامہ ابن الجوزی نے اپنی کتاب صلوۃ الاحزان میں ذکر کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حواء سے قربت کرنا چاہی تو اللہ نے کہا اے آدم! حواء تیرے لئے اسوقت تک حلال نہیں جب تک کہ تم اس کا مہر ادا نہ کرو دوسری روایت میں ہے کہ حواء نے مہر طلب کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے خداوند قدوس سے معلوم کیا یا اللہ! کیا مہر ادا کروں؟ تو اللہ نے فرمایا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۰ بیس مرتبہ درود شریف پڑھو، آپنے ایسا ہی کیا (حاشیہ شرح وقایہ باب المہر ص ۳۰ ج ۲)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام کا پتلہ یعنی جسم کا ڈھانچہ کہاں کس جگہ بنایا گیا اور وہاں کتنے عرصہ تک پڑا رہا؟

ج۔ جب اللہ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام (ملک الموت) کو حکم دیا کہ زمین کے مختلف حصوں سے مٹی لاکر اس کا خمیر بنائے پھر طین لازب یعنی چکنی مٹی اور حمأ مسنون بنا کر اسکو سکھا کر صلصال یعنی اتنا سکھا دیا جائے کہ ہاتھ مارنے سے بجنے لگے گونج دار آواز پیدا ہونے لگے تب صورت بنا کر مکہ کے راستہ میں رکھدے ان ملائکہ کو دکھلانے کے لئے جو زمین سے آسمان پر جاتے ہیں چنانچہ اس جگہ ۴۰ چالیس سال رکھا رہا (شرح تفسیر بیضاوی شیخ زادہ ص ۲۵۴ ج ۱)

اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسدِ اطہر طین لازب کی شکل میں چالیس سال پڑا رہا پھر حمأ مسنون یعنی سڑے ہوئے گارے و کیچڑ کی شکل میں چالیس سال رہا پھر جب ایک سو بیس ۱۲۰ سال گذر گئے تو روح پھونک دی گئی (حاشیہ جلالین ص ۴۸۳ پ ۲۹) دوسرا قول اس طرح ہے کہ جب اللہ نے حضرت آدم

کا پتلہ جسم کا ڈھانچہ تیار کر دیا تو یہ پتلۂ خاکی چالیس سال تک مکہ اور طائف کے درمیان بطن نعمان (وادئ نعمان) میں پڑا رہا تاکہ اس میں انسانی صورت کی استعداد پیدا ہو جائے پھر اللہ نے جنت میں منتقل کر دیا وہاں صورت بنائی۔ (بحوالہ بالا)

س. حضرت آدم علیہ السلام کا نام قرآن میں کتنی جگہ کن کن آیات میں آیا ہے؟

ج. قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کا نام پچیس آیات میں آیا ہے سورۂ بقرہ میں آیت ۳۱ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۷ میں آیا ہے۔ سورۂ آل عمران میں آیت ۳۳ میں ایک ہی جگہ آیا ہے، سورۂ اعراف میں آیت ۱۱ و ۱۹ و ۲۶ و ۲۷ و ۳۱ و ۳۵ و ۱۷۲ میں آیا ہے اور سورۂ اسراء میں آیت ۶۱ و ۷۰ میں دو جگہ آیا ہے، سورۂ کہف میں آیت ۵۰ میں ایک جگہ آیا ہے، سورۂ مریم میں آیت ۵۸ میں ایک جگہ، سورۂ طٰہٰ میں آیت ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۲۰ و ۱۲۱ میں آیا ہے، سورۂ یٰسین میں آیت ۶۰ میں ایک ہی جگہ آیا ہے۔ (قصص القرآن ص ۱۱۹ ج ۱)

س. حضرت آدم علیہ السلام مرض الوفات میں کتنے دن مبتلا رہے؟

ج. حضرت آدم علیہ السلام گیارہ دن بیمار رہکر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) تاریخ طبری ص ۱۰۷ ج ۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق امور

س. حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ جس پہاڑ کے غار میں ان کو جن کر آئی تھیں آپ وہاں کتنے دن رہے؟

ج. آپ اس غار میں پندرہ ماہ رہے (تاریخ طبری ص ۱۶۴ ج ۱)

س. حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں جلانے کا مشورہ کس نے دیا تھا اور

اس کا انجام کیا ہوا؟

ج. اس شخص کا نام ھیزن تھا جس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا (طبری ص ۱۷ ج ۱)

س. جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نار نمرود سے صحیح سالم باہر نکل آئے تو نمرود نے کتنے جانور ذبح کرائے تھے؟

ج. نمرود نے اللہ کے نام پر چار ہزار گائے قربان کی تھیں حضرت ابراہیم نے نمرود سے کہدیا تھا کہ تجھ کو کفر کی حالت میں قربانی کرنے کا فائدہ نہ ہوگا (طبری ص ۱۷ ج ۱)

س. حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی اور طوفان نوح کے کتنے عرصہ بعد پیدا ہوئے؟

ج. حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے تین ہزار تین سو سینتیس ۳۳۳۷ سال بعد پیدا ہوئے اور طوفان نوح کے بارہ سو تریسٹھ ۱۲۶۳ سال بعد اور دوسرا قول ہے کہ ایک ہزار اناسی ۱۰۷۹ سال بعد پیدا ہوئے (تاریخ الامم والملوک ص ۱۴۶ ج ۱)

س. حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ سے کتنی عمر میں شادی کی اور حضرت سارہ کس کی بیٹی تھیں؟

ج. سینتیس سال کی عمر میں سارہ سے شادی کی اور سارہ حران کے بادشاہ کی لڑکی تھیں (طبری ص ۱۱۸ ج ۱ و ص ۱۷۱ ج ۱) دوسرا قول علامہ سہیلی نے لکھا ہے کہ سارہ باران بن ناخور کی بیٹی تھیں جو حضرت ابراہیمؑ کے چچا تھے (تاریخ ابن خلدون ص ۷۸ ج ۱)

س. حضرت ہاجرہ کس کی بیٹی تھیں؟

ج. حضرت ہاجرہ بادشاہ مصر رقیون کی بیٹی تھیں، رقیون عبرانی زبان کا لفظ ہے (حاشیہ تاریخ ابن خلدون ص ۷۸ ج ۱)

س. مذبح اسمٰعیل علیہ السلام بیت اللہ سے کتنی دوری پر تھا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدن مبارک پر اسوقت کس رنگ کی قمیص تھی؟

ج. مذبح یعنی جس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح

کرنے کیلئے لٹایا وہ جگہ بیت اللہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھی اور حضرت اسمٰعیلؑ اس وقت سفید رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھے (طبری ص ۱۷۴/۱ و ص ۱۷۵/۱)

س۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے حلقوم پر چھری کیوں نہیں چلی، بینڈھا کہاں سے آیا تھا اس پر کس رنگ کی اون تھی؟

ج۔ واللہ اعلم۔ چھری چلاتے وقت رانگ کا ٹکڑا چھری اور گلے کے درمیان حائل ہوگیا تھا، وہ مینڈھا جنت کا تھا جس پر سرخ رنگ کی اون تھی (طبری ص ۱۹۵/۱)

س۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت سارہ کی عمر کیا تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عمر میں وفات پائی اور کس جگہ مدفون ہوئے؟

ج۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت سارہ کی عمر نوے ۹۰ سال کی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو سو یا ایکسو پچھتر سال کی عمر میں وفات پائی اور مقبرۂ جیرون میں مدفون ہوئے (طبری ص ۲۲۵ و ص ۱۷۵/۱ و تاریخ ابن خلدون ص ۹۱/۱)

س۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی کل عمر کتنی ہوئی اور کس جگہ دفن ہوئے؟ ۱۳۷

ج۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی کل عمر ایکسو تیس سال ہوئی دوسرا قول ایکسو سینتیس سال کا ہے ان کو مزرعہ جیرون میں حضرت ہاجرہ کی قبر کے پاس دفن کیا گیا (تاریخ ابن خلدون ص ۹۲ و ص ۹۲/۱ طبری ص ۲۰۹)

س۔ حضرت ہاجرہ کی ختنہ کس نے کی؟

ج۔ حضرت سارہ نے کی جس کا اصل واقعہ یہ پیش آیا تھا حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سارہ نے دیکھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ سے حضرت ابراہیم محبت کرنے لگے ہیں تو سارہ کے دل میں شدید غیرت پیدا ہوئی یہاں تک کہ وہ قسم کھا بیٹھیں کہ ہاجرہ کے اعضاء میں سے کوئی عضو ضرور کاٹوں گی یہ اطلاع جب ہاجرہ کو پہنچی تو انھوں نے زرہ (لوہے کا لباس) پہننی شروع کردی جس کے دامن طویل رکھے اور ایسا اسلئے کیا تا کہ چلتے ہوئے دامن کی رگڑ سے

میں مدفون ہیں البدایہ والنہایہ ۲۳۳

قدموں کے نشانات زمین پر باقی نہ رہیں پھر سارہ ان کے آنے جانے کو پہچان نہ سکے جب اس کا پتہ حضرت ابراہیمؑ کو چلا تو آپنے سارہ سے کہا کہ کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے کہ تو اپنے کو اللہ کے فیصلے پر راضی کرے اور ہاجرہ کا خیال چھوڑدے سارہ نے کہا میری قسم کا کیا ہوگا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکی ترکیب یہ بتلائی کہ تم ہاجرہ کے پوشیدہ جسم کے اوپر کا گوشت (جو مستقل بدن کا ایک ٹکڑا ہے) کاٹ دو (اس کا کاٹ دینا عورت کیلئے باعث تلذذ ہوتا ہے) اور عورتوں میں یہ سنت جاری بھی ہوجائے گی اور قسم کی تکمیل بھی ہوجائیگی سارہ اس بات پر راضی ہوگئی اور اسکو کاٹ دیا اسوقت سے عورتوں میں یہ طریقہ جاری ہوگیا یعنی عرب میں عورتوں کی ختنہ کا رواج ہوگیا، اسلام میں عورتوں کی ختنہ مثل مردوں کی ختنہ کے ضروری قرار نہیں دیا گیا۔ (لطائف علمیہ ترجمہ کتاب الاذکیاء ص ۲۷ تفسیر مظہری ص ۳۱۳/۶)

س۔ وہ کونسی عورت ہے جس نے سب سے پہلے زرہ پہنی؟

ج۔ حضرت ہاجرہ ہیں انھوں نے حضرت سارہ کے پہچاننے کے خوف سے پہنی (بحوالۂ بالا)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق ابواب

س۔ وہ پہاڑ کونسا ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دیدار خداوندی کی درخواست کی تھی؟

ج۔ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ وہ سیناء پہاڑ تھا جسکو طور سیناء سے یاد کیا جاتا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس پہاڑ کا نام زبیر تھا اور وہ مدین کے پہاڑوں میں سے سب سے بڑا پہاڑ تھا (تفسیر بغوی ص ۱۹۶/۲ ج)

س۔ جس پہاڑ پر اللہ نے تجلی فرمائی اس کے کتنے ٹکڑے ہوگئے تھے اور کہاں کہاں جاکر گرے تھے؟

ج۔ بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب اللہ نے طور سینا یا زبیر پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اس پہاڑ کے چھ ٹکڑے ہوگئے تھے تین مکہ میں جا کر گرے اور تین مدینہ میں جو ٹکڑے مکہ میں جا کر گرے وہ یہ ہیں (۱) جبل ثور (۲) جبل ثبیر (۳) جبل حراء اور مدینہ والے یہ ہیں (۴) جبل احد (۵) جبل ورقان (۶) جبل رضوی، ان کے مستقل پہاڑ بن گئے (المجالس السنیہ فی الکلام علی الاربعین النوویہ ص ۱۲۶/۱)

س۔ کوہ طور پر ہمکلامی کے وقت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دوسرا کون تھا؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام تھے مگر جبریل علیہ السلام نے ہمکلامی کے دوران جو باتیں ہوئیں وہ نہیں سنیں (تفسیر بغوی ص ۱۹۶/ج۲)

س۔ تورات کی تختیوں میں کتنا وزن تھا کتنے سال میں ایک تختی پڑھی جاتی تھی اور اس وقت ان کو کون پڑھتا تھا؟

ج۔ تورات کی تختیوں میں اتنا وزن تھا جسکو ستر اونٹ اٹھا سکیں اور تورات کے تختیوں کی شکل میں اجزاء بنے ہوئے تھے ایک تختی یعنی ایک جزء ایک سال میں پڑھا جاتا تھا اور حضرت موسیٰ حضرت یوشع حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ ان چاروں کے علاوہ کوئی ان کی تلاوت نہ کرتا تھا (تفسیر بغوی ص ۱۹۹/۲)

س۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کیلئے کتنے بچوں کو کہاں جادو سیکھنے کیلئے بھیجا تھا اور سکھانے والا کون تھا؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلے کیلئے فرعون نے جہاں جادوگروں کو اکٹھا کیا وہاں بنی اسرائیل کے ستر یا بہتر بچوں کو (جن میں دو قبطی بھی تھے) نینوا مقام پر بھیجا تھا، نینوا کے رہنے والے دو مجوسی ان کو جادو سکھلاتے تھے، مفسرین نے ان بچوں کی تعداد میں اختلاف کیا (۱) بارہ ہزار تھے (۲) امام سدی فرماتے ہیں کہ بچے تیس ہزار کے قریب تھے (۳) عکرمہ فرماتے ہیں ستر ہزار تھے (۴) محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ ان

بچوں کی تعداد اسی ہزار (۸۰۰۰۰) تھی؟ (تفسیر بغوی ص ۱۸۷/ج۲)

س۔ جادوگروں کے سردار کا نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ جادوگروں کے سردار کا نام شمعون تھا اور ابن جریج کہتے ہیں کہ اس کا نام یوحنا تھا (تفسیر بغوی ص ۱۸۷/۲)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کیلئے فرعون نے کتنے جادوگروں کو جمع کیا اور ان میں پیش پیش کون تھا؟

ج۔ جادوگروں کی تعداد پندرہ ہزار تھی ان میں آگے آگے یعنی ان سب کے سردار چار تھے (۱) سابور (۲) عادور (۳) حطوط (۴) شمعون یہی ان سب کا بڑا تھا جب انہوں نے اللہ کی دلیل کو دیکھا تو پہلے یہ چاروں جادوگر سجدہ میں گرے پھر سب کے سب سجدہ میں گر گئے اور سب کے سب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا (تاریخ الامم والملوک ص ۲۸۷/ج۱)

س۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی وفات کہاں ہوئی اور ان کی وفات کے کتنے عرصہ بعد کس نبی کے ہاتھ پر ملک شام فتح ہوا؟

ج۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کی وفات وادئ تیہ میں ہوگئی تھی ان کی وفات کے تین ماہ بعد حضرت یوشع علیہ السلام کے ہاتھ پر ملک شام فتح ہوا (تفسیر بیضاوی ص ۷۶)

س۔ فرعون کس کو پوجتا تھا؟

ج۔ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ فرعون گائے کی عبادت کرتا تھا اسی وجہ سے سامری نے بچھڑا بنایا تھا (بغوی ص ۱۸۹/۲)

س۔ فرعون نے کتنے سال حکومت کی اور اس کی عمر کل کتنی ہوئی؟

ج۔ فرعون نے چار سو (۴۰۰) سال حکومت کی اور کل عمر چھ سو بیس سال ہوئی (معالم التنزیل ص ۱۹۰/۲)

صحابہؓ وصحابیاتؓ سے متعلق امور

س۔ جسوقت حضرت صدیق اکبرؓ اسلام لائے تو اسوقت ان کے پاس کتنا مال تھا اور وہ مال کہاں خرچ کیا؟

ج۔ ابن عساکر نے حضرت عائشہؓ اور عروہ کے طریق سے روایت بیان کی ہے کہ بیشک ابوبکر جسوقت اسلام لائے ان کے پاس چالیس ہزار دینار تھے دوسری روایت میں چالیس ہزار درھم تھے جو سب کے سب اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں پر خرچ کردئے حتی کہ جسوقت ہجرت کی تو پانچ ہزار درہم بھی آپ کے پاس باقی نہیں تھے (تاریخ الخلفا رص ۳۹ عربی)

س۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جن غلاموں کو آزاد کرایا ان نام کیا ہیں؟

ج۔ ان غلاموں میں سے ہم کو صرف نو کے نام مل پائے ہیں جن کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے (۱) حضرت بلالؓ کو جو امیہ بن خلف کے غلام تھے دس اوقیہ چاندی اور ایک چادر کے بدلہ آزادی حاصل کرائی (تاریخ الخلفا رعربی ص ۴۸) (۲) ابوفکیہ (۳) عامر بن فہیرہ (۴) زنیرہ (۵) نہدیہ (۶) نہدیہ کی بیٹی (۷) لبینہ۔ (۸) موطیہ (۹) ام عبیس (سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۳۲ ج ۱)

س۔ امت محمدیہ میں سب سے پہلے جنت میں کون جائیگا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے جنت میں سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضؓ جائیں گے (تاریخ الخلفا، ص ۵۳)

س۔ حضرت عثمانؓ کا لقب ذوالنورین رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

ج۔ حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین (دو نور والے) اسوجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں حضرت رقیہؓ اور ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے آئیں اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک حضرت

عثمان رضؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں گذرا جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں بیاہی ہوں یہ شرف صرف حضرت عثمان رضؓ کو ملا اور یہ لقب ذوالنورین ایسا ہے کہ ملاء اعلیٰ میں بھی آپ کو اسی لقب کے ساتھ پکارا جاتا تھا (تاریخ الخلفا، ص ۱۴۹)

س۔ وہ صحابی کونسے ہیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے اسلامی طریقہ پر سلام کیا؟

ج۔ وہ صحابی حضرت ابوذرؓ ہیں جن کا قصہ مسلم شریف میں اسطرح بیان کیا گیا ہے خود حضرت ابوذر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے بھائی نے بیان کیا کہ اے ابوذر میں نے مکہ میں ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جو تم جیسا تھا اور لوگ اسکو بد دین کہتے تھے حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا میں نے ایک شخص کو دیکھا اُن کا نام لے رہا ہے میں نے پوچھا وہ بد دین کہاں ہے وہ مجھ کو دیکھکر چلا اٹھا اور مجھ کو بد دین بد دین کہنے لگا لوگوں نے مجھ کو پتھروں سے اسقدر مارا کہ میرا تمام بدن خون آلودہ ہوگیا میں کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان چھپ گیا اور وہیں کعبہ کے پردے میں پندرہ دن اور رات چھپ کر گذارے میرے پاس سوائے آب زمزم کے دوسری کوئی چیز کھانے کو نہ تھی اس دوران جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے وہاں میری ان دونوں سے ملاقات ہوئی خدا کی قسم میں پہلا وہ واحد شخص ہوں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی طریقہ پر سلام کیا یعنی یہ کہا السلام علیکم یا رسول اللہ آپ نے جواب میں وعلیکم السلام کہا (حیاۃ الصحابہ ج ۲ ص ۱۱۳)

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی تواضع پائی جاتی تھی؟

ج۔ وہ حضرت ابوذر رضؓ ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسکو یہ بات خوش کرے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی تواضع پائی جاتی ہے اس کو چاہئے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے (کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۶۶)

س۔ حضرت ابوذر کا انتقال کس سن میں کس جگہ ہوا اور نماز کس نے پڑھائی؟

ج۔ حضرت ابوذر کا انتقال ماہ ذی الحجہ ۳۲ھ میں خلافت عثمانیہ میں مقام ربذہ میں ہوا حضرت ابن مسعود رض نے چند مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھا کر اسی مقام میں دفن کر دیا (سوانح ابوذر رضی اللہ عنہ)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ کے متعلق کیا پیشین گوئی فرمائی تھی؟

ج۔ حضرت ابوذر رض خود بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں میں اکیلا پیچھے رہ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت فرمایا ابوذر اکیلا تنہا ہی چلتاہے اکیلا ہی مرے گا مسلمانوں کی ایک جماعت آئیگی وہ ابوذر کو دفن کرے گی۔ اور اکیلا ہی قیامت میں اُٹھیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت ابوذر کو حضرت عثمان رض نے مقام ربذہ (جو مدینہ کے قریب جنگل میں ایک جگہ ہے) میں رہنے کیلئے چھوڑا تھا جب ان کے انتقال کا وقت قریب آیا تو ان کی اہلیہ رونے لگی ابوذر نے رونے کا سبب پوچھا اہلیہ نے بتایا کہ میں عورت ذات ہوں آپکے کفن دفن کا انتظام کیسے ہوگا تو ابوذر نے اہلیہ کو پیشین گوئی سنائی اور کہا کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو راستہ پر کھڑی ہوجانا مسلمانوں کا ایک قافلہ آئے گا ان کو میرے انتقال کی خبر دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا (سوانح ابوذر رض)

س۔ مکہ میں رہتے ہوئے سب سے پہلے قریش مکہ کے سامنے بلند آواز سے قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کس نے پڑھا؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب سے پہلے قریش مکہ کے سامنے بلند آواز سے قرآن پاک حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے پڑھا (طبری ص۷۳ ج۲)

س۔ مکہ سے مدینہ کی طرف سب سے آخر میں ہجرت کرنے والے صحابی کون ہیں؟

ج۔ سب سے آخر میں مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے جانے والے صحابی حضرت عبد اللہ بن

جحش ہیں یہ نابینا صحابی تھے اپنی اہلیہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی۔ ان کی اہلیہ فارعہ بنت ابوسفیان تھی اور والدہ امیہ بنت عبد المطلب تھیں ان کی کنیت ابو محمد تھی (حیاۃ الصحابہ ص۳۸۱ ج۲ وص۳۸۲ ج۲) دوسرا قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کے متعلق فرمایا تھا انک خاتم المهاجرين في الهجرة وانا خاتم النبيين في النبوة یعنی اے عباس رض بیشک تو ہجرت کرنیوالوں میں سے سب سے آخری مہاجر ہے (انھوں[ع] نے فتح مکہ کے وقت ہجرت کی تھی) اور میں نبیوں میں سب سے آخری نبی ہوں (کنز العمال ص۶۹۹ ج۲)

س۔ مالداروں میں سب سے پہلے امت محمدیہ میں کون جنت میں داخل ہوگا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں مالداروں میں سب سے پہلے عبد اللہ بن عوف داخل ہوں گے (کنز العمال ص۱۶ ج۱۱)

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جو ہجرت کے بعد سب سے پہلے اللہ کو پیارے ہوگئے؟

ج۔ ہجرت کے بعد سب سے پہلے انتقال جن صحابی کا ہوا وہ کلثوم بن ھدم ہیں یہ ہجرت کے بعد کچھ دیر ہی زندہ رہے ان کے بعد حضرت اسعد بن زرارہ کا انتقال ہوا اور حضرت ابو امامہ کی وفات بھی بناء مسجد نبوی کی تکمیل سے قبل ہوگئی تھی (طبری ص۱۱۵ ج۲)

س۔ حضرت عباس رض کس سن میں پیدا ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں کتنے بڑے تھے؟

ج۔ حضرت عباس رض ۵۶۶ء میں واقعہ فیل سے تین سال پہلے پیدا ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش واقعہ فیل والے سال ہوئی تھی تو حضرت عباس رض

[ع] فتح مکہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لا هجرة بعد الفتح یعنی فتح مکہ کے بعد کسی کی ہجرت مقبول نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے (تہذیب الاسما مطبوعہ جرمن ص۲۴ وسیر اعلام النبلاء ص۷۹) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ واقعہ فیل سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے (اسماء رجال مشکوٰۃ شریف ص۶۰۶)

س۔ قریش نے حضرت عباسؓ کو کس عمر میں بیت اللہ کی خدمت کیلئے منتخب کیا اور ان کے سپرد کیا کیا عہدہ کیا گیا تھا؟

ج۔ جسوقت حضرت عباس گیارہ برس کی عمر کو پہنچے باوجودیکہ آپ کے دوسرے بھائی زندہ و موجود تھے مگر قریش نے حضرت عباس میں حلم شجاعت سخاوت، سیادت خاندانی صلہ رحمی دیکھکر انھیں کو بیت اللہ کی حفاظت و حرم محترم کی خدمت کیلئے منتخب کیا تھا اور سب نے بالاتفاق عام اجازت دیدی تھی اور یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص حضرت عباسؓ کا کہا نہیں مانیگا اس کو ساری قوم سے مقابلہ کیلئے تیار ہو جانا چاہئے ساری قوم کا اس سے بائیکاٹ رہے گا اور قریش نے آپکو جو عہدے دئے تھے ان کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے (۱) سقایہ (حاجیوں کو پانی اور نبیذ ولشہ آور چیز پلانے کی خدمت) (۲) رفادہ یعنی حاجیوں کو کھانا کھلانے کی خدمت (۳) حجابہ یعنی خدائے ذوالجلال کے مقدس گھر کی دربانی کی خدمت۔ (۴) ندوہ یعنی دارالندوہ[ع] میں (یہ ایک مکان تھا جسمیں خاص مشورہ ہوتا تھا) اس کے صدر اجلاس بننے کا استحقاق (۵) لواء یعنی لڑائی کے وقت علمبرداری کی خدمت (۶) قیادہ جنگ کے وقت لشکر کی سپہ سالاری کی خدمت (کامل ابن اثیر ص 9/17)

س۔ بیت اللہ پر سب سے پہلے قیمتی لباس کس نے چڑھایا؟

ج۔ حضرت عباسؓ جسوقت پانچ برس کے تھے یہ گم ہو گئے تھے ان کی والدہ نے نذر مانی

ع۔ اہل عرب نے ایک پنچایت گھر بنا رکھا تھا جسمیں اہم مشورہ ہوتا تھا اسکو ندوہ سے تعبیر کرتے تھے اسی گھر میں زعماء عرب نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا حتمی فیصلہ کیا تھا"

کہ اگر بچہ مل گیا تو میں بیت اللہ پر ریشمی لباس ڈالوں گی چنانچہ جب حضرت عباس مل گئے تو آپ کی والدہ نے بیت اللہ پر حریر (یہ ایک ریشمی قیمتی کپڑا ہوتا ہے) اور دیباج چڑھایا یہی سب سے پہلی عورت ہیں جنھوں نے بیت اللہ پر سب سے پہلے ریشمی لباس ڈالا تھا (سیرۃ النبوۃ مطبوعہ جرمن ص۳۹)

س۔ حضرت ابن عباس رضؓ کا انتقال کس ماہ و سن میں ہوا اور مدفن کہاں بنا اور نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ اور عمر کتنی ہوئی؟

ج۔ حضرت عباس کا انتقال جمعہ کے دن ۱۲ رجب ۳۲ھ یا ۳۴ھ میں ہوا تیسرا قول ۳۳ھ کا ہے قالہ المدائنی، جنت البقیع میں دفن ہوئے، نماز جنازہ حضرت عثمان رضؓ نے پڑھائی اور عمر ۸۸ سال کی ہوئی (مشکوٰۃ اسمائے رجال ص۶۰۶ وسیر اعلام النبلاء ص۹۷)

س۔ زمانہ نبوی میں کن کن صحابہ نے قرآن پاک جمع کیا؟

ج۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار صحابہ نے قرآن پاک جمع کیا ۱۔ حضرت ابی بن کعبؓ ۲۔ حضرت زید رضؓ ۳۔ حضرت معاذ بن جبل رضؓ ۴۔ حضرت ابوزید رضؓ (سیر اعلام النبلاء ص۴۳۵)

ہجرتِ اولیٰ بجانب حبشہ

س۔ حبشہ کی طرف ہجرت کس ماہ اور کس سن میں کتنے صحابہ نے کی اور کتنے دن حبشہ میں ٹھہرے؟

ج۔ ماہ رجب ۵ھ نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے گیارہ مرد اور پانچ عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی جن کی فہرست ذیل میں تحریر کی جاتی ہے۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مرد	عورتیں
(۱) حضرت عثمان بن عفان رضؓ	(۱) حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت عثمان رضؓ کے نکاح میں تھیں
(۲) " عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ	
(۳) " زبیر بن العوام رضؓ	
(۴) " ابو حذیفہ بن عتبہ رضؓ	(۲) حضرت سہلہ بنت سہیل رضؓ حضرت حذیفہ کی اہلیہ
(۵) " مصعب بن عمیر رضؓ	(۳) " ام سلمہ بنت ابی امیہ (ابو سلمہ کی بیوی جو ابو سلمہ کے انتقال کے بعد زوجیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آئیں اور ام المؤمنین میں سے ہوئیں۔
(۶) " ابو سلمہ بن عبدالاسد رضؓ	
(۷) " عثمان بن مظعون رضؓ	
(۸) " عامر بن ربیعہ رضؓ	(۴) لیلیٰ بنت ابی خیثمہ عامر بن ربیعہ کی بیوی (فتح الباری صفحہ ۱۴۳ ج ۷)
(۹) " سہیل بن بیضاء رضؓ	
(۱۰) " ابو سبرہ بن ابی رہم رضؓ	(۵) ام کلثوم بنت سہیل بن عمر ابو سبرہ کی بیوی (عیون الاثر صفحہ ۱۱۵)
(۱۱) " حاطب بن عمرو رضؓ	

یہ صحابہ اور صحابیات ملک حبشہ میں ماہ رجب سے شوال تک مقیم رہے شوال میں انھوں نے یہ خبر سنی کہ اہلِ مکہ مسلمان ہوگئے ہیں اس لئے حبشہ سے مکہ واپس آگئے مکہ کے قریب پہنچکر ان کو معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے اب یہ لوگ سخت کشمکش میں پڑے لہٰذا کوئی چھپ کر اور کوئی کسی کی پناہ لیکر مکہ میں داخل ہوا (سیرۃ المصطفیٰ ۲۲۲ ج ۱)

س۔ دوسری مرتبہ صحابہ نے ہجرت حبشہ کی طرف کس وجہ سے کی اور کتنے افراد نے کی؟

ج۔ پہلی ہجرت کے بعد جب مسلمان مکہ واپس آگئے اب مشرکین نے اور زیادہ ستانا شروع کردیا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ہجرت کی اجازت دیدی اس مرتبہ چھیاسی [۸۶] مردوں اور سترہ [۱۷] عورتوں نے ہجرت کی (سیرۃ ابن ہشام صفحہ ۱۱۱ ج ۲ و عیون الاثر ج ۱ صفحہ ۱۲۲)

مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارگی

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی مواخات (بھائی چارگی) کتنی مرتبہ کرائی اور کس کو کس کا بھائی بنایا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں دو مرتبہ مواخات کرائی ایک مرتبہ تو ہجرت سے پہلے صرف مہاجرین میں باہمی رشتہ اور مواخات قائم کرایا جنکی تعداد اٹھارہ ملتی ہے اور دوسری مواخات بعد الہجرت انصار و مہاجرین کے درمیان ہوئی۔

جو مواخات ہجرت سے پہلے صرف مہاجرین میں مکہ میں ہوئی ان کے نام ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

حضرت محمد[۱] صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی[۲] رضؓ کے درمیان مواخات ہوئی۔ حضرت[۳] ابو بکر صدیق اور حضرت عمر[۴] رضؓ کے درمیان مواخات ہوئی، حضرت حمزہ[۵] رضؓ اور حضرت زید[۶] بن حارثہ رضؓ کے درمیان بھائی چارگی ہوئی، حضرت عثمان[۷] رضؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن[۸] بن عوف رضؓ بنے، حضرت عبیدہ[۹] بن حارث اور بلال[۱۰] بن رباح کے درمیان بھائی چارگی ہوئی۔ زبیر بن عوام[۱۱] اور عبداللہ بن[۱۲] مسعود کے درمیان مواخات ہوئی حضرت مصعب[۱۳] بن عمیر حضرت سعد بن[۱۴] ابی وقاص کے بھائی بنے، حضرت ابو عبیدہ[۱۵] بن الجراح اور سالم[۱۶] مولیٰ ابی حذیفہ دونوں بھائی بنے، حضرت سعید بن زید[۱۷] اور حضرت طلحہ بن[۱۸] عبیداللہ کے درمیان مواخات قائم ہوئی (عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر صفحہ ۲۳۱ ج ۱)

س۔ دوسری مرتبہ مواخات کب کس کے مکان پر کتنے صحابہ کے درمیان ہوئی؟

ج۔ دوسری مواخات ہجرت کے پانچ ماہ بعد ہوئی بعض کہتے ہیں کہ دوسری مواخات مسجد نبوی کی تعمیر سے قبل ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ جسوقت مسجد نبوی کی تعمیر ہورہی تھی اسوقت ہوئی اور یہ مواخات حضرت انس رضؓ کے مکان پر پینتالیس [۴۵] انصار اور

اور پینتالیس[۴۵] مہاجرین کے درمیان ہوئی (سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص۴۳۷)

س۔ جن مہاجرین و انصار کے مابین مدینہ میں مواخاۃ ہوئی ان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ ان حضرات میں سے بعض کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	مہاجرین	نمبر شمار	انصار
۱	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲	حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ
۳	" عمر بن الخطاب "	۴	" عتبان بن مالک "
۵	" ابوعبیدہ بن الجراح "	۶	" سعد بن معاذ "
۷	" عبدالرحمن بن عوف "	۸	" سعد بن الربیع "
۹	" زبیر بن العوام "	۱۰	" سلمہ بن سلامہ بن وقش "
۱۱	" عثمان ذوالنورین "	۱۲	" اوس بن ثابت "
۱۳	" طلحہ بن عبیداللہ "	۱۴	" کعب بن مالک "
۱۵	" سعید بن زید بن عمرو بن نفیل "	۱۶	" ابی بن کعب "
۱۷	" مصعب بن عمیر "	۱۸	" ابوایوب انصاری "
۱۹	" ابوحذیفہ[۱] بن عتبہ "	۲۰	" عباد بن بشر "
۲۱	" عمار[۲] بن یاسر "	۲۲	" حذیفہ بن الیمان العبسی "
۲۳	" ابوذر غفاری "	۲۴	" منذر بن عمرو رض "
۲۵	" سلمان فارسی "	۲۶	" ابوالدرداء عویمر بن ثعلبہ رض "
۲۷	" بلال حبشی "	۲۸	" ابورویحہ عبداللہ بن عبدالرحمن رض "

[۱] حضرت ابوحذیفہ کے متعلق فتح الباری ص۲۷۱ ج۷ میں ہے کہ یہ غزوۂ احد کے زمانہ میں اسلام لائے

[۲] دوسرا قول صاحب ہدایہ نے ص۲۲۳ ج۳ پر لکھا ہے کہ عمار بن یاسر کے بھائی ثابت بن قیس بن شماس ہیں

نمبر شمار	مہاجرین	نمبر شمار	انصار
۲۹	حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رض	۳۰	حضرت عویمر بن ساعدہ رض
۳۱	" ابومرثد غنوی	۳۲	" عبادہ بن صامت "
۳۳	" عبداللہ بن جحش "	۳۴	" عاصم بن ثابت "
۳۵	" عتبہ بن غزوان "	۳۶	" ابودجانہ "
۳۷	" ابوسلمہ بن عبدالاسد "	۳۸	" سعد بن خیثمہ "
۳۹	" عثمان بن مظعون "	۴۰	" ابوالہیثم بن تیہان "
۴۱	" عبیدہ بن الحارث "	۴۲	" عمیر بن الحمام "
۴۳	" طفیل بن الحارث یعنی عبیدہ بن الحارث کے بھائی	۴۴	" سفیان بن نسر خزرجی "
۴۵	" صفوان بن بیضاء رض	۴۶	" رافع بن معلیٰ "
۴۷	" مقداد بن الاسود "	۴۸	" عبداللہ بن رواحہ "
۴۹	" ذوالشمالین "	۵۰	" یزید بن الحارث "
۵۱	" ارقم "	۵۲	" طلحہ بن زید "
۵۳	" زید بن الخطاب "	۵۴	" معن بن عدی "
۵۵	" عمرو بن سراقہ "	۵۶	" سعد بن زید "
۵۷	" عاقل بن بکیر "	۵۸	" بشر بن عبدالمنذر "
۵۹	" خنیس بن حذافہ "	۶۰	" منذر بن محمد "
۶۱	" سبرہ بن ابی رہم	۶۲	" عبادہ بن الخشخاش "
۶۳	" مسطح بن اثاثہ رض	۶۴	" زید بن المزین "
۶۵	" عکاشہ بن محصن "	۶۶	" مجذر بن زیاد "

نمبر شمار	مہاجرین	نمبر شمار	انصار
۶۷	حضرت عامر بن فہیرہ رض	۶۸	حضرت حارث بن صمۃ رض
۶۹	" مہجع مولیٰ عمر "	۷۰	" سراقہ بن عمرو بن عطیہ "
۷۱	" جعفرؓ بن ابی طالب "	۷۲	" معاذ بن جبل "
۷۳	" معاذ بن جبل "	۷۴	" عبداللہ بن مسعود "

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۴۳۹ ج ۱ بحوالہ عیون الاثر ج ۱ ص ۲۰۱)

(نوٹ) ان میں سے بعض نام فتح الباری ص ۲۷۱ ج ۷ سے لئے گئے ہیں اور بعض نام البدایہ والنہایہ ص ۲۲۶ ج ۷ و ص ۲۲۷ ج ۷ سے)

اسماء نقباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس وقت کس کو نقیب بنایا اور نشاندہی کس کی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیب اسوقت منتخب فرمائے جبکہ ستر انصار کا قافلہ مدینہ سے ایام حج میں مکہ آیا اور منیٰ کی گھاٹی میں ان سب حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی جب سب بیعت کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں سے بارہ نقیب منتخب فرمائے تھے اسی طرح میں بھی جبرئیل علیہ السلام کے اشارہ سے تم میں سے بارہ نقیب منتخب کرتا ہوں ان بارہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم اپنی قوم کے کفیل اور ذمہ دار ہو جیسے حواریین عیسیٰ علیہ السلام کے کفیل تھے اور امام زہری فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے انصار سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تم میں سے بارہ نقیب منتخب کروں گا تم میں سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ مجھ کو کیوں نہیں نقیب بنایا گیا

ؑ حضرت جعفرؓ کے متعلق فتح الباری ص ۲۷۱ ج ۷ پر لکھا ہے کہ مواخات کے وقت حبشہ میں تھے ۱۲

اس لئے کہ میں مامور ہوں جسطرح حکم ہے اسی طرح کروں گا اور جبرئیل امین آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جس جس کو نقیب بنانے کا حکم تھا اسکی طرف اشارہ کرتے جاتے۔ (روض الانف بحوالہ سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۴۵ ج ۱)

جن جن حضرات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیب منتخب فرمایا ان کے نام ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) اسعد بن زرارہ رض (۲) سعد بن عبادہ رض (۳) عبداللہ بن رواحہ رض
(۴) منذر بن عمرو رض (۵) سعد بن الربیع رض (۶) عبادہ بن الصامت رض
(۷) رافع بن مالک رض (۸) اسید بن حضیر رض (۹) ابوجابر عبداللہ بن عمرو رض
(۱۰) سعد بن خیثمہ رض (۱۱) براء بن معرور رض (۱۲) رفاعہ بن عبد المنذر رض

اور بعض اہل علم نے بجائے رفاعہ کے ابوالہیثم بن تیہان رض کا نام ذکر کیا ہے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۴۴ ج ۱)

س۔ زمانہ نبوی میں زکوٰۃ وصول کرنے والے کون کون صحابہ تھے اور کس صحابی کو کہاں بھیجا گیا تھا؟

ج۔ زمانۂ نبوی کے زکوٰۃ وصول کرنے والے صحابہ کی تعداد ہم کو صرف پانچ ملی ہے جن کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت مہاجر بن ابی امیہ بن مغیرہ۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صنعاء کی طرف بھیجا تھا (۲) حضرت زیاد بن لبید، بنو بیاضہ انصاری کے بھائی کو حضرموت کے علاقہ میں زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تھا (۳) حضرت عدی بن حاتم کو قبیلۂ طے اور قبیلۂ اسد کی طرف بھیجا (۴) علاء بن حضرمی کو بحرین بھیجا تھا (۵) حضرت علی بن ابی طالبؓ کو نجران بھیجا تھا (تاریخ الامم والملوک ص ۴۰ ج ۳)

س۔ اہل مدینہ میں سے سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا؟

ج۔ اسعد بن زرارہؓ اور ذکوان بن عبد قیس یہ دونوں حضرات اہل مدینہ میں سے سب سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے (سیر اعلام النبلاء صـ۳۰۲)

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فداک ابی وامی فرمایا تھا؟

ج۔ وہ صحابی حضرت سعدؓ ہیں غزوۂ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور کہتے "ارم فداک ابی وامی" اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں (سیر اعلام النبلاء صـ۱۰۰ ج۱)

س۔ وہ کون کون صحابی ہیں جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا یعنی ان کے آنیکے وقت آپ کھڑے ہوئے؟

ج۔ اس سلسلہ میں صرف چار صحابہ کے نام ملے ہیں جنکو تحریر کیا جاتا ہے شمائل میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کیلئے کھڑے ہوئے ع۱ حضرت عکرمہ بن ابی جہل۔ جسوقت وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کیلئے تشریف لائے ع۲ حضرت عدی بن حاتم رضؓ کیلئے کھڑے ہوئے" اپنی چادر بھی ان کے لئے بچھاوی تھی ع۳ حضرت زید بن ثابت رضؓ ع۴ حضرت جعفر ابن ابی طالبؓ کیلئے کھڑے ہوئے (مشکوٰۃ المصابیح صـ۴۰۲ وشرح مشکوٰۃ صـ۲۳۳ ج۵)

س۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آگئے تو ان دونوں کے اہل وعیال کو مدینہ کون لایا تھا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ جانے کے بعد مکہ سے اپنے اہل وعیال مدینہ لانے کیلئے سودہ بنت زمعہ ع۲ زید بن حارثہ اور ع۳ ابو رافع کو بھیجا یہ تینوں حضرات آپ کے اہل کو لیکر مدینہ آئے اسکی قدرے تفصیل حضرت عائشہ رضؓ اس طرح بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبرؓ سے دو اونٹنیاں لیں اور پانچسو درہم ابو رافع اور زید بن حارثہ کو دیکر مکہ سے اپنے

اہل وعیال لینے بھیجا اور حضرت صدیق اکبرؓ نے عبد اللہ بن اریقط لیثی کو دو یا تین اونٹنیاں دیکر مکہ اپنے اہل وعیال کو لینے بھیجا اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو لکھا کہ تم اپنی والدہ اور بہنوں کو ان کے ساتھ روانہ کر دو یہ تینوں حضرات مدینہ سے نکلے جب یہ مقام قدید پر پہنچے تو زید بن حا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پانچسو درہموں کی تین اونٹنیاں خرید کر مکہ میں اسحال میں داخل ہوئے کہ حضرت ابو بکر رضؓ کے گھر والے ہجرت کا ارادہ کئے ہوئے تھے ان کے ساتھ طلحہ بن عبید اللہ بھی ہجرت کا ارادہ کئے ہوئے تھے ان حضرات نے بھی بتلایا کہ ہمارا ارادہ بھی یہی ہے۔

الغرض حضرت طلحہ اور عبد اللہ بن اریقط حضرت ابو بکرؓ کے گھر والوں کو لیکر ع۵ چلے اور زید بن حارثہ اور ابو رافع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ ام کلثوم، سودہ اُمِ ایمن، اسامہ بن زید کو لیکر مدینہ واپس ہوئے اور یہ قافلہ مدینہ اسوقت پہونچا کہ مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہو چکی تھی (سیر اعلام النبلاء صـ۱۵۲ و ۱۵۳ ج۲)

ازواج مطہرات (امت مسلمہ کی ماؤں) سے متعلق امور

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنی عورتوں سے شادی کی (دخول کتنی عورتوں سے ہوا)

ج۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ عربیہ عورتوں سے شادی کی دوسرا قول حضرت قتادہ کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ عورتوں سے شادی کی جن میں چھ قریشیہ اور ایک قریش کے حلیفوں کی اور سات دیگر عرب عورتوں میں سے تھیں اور ایک بنی اسرائیل میں سے تھی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ عورتوں سے شادی کی (نکاح فرمایا) جن میں سے سات قریشیہ تھیں ایک قریش کے حلیفوں کی لڑکی

ع۵ آل ابو بکر رضؓ میں سے عبد اللہ طلحہ اور ام رومان تھے ۱۲

تھی اور نو دیگر عرب عورتوں میں سے تھیں اور ایک بنی اسرائیل (حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد) میں سے تھی (سیر اعلام النبلاء ص ۲۵۴/ج ۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کونسی عورت کس کے بعد آئی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں یکے بعد دیگرے جو عورتیں آئیں ان کے نام بالترتیب ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱ حضرت خدیجہ رض ۵۵ ۲ حضرت سودہ رض ۳ حضرت عائشہ رض ۴ حضرت ام سلمہ رض ۵ حضرت حفصہ رض ۶ حضرت زینب بنت جحش رض ۷ حضرت جویریہ رض ۸ حضرت ام حبیبہ رض ۹ حضرت صفیہ رض ۱۰ حضرت میمونہ رض ۱۱ حضرت فاطمہ بنت شریح رض ۱۲ حضرت زینب بنت خزیمہ رض ۱۳ حضرت ہند بنت یزید ۱۴ حضرت اسماء بنت نعمان رض ۱۵ حضرت قتیلہ رض اشعث کی بہن ۱۶ حضرت سنا بنت اسماء سلمیہ رض ان کا اصل نام اسماء بنت سنا ہے اور انہی کو اسماء بنت کعب الجونیہ بھی کہا جاتا ہے (سیر اعلام النبلاء ص ۲۵۴/ج ۲) اور صاحب تاریخ طبری نے ص ۴۱۱ تا ص ۴۱۷ پر اس ترتیب کو تھوڑے فرق کے ساتھ بیان کیا ہے ۱ خدیجہ ۲ سودہ ۳ عائشہ ۴ حفصہ ۵ ام سلمہ ۶ جویریہ ۷ ام حبیبہ بنت ابی سفیان ۸ زینب بنت جحش ۹ صفیہ بنت حیی بن اخطب ۱۰ میمونہ بنت حارث ۱۱ النشاء بنت رفاعہ، بعض نے ان کا نام سنا بنت اسماء بن الصلت سلمیہ ذکر کیا ہے بعض نے سبا بنت اسماء بن الصلت ۱۲ الشنباء بنت عمرو غفاریہ ۱۳ غزیہ بنت جابر اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ غزیہ ہی ام شریک اور فاطمہ بنت شریح ہیں ۱۴ اسماء بنت نعمان بن الاسود ۱۵ زینب بنت خزیمہ (ابوجعفر کہتے ہیں کہ ہشام نے اس حدیث میں زینب بنت خزیمہ کا تذکرہ نہیں کیا (ان کے یاد نہ آیا) ۱۶

۵۵ اس میں اختلاف ہے کہ حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باقی بر صفحہ ۵۷)

ابن شہاب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالیہ ابنو بکر کی لڑکی سے شادی کی تھی ۱۷ قتیلہ بنت قیس یہ دخول سے پہلے ہی وفات پا گئی تھی ۱۸ فاطمہ بنت شریح، ابن کلبی کا کہنا ہے کہ یہی غزیہ بنت جابر ہیں اور انہیں کو ام شریک بھی کہا جاتا ہے ۱۹ عمرہ بنت یزید بن رواس کی ایک عورت سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا تھا (تاریخ الامم والملوک ص ۴۱۷/ج ۲)

س۔ وہ کون کونسی عورتیں ہیں جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول سے پہلے طلاق دیدی اور کیوں؟

ج۔ ان عورتوں میں سے ایک نشاۃ بنت رفاعہ بنی کلاب سے تھی ان ہی کا نام سنا بنت اسماء بن الصلت تھا بعض نے ان کا نام سباء بنت اسماء بن الصلت کہا ہے بعض نے ان کا نام سنا بنت الصلت بن جبیب بیان کیا ہے یہ دخول سے قبل ہی وفات پا گئی تھیں ۲ دوسری عورت شنباء بنت عمرو غفاریہ تھی یہ بنو قریظہ کے حلیفوں کی لڑکی تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ اگر نبی ہوتے تو آپ کے بیٹے جو آپ کو سب سے (اپنی اولاد میں) محبوب تھے انتقال نہ فرماتے اس لئے آپ نے اس کو دخول سے پہلے ہی طلاق دیدی ۳ تیسری عورت غزیہ بنت جابر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اس کے پاس پہنچے

(بقیہ ص ۵۶) کے نکاح میں کونسی بیوی آئی بعض کہتے ہیں حضرت عائشہ رض سے حضرت خدیجہ رض کے بعد نکاح ہوا اور بعض کہتے ہیں سودہ رض سے ہوا۔ تطبیق اسطرح ممکن ہے کہ حضرت خدیجہ رض کی وفات کے بعد نکاح تو حضرت عائشہ کا ہوا مگر چونکہ حضرت عائشہ رض چھ سال کی تھیں اسلئے رخصتی نہیں ہوئی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ رخصتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے حضرت سودہ رض کی ہوئی۔ (تاریخ الامم والملوک ص ۴۱۱/ج ۲)

تو اس نے آپ سے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ کہ میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپؐ نے دخول سے پہلے ہی اس کے گھر والوں کے پاس اسکو پہنچا دیا اور ابن کلبی کا قول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس پہنچے تو اس کو بڑی عمر کی پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسلام کی دعوت دی اس نے اسلام قبول کرلیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو طلاق دیدی۔ ۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت نعمان سے شادی کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس پہنچے اور اس کو اپنے قریب بلایا تو اس نے آپ سے کہا کہ آپ ہی آجائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو طلاق دیدی (سیر اعلام النبلا صـ ۲۵۵/۲) اور دوسرا قول یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسماء بنت نعمان پر داخل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دیا (اصابہ صـ ۲۲۸/۴) تیسرا قول یہ ہے کہ نعمان اسماء کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب آنحضرت اس پر داخل ہوئے اس کے قریب گئے تو اس نے کہا اعوذ باللہ منک میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ دیکر خوش کر دیا اور اس کو علیحدہ کر دیا (تاریخ طبری صـ ۴۱۶/۲) ۵ عالیہ بنو غفار کی ایک لڑکی سے آپ نے نکاح کیا جب اس کے پاس پہنچے تو اس کے پہلو میں سفید داغ نظر آئے آپ نے اسکو کہا کہ تو اپنے کپڑے پہن لے اور اپنے گھر والوں میں جاکر مل جا اور اسکو مہر دینے کا حکم صادر فرما دیا (سیر اعلام النبلاء) ۶ اسماء بنت کعب جونیہ اسکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول سے پہلے ہی طلاق دیدی (سیر اعلام النبلاء، صـ ۲۵۴/۲) صحیح قول کے مطابق ان کا نام اسماء بنت نعمان بن شراحیل تھا، امام زہری کہتے ہیں کہ آپ نے بنی جون کی بہن کلابیہ سے شادی کی جب آپؐ اس کے پاس پہنچے تو اس نے پناہ مانگی

آپ نے اس کو پناہ دیدی اور کہا کہ تو اپنے گھر چلی جا، صحیح قول کے مطابق یہی وہ ایک عورت ایسی ہے جس نے آپ سے پناہ چاہی، جونیہ کے علاوہ کسی نے استعاذہ کا لفظ ادا نہیں کیا (فتح الباری صـ ۳۱۱/۹ج) ۷ قتادہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام شریک سے نکاح کیا یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے اپنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ھبہ کر دیا تھا آپنے دخول سے پہلے ہی ان کو طلاق دیدی، ۸ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلابیہ یعنی فاطمہ بنت ضحاک ابن سفیان سے ماہ ذی قعدہ ۸ھ میں واقعہ جعرانہ سے لوٹتے وقت شادی کی اہل سیر نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے ۱ کلابیہ ۲ بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عالیہ بنت ظبیان تھا ۳ بعض نے انکا نام سنا بنت سفیان بتایا ہے ۴ بعض نے کہا ہے کہ کلابیہ ہی عمرہ بنت یزید بن عبید ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو اس نے پناہ چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا کہ تو اپنے گھر چلی جا۔ ۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو کندہ کی ایک عورت سے ماہ ربیع الاول ۹ھ میں شادی کی، علامہ واقدی کہتے ہیں کہ نعمان بن ابی الجون جب مسلمان ہوئے تو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا یا رسول اللہ کیا میں آپکی شادی عرب کی ایک خوبصورت لونڈی سے کردوں جو آپ کو بھی پسند آجائے چنانچہ کندیہ سے بارہ اوقیہ[ع] چاندی اور ایک نش پر شادی ہوگئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو اسید ساعدی کو بھیجا کہ کندیہ کو لیکر آؤ کندیہ جب آگئی تو حفصہؓ نے عائشہؓ کو کہا میں اس کے کنگھی کروں گی اور تو خضاب کردے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تو اسنے کہا

ع بعض نے کہا ہے کہ یہ ایک ہی ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے سبکو علیحدہ علیحدہ شمار کیا چونکہ ہر ایک کا قصہ علیحدہ علیحدہ ہے (فتح الباری صـ ۳۱۳/۹ج) ع ایک اوقیہ (باقی بر صـ ۶۰)

اُعُوذ باللہ منک کہ میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ سے ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو اسید کو کہا کہ اسکو ادنی کپڑے پہنا کر اس کے گھر پہنچا دو (سیر اعلام النبلاء صفحہ ۲۵۹/۲) بعض حصہ فتح الباری صفحہ ۳۱۳/۹ سے ماخوذ ہے) نمبر ۱۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتیلہ اشعث کی بہن سے شادی کی ابو عبیدہ کہتے ہیں ۱۰ھ میں جبکہ کندہ کا وفد آیا قتیلہ کا آپ سے نکاح ہوا مگر دخول سے پہلے انتقال کر گئی نمبر ۱۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہ بنت حکیم سے نکاح فرمایا (تاریخ الامم والملوک صفحہ ۴۱۶/۲ وسیر اعلام النبلاء صفحہ ۲۶۰/۲)

س۔ وہ عورتیں کونسی ہیں جنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دے کر نکاح نہیں فرمایا اور کیوں نہیں فرمایا؟

ج۔ اس قسم کی پانچ عورتیں ہیں نمبر ۱ اُمِّ ہانی جن کا نام ھندہ تھا زیادہ اولاد والی ہونیکی وجہ سے ان سے نکاح نہیں کیا نمبر ۲ ضباعہ بنت عامر بن قرط سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغامِ نکاح دیا زیادہ عمر والی ہونیکی وجہ سے اس سے نکاح نہیں کیا نمبر ۳ صفیہ بنت بشامہ اعور عنبری کی بہن سے پیغام نکاح دیا مگر نکاح نہ کیا۔ نمبر ۴ ام حبیب بنت عباس بن عبد المطلب سے پیغام دیا مگر چونکہ عباس نے ثویبہ کا دودھ پیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مدتِ رضاعت میں اسکا دودھ پیا اس لئے حضرت عباس آپ کے رضائی بھائی ہوئے اور رضاعی بھائی کی لڑکی سے شادی جائز نہیں نمبر ۵ جمرہ بنت حارث بن ابی حارثہ سے پیغامِ نکاح دیا مگر بوجہ برص کی بیماری میں مبتلا ہونے کے نکاح نہ فرمایا (تاریخ طبری صفحہ ۴۱۸/۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں بیک وقت کتنی بیویاں رہیں کس کس کا

(بقیہ صفحہ ۵۹) چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک نش بیس درہم کا اس حساب سے بارہ اوقیہ پانچسو درہم کندیہ کا مہر مقرر ہوا اتنا مہر کسی اور بیوی کا نہیں ہوا۔

انتقال آپ کی زندگی میں ہوا وفات کے وقت کتنی تھیں؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں بیک وقت گیارہ عورتیں تک رہیں دو کا انتقال آپ کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا اور وہ خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ ہیں باتفاق علماء سیر وفات کے وقت نو بیویاں تھیں (سیرۃ المصطفیٰ صفحہ ۲۸۱/۳ج)

س۔ امہات المومنین کا لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کن ازواج (بیویوں) کے ساتھ خاص ہے؟

ج۔ امہات المومنین کا لقب انھیں ازواج کے ساتھ خاص ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں رہیں باقی جن عورتوں سے آپنے نکاح تو فرمایا مگر عروسی و مقاربت سے پیشتر ہی ان کو طلاق دیدی ان کے لئے یہ لقب استعمال نہیں کیا جاسکتا (سیرۃ المصطفیٰ صفحہ ۲۷۸/۳ج)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ سے متعلق امور

س۔ حضرت خدیجہ رضہ کے والدین کے نام کیا کیا تھے اور پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور ان سے کیا اولاد ہوئی؟

ج۔ والد کا نام خویلد والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم تھا اور یہ قبیلہ بنو عامر ابن لؤی سے تھیں اور سیدہ خدیجہ رضہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے دو شادیاں ہو چکی تھیں ایک ابو ھالہ بن زرارہ تمیمی سے دوسری عتیق ابن عائذ مخزومی سے ۔ البتہ اس میں اہل سیر کا اختلاف ہے کہ پہلا نکاح ان دونوں میں سے کس سے ہوا ، صاحب استیعاب نے صفحہ ۲۸۰/۴ج پر اس اختلاف کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ صحیح قول یہ ہے کہ ابو ہالہ نے عتیق سے پہلے خدیجہ رضہ سے نکاح کیا جب ابو ہالہ کا انتقال ہو گیا تب عتیق کی زوجیت میں آئیں ، ابو ہالہ کے خدیجہ رضہ

کے بطن سے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوئے دونوں بعد میں مشرف باسلام ہوئے
اور صاحب اصح السیر نے ص ۱۱/۱ پر لکھا ہے کہ عتیق کے بھی خدیجہ رض کے بطن سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اور صاحب طبری نے ص ۱۱/۲ ۴ پر صرف ایک لڑکی کا تذکرہ کیا ہے اور زرقانی نے ص ۲۲ ج ۲ پر لڑکی کا نام ہند لکھا ہے،

س۔ نکاح کے وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رض کی کیا عمر تھی؟

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۲۵ سال تھی دوسرا قول ۲۱ سال کا اور تیسرا قول ۳۰ سال کا ہے مگر ۲۵ والا قول زیادہ مشہور ہے اکثر اہل سیر نے اسی کو اختیار کیا ہے (استیعاب علی الاصابہ ص ۲۸۰) اور خدیجہ رض کی عمر صحیح قول کی بنا پر ۴۰ سال کی تھی (الصفوۃ الصفہ ص ۲۳۳)

س۔ حضرت خدیجہ کا پیغام نکاح لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون گیا تھا اور حضرت خدیجہ کا ولی کون بنا تھا؟

ج۔ یعلیٰ بن امیہ کی بہن نفیسہ نامی عورت حضرت خدیجہ رض کا پیغام نکاح لیکر گئیں آپ نے اپنے شفیق چچا ابو طالب کے مشورہ سے منظور فرمالیا اور آپ کے دوسرے چچا حمزہ وغیرہ نے بھی اس رشتہ کو بخوشی پسند کیا (اسد الغابہ) خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد بن عبد العزیٰ نے یہ شادی کرائی چونکہ والد انتقال کر گئے تھے اس لئے ان کو ولی بنایا گیا (الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۲۸۲ ج ۴)

س۔ حضرت خدیجہ رض کا نکاح کس نے پڑھایا اور مہر کتنا مقرر ہوا تھا؟

ج۔ پہلے حضرت ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھکر پانچسو درہم مہر مقرر کیا اس کے بعد خدیجہ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے مختصر سی تقریر کی (زرقانی ص ۲۲۰/۳ وص ۲۲۱/۳) اور سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ حضرت ابو طالب نے بیس اونٹ مہر مقرر کیا یا ان کی قیمت اور ابن نوفل کے خطبہ میں چار سو مثقال چاندی کا ذکر موجود ہے اور ایسے ہی سیرۃ ابن ہشام ص ۲۲۴ ج ۲ پر پانچ سو درہم یا اس کی قیمت کے اونٹ

ابو طالب نے اپنے ذمہ میں لئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت خدیجہ کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ کا تھا اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے لہٰذا کل پانچسو درہم مہر مقرر ہوا (سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۱۲/۱ بحوالہ زرقانی ص ۲۰۲/۱)
خلاصہ یہ ہوا کہ مہر کے بارے میں دو قول ہوئے ایک چار سو مثقال چاندی کا دوسرا پانچسو درہم کا۔ ان دونوں قولوں میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اور ایک درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے چار سو مثقال کا وزن پانچسو چودہ درہم ایک ماشہ بیٹھتا ہے یہ کچھ قابل اعتبار فرق نہیں اور اگر ایک اونٹ کی قیمت پچیس درہم اسوقت کے حساب سے تسلیم کریں تو پانچسو درہم صحیح ہو جاتے ہیں (اصح السیر ص ۶۲)

س۔ حضرت خدیجہ رض کے عقد کے بعد ولیمہ کس نے کیا اور کیا کھلایا؟

ج۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ایجاب وقبول کے بعد حضرت خدیجہ نے ایک گائے ذبح کرائی اور کھانا پکوا کر مہمانوں کو کھلایا (زرقانی ص ۲۲۱ ج ۳)

س۔ حضرت خدیجہ رض کے بطن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنی اولادیں ہوئیں اور ان کی پیدائش کی ترتیب کیا ہے؟

ج۔ علماء سیر کا اس سلسلہ میں اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ کے جتنی اولاد ہوئیں سب خدیجہ رض کے بطن سے ہوئیں سوائے ابراہیم کے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد حضرت ماریہ قبطیہ رض کے لڑکے تھے آپ کی اولاد میں چار تو لڑکیاں ہیں۔ ۱ زینب ۲ رقیہ ۳ ام کلثوم ۴ فاطمہ ان صاحبزادیوں کے بارے میں

لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رض سے جتنی اولادیں ہوئیں ان سب کو صفیہ کی باندی سلمیٰ نے دودھ پلایا (اصابہ ص ۲۸۲/۴)

تو کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ صاحبزادوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ کتنے تھے صاحب تاریخ طبری نے ص ۲/۱۱ پر تحریر کیا ہے کہ چار صاحبزادے تھے ۱۔ قاسم، ۲۔ طیب ۳۔ طاہر ۴۔ عبداللہ اور صاحب زرقانی نے ص ۱۹۳ ج ۳ پر نقل کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ صاحبزادے ہوئے پانچویں اور چھٹے صاحبزادے کا نام مُطیب و مُطہر تھا، سب سے زیادہ معتبر و مستند قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدیجہؓ کے بطن سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پیدائش کی ترتیب علامہ کلبی نے اسطرح بیان کی ہے ۱۔ زینب ۲۔ قاسم ۳۔ ام کلثوم ۴۔ فاطمہ ۵۔ رقیہ ۶۔ عبداللہ انہی کو بوجہ نبوت ملنے کے بعد پیدا ہونے کے طیب و طاہر کہا جاتا ہے یہ آخری قول سب سے صحیح ہے اسپر اہل علم کا اتفاق و اجماع ہے (استیعاب علی الاصابہ ص ۲۸۲ ج ۴)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں بڑے کونسے تھے اور کتنے سال زندہ رہے پہلے کسکا انتقال ہوا؟

ج۔ آپ کے صاحبزادوں میں بڑے قاسم تھے اور سب سے پہلے قاسم ہی اللہ کو پیارے ہوئے ویسے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و[illegible]ے بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے (الاستیعاب علی الاص[illegible] ج ۴) حضرت قاسم نبوت سے پہلے پیدا ہوئے صرف دو سال زندہ رہکر نبوت سے پہلے [illegible] کر گئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت قاسم سن تمیز کو پہنچکر اس دار فانی سے رخصت ہوئے (زرقانی ص ۱۹۷ ج ۳)

س۔ حضرت خدیجہؓ کا انتقال کتنی عمر میں کس سن و کس ماہ میں ہوا آغوش رسول میں کتنے سال گذرے نماز جنازہ کس نے پڑھائی تدفین کہاں ہوئی؟

ج۔ حضرت خدیجہ کا انتقال پینسٹھ عہ سال کی عمر میں سنہ ۱۰ نبوی ماہ رمضان کی ۱۰ تاریخ

عہ صحیح قول کے مطابق عمر پچپن سال ہوئی (البدایہ والنہایہ ص ۲۹۴)

کو ہجرت سے تین سال پہلے ہوا دوسرا قول یہ ہے کہ ہجرت سے چار سال پہلے ہوا اور تیسرا قول پانچ سال پہلے کا ہے مگر قول اول صحیح ہے اور صاحب عمدۃ القاری نے ص ۶۳ ج ۱۷ پر اور صاحب استیعاب نے ص ۲۸۳ ج ۴ پر پہلے قول ہی کو اصح کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں چوبیس سال چھ ماہ رہ کر خواجہ ابوطالب کے انتقال کے تین یوم بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں، نماز جنازہ مشروع نہ ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر نماز کے مقام حجون عہ میں خود دفن فرمایا (عمدۃ القاری واستیعاب ص ۲۸۰ ج ۴ واصابہ ص ۲۸۳ وصفۃ الصفوۃ ص ۳۳۶ ج ۱)

ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے متعلق امور

س۔ حضرت سودہ رضؓ کے والدین کا نام کیا تھا ان کی ولادت کس سن میں ہوئی؟

ج۔ والد کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس تھا (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۲۳ ج ۴) اور ولادت یکم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی (اصح السیر ص ۵۶۹) ح

س۔ حضرت سودہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے قبل کس کے نکاح میں تھی اور ان سے کتنی اور کیا اولاد ہوئی؟

ج۔ ان کا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا تھا یہ ان کے چچا کے لڑکے تھے اور اسمٰعیل ابن عمرو کے بھائی لگتے تھے (استیعاب ص ۳۲۳) ان سے سودہ کے ایک لڑکا عبد الرحمٰن پیدا ہوا جس کا انتقال بھی جوانی میں جنگ جلولاء (فارس) میں لڑائی کے دوران ہو گیا تھا اور ان کے شوہر سابق ہجرت حبشہ سے واپس آکر مکہ میں انتقال کر گئے

عہ حجون مکہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے اور مقام حجون یہ وہ قبرستان ہے جس کو آج کل جنۃ المعلیٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ پہاڑ مکہ کے اوپر کے حصہ پر واقع ہے اس پہاڑ کے پاس حضرت خدیجہ رضؓ کے قرابت داروں کی قبریں تھیں (حاشیہ سیر اعلام النبلاء ص ۱۱۲ ج ۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ سکران نے حبشہ ہی میں وفات پائی (کذافی التہذیب)
تیسرا قول یہ ہے کہ سکران نے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہاں وہ نصرانی ہو گیا تھا اور مذہب نصرانیت ہی پر اس کا انتقال ہوا (طبری ص۴۱۲ ج۲ مدارج النبوت ص۱۱۰ ج۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح سودہؓ سے کس نے کتنے مہر پر کس سن میں اور کس عمر میں کرایا؟

ج۔ جسوقت حضرت خدیجہ رضہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت سودہ بھی بیوہ ہو گئیں تھیں ادھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ کا غم تھا تو خولہ بنت حکیم زوجۂ عثمان بن مظعون رضہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر سودہ کے باپ سے بات پختہ کر کے چار سو درہم مہر پر نکاح کرا دیا (اصح السیر ص۵۷ و زرقانی ص۲۲۷ ج۳ و مدارج النبوۃ ص۱۱۰ ج۲) اور یہ نکاح سنہ ۱۰ نبوی مطابق سنہ ۶۱۹ ہجرت سے تین سال پہلے ۵۰ سال کی عمر میں سنہ ۵۱ میلاد النبی کو ہوا (حیاۃ النبی ص۴۷ اصح السیر ص۵۵)
دوسرا قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہ بنت حکیم کو سودہ کے پاس بھیجا تو سودہ نے خولہ کو باپ کے پاس بھیجدیا کہ ان سے بات کرو چنانچہ خولہ نے زمعہ سے بات مکمل کر لی زمعہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا کر نکاح کر دیا سودہ کے بھائی عبد بن زمعہ حج کو گئے ہوئے تھے جب ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سودہ کی شادی کی خبر لگی تو سر پر مٹی ڈالتے ہوئے حسرت و افسوس کے عالم میں گھر سے بھاگے جب عبد بن زمعہ مسلمان ہو گئے تو ان کو جب یہ حالت یاد آتی تھی بہت افسوس کرتے تھے (البدایہ والنہایہ ص۱۳۲ ج۳، تاریخ طبری ص۴۱۲ ج۲)

عہ صاحب سیر اعلام النبلاء نے ص۲۶۶ ج۲ پر تحریر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان سنہ ۱۰ نبوی میں سودہ سے نکاح کیا اور مدینہ میں ماہ شوال میں سنہ ۵۴ھ میں انکا انتقال ہوا

س۔ حضرت سودہ رضہ کی وفات کس ماہ و سن اور کس کی خلافت کے زمانہ میں ہوئی اور کہاں مدفون ہوئیں؟

ج۔ ام المومنین حضرت سودہ رضہ کی وفات ماہ شوال سنہ ۵۴ھ میں حضرت امیر معاویہ رضہ کے زمانہ میں ہوئی ——— اسی کو علامہ واقدی نے راجح قرار دیا ہے (مہینہ کی تعیین کے علاوہ باقی مضمون اصابہ کے ص۳۳۹ ج۴ پر ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ علامہ ابن حجرؒ نے ان کی وفات سنہ ۵۵ھ میں بیان کی ہے تیسرا قول یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں سند صحیح کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ حضرت سودہ کا انتقال حضرت عمر رضہ کے زمانہ خلافت کے آخری حصہ میں ہوا اور علامہ ذہبی نے جزماً بیان کیا ہے کہ سودہ کا انتقال حضرت عمر رضہ کے آخری ایام میں ہوا اور حضرت عمر رضہ کی شہادت کا قصہ آخری ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کا ہے اسلئے حضرت سودہ کا انتقال یقیناً ۲۳ھ سے پہلے ہوا ہوگا اور حضرت سودہ رضہ کو جنت البقیع میں سپرد خاک کر دیا گیا۔
(اصح السیر ص۵۷، رحمۃ للعالمین ص۱۶)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلق امور

س حضرت عائشہ رضہ کی ولادت کس سن میں ہوئی اور نکاح کتنی عمر میں ہوا؟

ج۔ حضرت عائشہ رضہ کی ولادت سنہ ۴ نبوی یعنی نبوت ملنے کے چار یا پانچ سال بعد ہوئی اور نکاح کے وقت صحیح قول کے مطابق چھ یا سات سال عمر تھی ان دونوں قولوں کو جمع کرنا اسطرح ممکن ہے کہ چھٹا سال ختم ہو کر ساتواں سال داخل ہو گیا تھا سنہ ۱۰ نبوی ہجرت سے تین سال قبل ماہ شوال میں نکاح ہوا اور رخصتی بعمر ۹ سال مدینہ میں جا کر سنہ ۱ھ ماہ شوال میں ہوئی (اصابہ فی تمییز الصحابہ ص۳۵۹ ج۴) دوسرا قول ماہ ذی قعدہ کا ہے (الکامل فی التاریخ ص۱۱۱ ج۲ و مستدرک حاکم مع التلخیص ص۶۵ ج۴)

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت عائشہ رض کے نکاح کا پیغام صدیق اکبرؓ کے گھر کون لے کر گیا تھا؟

ج۔ جس وقت حضرت خدیجہ رض کا انتقال ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغموم رہتے تھے، آپ کو غمگین دیکھ کر حضرت عثمان غنی رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ چاہیں تو کنواری لڑکی سے آپ کی شادی کرا دیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ملا ہے خداوند قدوس کی جانب سے حضرت صدیق اکبر رض کی بیٹی سے شادی کرنیکا، حضرت عثمانؓ خوشی خوشی پیغام نکاح لیکر صدیق اکبرؓ کے گھر پہنچے وہاں عائشہؓ کی والدہ ام رومان تھی حضرت عثمانؓ نے ام رومان کو یہ خوشخبری سنائی تو عائشہؓ کی والدہ ام رومان نے کہا کہ عائشہ کے والد صاحب کو آنے دو ان سے مشورہ کرلینا کچھ دیر بعد صدیق اکبر گھر تشریف لے آئے حضرت عثمان رض نے صدیق اکبر رض کو حکم خداوندی کی اطلاع کی، صدیق اکبر نے اس پر کوئی چون وچرا نہیں فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عائشہ کا نکاح کر دیا (الاصابہ فی تمییز الصحابہ ص ۳۵۹/۴ و ص ۳۶۰/۴) دوسرا قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام نکاح لیکر حضرت عائشہ رض کے گھر خولہ بنت حکیم گئی تھیں (سیرۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۹۴/ج ۳)

س۔ حضرت عائشہ رض کا مہر کیا متعین ہوا اور ولیمہ میں کیا کھانا کھلایا گیا۔

ج۔ حضرت عائشہ رض کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا اور ولیمہ کے متعلق خود حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نہ اونٹ ذبح ہوا اور نہ بکری وغیرہ بلکہ سعد بن عبادہ کے گھر سے دودھ کا پیالہ آیا تھا وہی ولیمہ تھا (تاریخ الخمیس ص ۳۵۸/۲)

س۔ وصال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت حضرت عائشہ رض کی کیا عمر تھی زوجیت نبی میں کتنے دن رہیں اور حضرت عائشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کتنے سال زندہ رہیں

ج۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو عائشہ رض کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ نو سال زوجیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رہیں (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۵۶/۲) اور ۴۸ سال آپ کے بعد زندہ رہیں (سیرۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۹۵/ج ۳)

س۔ حضرت عائشہ رض کا سن وفات کیا ہے کل عمر کتنی ہوئی نماز جنازہ کس نے پڑھائی کہاں اور کس نے دفن کیا؟

ج۔ حضرت عائشہ رض کی وفات ۵۸ھ، ۱۷ رمضان المبارک منگل کی رات میں ہوئی (اصابہ ص ۳۶۱/۴، استیعاب ص ۳۶/۴) ۶۶ سال کی عمر ہوئی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہؓ نے پڑھائی، قاسم بن محمد، عبداللہ بن عبدالرحمن و عبداللہ بن ابی عتیق اور حضرت زبیر کے دونوں صاحبزادوں عروہ اور عبداللہ نے قبر میں اتارا اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۶)

س۔ واقعۂ افک کس سن اور کس عمر میں پیش آیا تھا؟

ج۔ واقعۂ افک (منافقین کا حضرت عائشہ رض کو تہمت لگانے کا واقعہ) ۵ھ غزوۂ مریسیع سے لوٹتے وقت بعمر ۱۲ سال پیش آیا (سیر اعلام النبلاء ص ۱۵۳/۲)

ام المومنین حضرت حفصہ رض سے متعلق امور

س۔ حضرت حفصہ رض کے والدین کا کیا نام ہے حفصہ کی پیدائش کب ہوئی ان کے شوہر سابق کون تھے؟

ج۔ والد کا نام عمر بن الخطابؓ اور والدہ زینب بنت مظعون تھی حضرت حفصہ رض کی پیدائش ۳۵ سنہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نبوت ملنے کے پانچ سال پہلے ہوئی جس وقت کہ قریش کعبہ کی تعمیر کررہے تھے اور حضرت حفصہ رض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خنیس بن حذافہ کے نکاح میں تھیں ان کے شوہر غزوۂ احد میں زخم

لگنے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے (اصابہ ص ۲۷۳ ج ۴، استیعاب ص ۲۷۰، سیر اعلام ص ۲۲۹ ج ۲)

س. حضرت حفصہ کے نکاح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سبب بنا اور نکاح کس سن میں کتنی عمر میں ہوا؟

ج. حضرت حفصہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کا یہ سبب ہوا کہ جب حفصہ کے سابق شوہر خنیس بن حذافہ سہمی کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضہ نے حضرت حفصہ کے نکاح کے متعلق حضرت صدیق اکبر رضہ سے بات کی صدیق اکبر نے کوئی جواب نہیں دیا حضرت عمر کو بہت غصہ آیا پھر رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت عثمان رضہ سے کہا کہ آپ چاہیں تو حفصہ کا نکاح تم سے کر دوں حضرت عثمان غنی رضہ نے فرمایا ابھی میرا نکاح کا ارادہ نہیں (ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عثمان رضہ نے فرمایا سوچکر بتاؤنگا دوبارہ پھر حضرت عمر رضہ نے عثمان کے سامنے نکاحِ حفصہ کی پیش کش کی تو عثمان رضہ نے کہا میرا ابھی نکاح کا ارادہ نہیں (اصابہ ص ۲۷۳ ج ۴) حضرت عمر رضہ غصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور دونوں کی شکایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حفصہ کی شادی عثمان سے بہتر شوہر سے ہوگی اور عثمان کی حفصہ سے بہتر عورت سے، چنانچہ ایسا ہی ہوا حفصہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نکاح کر لیا اور اپنی بیٹی ام کلثوم کی شادی حضرت عثمان سے کر دی پھر جب عمر رضہ کی صدیق اکبر رضہ سے ملاقات ہوئی تو صدیق اکبر رضہ نے فرمایا کہ عمر تم میری طرف سے دل میں کچھ مت رکھو کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حفصہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا اس لئے میں نے نکاح نہیں کیا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود حفصہ رضہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے میں نے آپ کا راز فاش کرنا نہیں چاہا کاش کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ سے نکاح نہ کرتے تو میں ضرور آپ کی عرض کو قبول کرتا

یعنی حفصہ سے نکاح کر لیتا (اصابہ ص ۲۷۳ ج ۴، استیعاب ص ۲۶۹، سیر اعلام النبلاء ص ۲۲۹ ج ۲)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ سے صحیح قول کے مطابق ۳ھ میں نکاح فرمایا اس وقت حضرت حفصہ بیس ۲۰ سال کی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۵۵ سال کے ہو چکے تھے (اصح السیر ص ۵۶۳)

س. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو کتنی طلاق دی تھی اور رجوع کس کے کہنے سے کیا تھا؟

ج. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو ایک طلاق رجعی دی تھی حضرت عمر رضہ کو جب معلوم ہوا تو سر پر مٹی ڈالتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حفصہ کے دو ماموں حذافہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون بھی روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے تھے انھوں نے آکر کہا کہ حفصہ بہت روزے رکھنے والی عورت ہے بہت زیادہ رات کو جاگنے والی، اللہ کی عبادت کرنیوالی عورت ہے اور یہ کہا کہ حفصہ جنت میں آپکی عورت ہوں گی تو جبریل کے کہنے سے میں نے رجوع کر لیا ہے (سیر اعلام النبلاء ص ۲۳۰ ج ۲) دوسری روایت میں یہ ہے کہ دوسرے دن میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور اللہ کا حکم پہنچایا کہ اللہ یہ حکم دیتا ہے کہ عمر پر رحم کرتے ہوئے حفصہ سے رجوع فرمائیں اس کے بعد حضرت عمر رضہ حفصہ کے پاس گئے وہ رو رہی تھیں حضرت عمر رضہ نے جاکر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو ایک طلاق دی تھی پھر میری وجہ سے رجعت فرمالی اگر دوسری مرتبہ تجھ کو طلاق دی تو میں تجھ سے ہمیشہ کے لئے کلام بند کر دوں گا یعنی تجھ سے بات نہ کروں گا (اخرجہ ابو یعلیٰ و رواہ ابو صالح، اصابہ ص ۲۷۳ ج ۴، سیر اعلام النبلاء ص ۲۳۰ ج ۲)

س۔ حضرت حفصہ رضہ کا انتقال کس ماہ کس سن اور کس جگہ ہوا نماز جنازہ کس نے پڑھائی کل عمر کتنی ہوئی؟

ج۔ حضرت حفصہ کا وصال ماہِ شعبان سنہ ۴۱ھ مدینہ میں ہوا نماز مروان والی مدینہ نے پڑھائی اور حضرت حفصہ کی کل عمر ساٹھ سال ہوئی (سیر اعلام النبلاء ص ۲۲۹/۲) اور دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت حفصہ کی وفات اس وقت ہوئی جبکہ حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی اور یہ بیعت جمادی الاولیٰ سنہ ۴۱ھ یا سنہ ۴۵ھ میں ہوئی (استیعاب ص ۲۷) تیسرا قول یہ ہے کہ سنہ ۲۷ھ میں ہوا مگر صاحب اصابہ نے ص ۲۴۴/۴ پر اس قول کو غلط کہا ہے اور وجہ یہ ذکر کی ہے کہ حفصہ کی وفات فتح افریقہ عام کے وقت ہوئی اور افریقہ کی فتح دو مرتبہ پیش آئی ایک مرتبہ حضرت عثمان رضہ کے دور خلافت سنہ ۲۷ھ میں، دوسری فتح امیر معاویہ کے زمانہ میں سنہ ۴۵ھ میں ہوئی اور حضرت حفصہ کا وصال فتح ثانی کے وقت ہوا

حضرت زینب بنت خزیمہ سے متعلق امور

س۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضہ کا پہلا نکاح کس سے ہوا؟

ج۔ ان کا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا تھا یہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے دوسرا قول علامہ ابن کلبی کا ہے کہ پہلے طفیل بن حارث بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں طفیل نے ان کو طلاق دیدی طفیل کے بعد اس کے بھائی عبیدہ بن الحارث نے ان سے نکاح کیا، عبیدہ غزوۂ بدر میں قتل کر دیا گیا (اصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۳۱۶/۴ واستیعاب ص ۳۱۳/۴ وسیر اعلام النبلاء ص ۲۱۸/۲ واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص ۴۶۶/۵

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضہ سے کس ماہ کس سن میں کتنے مہر پر نکاح کیا اور یہ آپ کے عقد میں کتنے ماہ رہی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت خزیمہ رضہ سے ماہ رمضان سنہ ۳ھ میں نکاح کیا اور یہ آپ کی زوجیت میں صرف ۲ یا ۳ ماہ رہکر وفات پاگئیں، دوسرا قول علامہ ابن کلبی کا ہے کہ آٹھ ماہ نکاح میں رہیں (اصابہ ص ۳۱۵/۴ و ص ۳۱۶/۴) اور علامہ واقدی کا کہنا ہے کہ جب زینب عدت گذار چکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۳ھ میں پانچسو روپے مہر پر زینب سے نکاح فرمایا پھر ۲ یا ۳ ماہ نکاح میں رہیں اور انتقال ہوگیا (زرقانی ص ۲۴۹/۳)

س۔ حضرت زینب کا انتقال کتنی عمر میں کس ماہ و سن میں ہوا کس جگہ دفن کی گئیں؟

ج۔ علامہ واقدی کا بیان ہے کہ زینب بنت خزیمہ کا انتقال تیس ۳۰ سال کی عمر میں ماہِ ربیع الاول سنہ ۴ھ میں ہوا اور جنت البقیع میں ان کو دفن کیا گیا اور نماز جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی (اصابہ ص ۳۱۶/۴ و زرقانی ص ۲۴۹/۳ و عیون الاثر ص ۳۰۳/۲)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضہ سے متعلق امور

س۔ حضرت ام سلمہ رضہ کے والدین کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضہ عنہا کے والد کا نام حذیفہ یا سہیل تھا اور والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر تھا (الاصابہ ص ۴۵۵/۴)

س۔ حضرت ام سلمہ رضہ کا نام اور سن پیدائش کیا تھا؟

ج۔ حضرت ام سلمہ رضہ کا نام صحیح قول کے مطابق ہند بنت ابی امیہ تھا اور یہ ابوجہل کے چچا کی لڑکی تھی، اور ان کی پیدائش سنہ ۳۱ میلاد النبی کو ہوئی (عمدۃ القاری ص ۲۴۳/۳)

س۔ ام سلمہ پہلے کس کے نکاح میں تھیں ان سے کتنی اور کیا اولاد ہوئیں اور ان کے شوہر کا انتقال کب ہوا؟

ج ۔ ان کے پہلے شوہر ان کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی تھے جو ابو سلمہ کنیت سے مشہور تھے ہند کے بطن سے ان کے چھ اولاد ہوئیں ۱ عمر ۲ سلمہ (یہ حبشہ میں پیدا ہوئے) ۳ زینب ۴ درہ ۵ محمد بن مسلمہ ۶ ام کلثوم بنت ابی سلمہ (اصح السیر ص ۵۸۱) اور صاحب اصابہ نے ص ۴۵۶/۴ پر اور صاحب سیر اعلام النبلاء نے ص ۲۰۶/۲ پر صرف چار کے نام ذکر کئے ہیں ۱ سلمہ ۲ عمر ، ۳ زینب ۴ درہ ، ابو سلمہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان کو غزوۂ احد میں زخم پہنچا اسی میں ان کا انتقال ہوا ۔ (الکامل فی التاریخ ص ۳۰۸/۲) اور علامہ واقدی کا بیان ہے کہ ابو سلمہ کا انتقال غزوۂ احد سے واپسی کے بعد ستائیس جمادی الاخری کو ہوا ، بنو امیہ کے کنویں سے آپ کو غسل دیا گیا اس کنویں کو پہلے عبیر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بسیرہ رکھا اس کے بعد جنازہ بنو امیہ سے مدینہ لایا گیا اور وہیں دفن کیا گیا ؟ (اصح السیر ص ۵۷۹)

س ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضہ کو پیغام نکاح دیا تو کیا عذر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کیا جواب دیا ؟

ج ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ رضہ کو پیغام نکاح دیا تو ام سلمہ نے چار اعذار بیان کئے (۱) مجھ میں غیرت کا مادہ ہے مقصد یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں اور بھی بیویاں ہیں اس لئے رشک اور اختلاف کا اندیشہ ہے ۔

(۲) دوم یہ کہ میری عمر زیادہ ہے ۳ سوم یہ کہ میں بچوں والی عورت ہوں (۴) یہ کہ میرا کوئی ولی نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعذار سنکر فرمایا کہ میں اللہ سے دعا کروں گا خدا تمہاری غیرت کو دور کر دیگا ، بچوں کے متعلق فرمایا کہ ان کی نگرانی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ہوگی یا یہ فرمایا تمہارے بچے میرے ہی بچے ہوں گے ، عمر کے بارے میں فرمایا کہ میری عمر تم سے

زیادہ ہے اور ولی کے بارے میں فرمایا کہ تمہارا کوئی ولی اس نکاح کو ناپسند نہ کرے گا اس کے بعد ام سلمہ راضی ہوگئی اور نکاح ہوگیا (الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۴۵۶/۴ ، اصح السیر ص ۵۷۹ ، سیر اعلام النبلاء ص ۲۰۵)

س ۔ حضرت ام سلمہ رضہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس ماہ کس سن میں کتنے مہر پر ہوا اور ولی کون بنا ؟

ج ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضہ سے ماہ شوال کے ختم پر سنہ ۴ھ غزوۂ احزاب سے پہلے نکاح کیا (الکامل فی التاریخ ص ۳۰۵) حضرت انس رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر میں کچھ سامان دیا جسکی قیمت دس درہم تھی اور ابن اسحق سے مروی ہے کہ ایک بستر بھی دیا جسمیں بجائے روئی کے کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک رکابی ایک پیالہ اور ایک چکی تھی (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۰۶/۳) اور ان کے سابق شوہر کے لڑکے حضرت سلمہ ولی نکاح بنے (اصابہ ج ۴ ص ۴۵۹)

س ۔ حضرت ام سلمہ رضہ کا انتقال کس ماہ و سن میں ہوا اور نماز جنازہ کس نے پڑھائی قبر میں کس نے اتارا مدفن کس جگہ ہے ؟

ج ۔ علامہ واقدی کے بیان کے مطابق ام سلمہ کا انتقال ماہ شوال سنہ ۵۹ھ میں ہوا (اصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۴۵۹/۴) —— دوسرا قول یہ ہے کہ ابن حبان نے کہا ہے کہ ام سلمہ کا انتقال حضرت حسین بن علی رضہ کی شہادت کے بعد ہوا اور شہادت حسین سنہ ۶۱ھ میں ہوئی (الکامل فی التاریخ ص ۳۰۸/۲) اور امام نووی کہتے ہیں کہ ابو عمر بن عبد اللہ اور ابو بکر بن خثیمہ نے لکھا ہے کہ ام سلمہ کی وفات یزید کے انتقال کے بعد ہوئی یا یزید کے زمانہ خلافت میں ہوئی اور یزید کی خلافت سنہ ۶۰ھ کے اواخر میں ہوئی چوتھا قول یہ ہے کہ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ام سلمہ کا انتقال سنہ ۶۲ھ میں ہوا حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ ص ۴۴۳/۴ اور تقریب التہذیب

میں اسی قول کو راجح قرار دیا ہے اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ۵۸ھ کا قول کیا ہے اور محارب بن دثار اور ابن عبد البر نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ نے وصیت کی تھی کہ میری نماز جنازہ سعید بن زید پڑھائیں گے مگر حضرت سعید کی زندگی نے وفا نہ کی حضرت ام سلمہ سے پہلے ہی ۵۰ھ یا ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں پیام اجل آپہونچا اس وقت والی مدینہ مروان تھا حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس میں کوئی تباعد نہیں ممکن ہے حضرت ام سلمہ نے بیماری میں یہ وصیت کی ہو پھر صحت یاب ہوگئی ہوں اس لئے سعید کا انتقال پہلے ہی ہوگیا اور نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے پڑھائی۔ شوہر سابق کے دونوں بیٹوں عمر اور سلمہ اور عبد اللہ بن عبد اللہ ابن ابی امیہ اور عبد اللہ بن وہب بن زمعہ ان حضرات نے قبر میں اتارا (اصابہ ص۴۲۴ ص۴۶۰ ، اسماء رجال مشکوٰۃ ص۵۹۹ ، سیر اعلام النبلاء ص۲۰۸/۲) اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا (اصح السیر ص۵۷۹ ، استیعاب علی الاصابہ ص۴۲۲/۴ ، الاصابہ ص۴۶۰)

س. ازواج مطہرات میں سب سے بعد میں کس کی وفات ہوئی؟

ج. ازواج مطہرات میں سب سے بعد میں حضرت ام سلمہ کی وفات ہوئی (اصابہ ص۴۶۰/۴)

ام المؤمنین حضرت زینب رضؓ بنت جحش سے متعلق امور

س. حضرت زینب بنت جحش رضؓ کے والدین کا نام کیا ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ میں کیا لگتی تھیں؟

ج. والد کا نام جحش اور والدہ کا نام امیمہ جو عبد المطلب کی لڑکی تھی تو حضرت زینب رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں (البدایہ والنہایہ ص۱۴۶/۴ ، سیر اعلام النبلاء ص۲۱۱/۲ ، استیعاب علی الاصابہ ص۳۱۴/۴)

س. حضرت زینب بنت جحش رضؓ کا پہلا عقد کس سے کتنے مہر پر ہوا اور اس کے نکاح میں کتنے عرصہ تک رہیں؟

ج. حضرت زینب کا پہلا عقد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ سے دس دینار اور ساٹھ درہم پر ہوا تھا ان کے نکاح میں یہ تقریباً ایک سال یا اس سے کچھ زیادہ زمانہ رہیں (البدایہ ص۱۴۵/۴ ، استیعاب ص۳۱۴/۴ واصابہ ص۳۱۳/۴)

س. حضرت زینب رضؓ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس عمر کس ماہ اور کس سن میں اور کتنے مہر پر ہوا اور ولیمہ میں کیا کھانا کھلایا گیا؟

ج. حضرت زینب کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۳۵ سال کی عمر میں دوسرا قول ۲۵ سال کا ہے ماہ ذی قعدہ ۵ھ میں ہوا قالہٗ قتادہ، ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ ۳ھ میں ہوا اور حافظ ابن سید الناس نے کہا کہ زینب کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۴ھ میں ہوا اور چار سو درہم مہر مقرر ہوا (استیعاب ص۳۱۴/۴ ، سیر اعلام النبلاء ص۲۱۲ ، اصابہ ص۳۱۳ ، البدایہ والنہایہ ص۱۴۸ ، سیرۃ المصطفیٰ ص۳۱۷ ، اصح السیر ص۵۸۶) اور بخاری شریف میں ہے کہ آپ نے ولیمہ میں ایک بکری ذبح کرائی اور صحابہ کو گوشت روٹی کھلائی جتنے اہتمام سے ولیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کے نکاح میں کیا اتنا اہتمام کسی دوسری بیوی کے نکاح میں نہ فرمایا (سیرۃ المصطفیٰ ص۳۱۸/۳)

س. حضرت زینب کا نام پہلے کیا تھا اور زینب کس نے اور کس وقت رکھا اور ان کا لقب کیا تھا؟

ج. جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اللہ نے آسمان پر کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے پاس پہنچے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے

حضرت زینب نے اپنا نام برہ بتلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر زینب رکھا اور ان کا لقب بوجہ کثرت سے خیرات کرنے کے ام المساکین تھا۔

(سیر اعلام النبلاء ص۲۱۷/۲، البدایہ ص۱۴۶/۴، اسد الغابہ ص۴۶۴/۵)

س۔ حضرت زینب کا انتقال کہاں کس سن میں ہوا اور نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کہاں تدفین ہوئی؟

ج۔ حضرت زینب کا انتقال مدینہ میں سنہ ۲۰ھ میں ہوا (سیر اعلام النبلاء ص۲۱۲/۲ البدایہ والنہایہ ص۱۴۸/۴) دوسرا قول یہ ہے کہ سنہ ۲۱ھ میں بعمر ۵۳ سال انتقال ہوا (اسماء رجال مشکوۃ شریف ص۵۹۶) تیسرا قول اصابہ فی تمیز الصحابہ ص۳۱۴/۴ پر ہے کہ حضرت زینب کا انتقال سنہ ۲۰ھ بعمر پچاس سال ہوا، نماز جنازہ حضرت عمر رض نے پڑھائی جس میں چار تکبیریں کہیں اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا (البدایہ والنہایہ ص۱۴۸/۴، سیر اعلام النبلاء ص۲۱۲/۲)

س۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں آپ کے وصال کے بعد سب سے پہلے کس کا وصال ہوا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی یہ پیشین گوئی فرمادی تھی کہ میری وفات کے بعد مجھ سے میری وہ بیوی ملے گی جس کے ہاتھ لانبے ہونگے یا تو اس طول ید سے کثرت سے صدقہ کرنیوالی مراد ہے یا واقعۃً ہاتھوں کا لنبا ہونا مراد ہے دونوں اعتبار سے زینب رض سب ازواج میں فائق تھی چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تو ہم سب ازواج نے اپنے ہاتھوں کو ناپا تو سب سے بڑے ہاتھ حضرت زینب بنت جحش رض کے تھے الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سب سے پہلے ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب رض کا انتقال ہوا تھا (اسد الغابہ ج۵ صفحہ ۴۶۲)

س۔ حضرت زینب کے انتقال کے بعد ان کا مکان کس نے کتنے میں خرید اور کیوں؟

ج۔ حضرت عثمان عبد اللہ الجحشی بیان کرتے ہیں کہ ولید والیِ مدینہ نے حضرت زینب کا مکان پچاس ہزار درہم میں خرید کر مسجد نبوی کی توسیع میں شامل کرایا

(سیر اعلام النبلاء ص۲۱۸/۲)

ام المؤمنین حضرت جویریہ رض سے متعلق امور

س۔ حضرت جویریہ رض کا سن پیدائش کیا ہے، والد کا نام کیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کس کے نکاح میں تھیں؟

ج۔ حضرت جویریہ رض سنہ ۳۸ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئیں ان کے والد کا نام حارث بن ضرار تھا جو قبیلہ بنو مصطلق کے سردار تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے اپنے چچا کے لڑکے مسافع بن صفوان کے نکاح میں تھیں جو غزوۂ مریسیع (بنو مصطلق) میں مقتول ہوا دوسرا قول یہ ہے کہ مالک بن صفوان مصطلقی کے نکاح میں تھیں ان سے ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی (اصابہ ص۲۶۵، الکامل فی التاریخ ص۳۰۸)

س۔ حضرت جویریہ رض کس غزوہ میں قید ہو کر آئیں اور کس مسلمان کے حصہ میں آئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کیسے آئیں قبیلہ والوں کو ان سے کیا فائدہ ہوا

ج۔ حضرت جویریہ رض غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنو مصطلق میں قید ہو کر آئیں جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو حضرت جویریہ حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں حضرت ثابت بن قیس نے انھیں مکاتبہ بنادیا یعنی یہ کہدیا کہ اتنا مال اتنی رقم ادا کردو تو تم آزاد ہو جاؤ گی حضرت جویریہ رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے مولیٰ نے مجھ کو مکاتب بنادیا آپ میری

اس سلسلہ میں مدد کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزادی کی قیمت ادا کرکے ان سے شادی کرلی جویریہ کے قبیلے کے دوسرے سو افراد بھی صحابہ کی قید میں تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ سے شادی کرلی اور اسکا علم صحابہ کو ہوا تو تمام صحابہ نے ان سو افراد کو آزاد کردیا صرف اسوجہ سے کہ اب یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی بن گئے گویا کہ جویریہ کے زوجیت رسول میں آنیسے ان کو یہ فائدہ ہوا (اصابہ ص ۲۵۶/۴، استیعاب علی الاصابہ ص ۲۶۰/۴ حاشیہ سیر اعلام النبلاء ص ۲۶۳/۲)

س۔ حضرت جویریہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس سن میں کتنی عمر میں کتنے مہر پر ہوا ان کا پہلے کیا نام تھا جویریہ نام کس نے رکھا ؟

ج۔ صاحب استیعاب ص ۲۶۰/۴ پر لکھتے ہیں کہ جویریہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ۵ھ میں آئیں، صاحب اعلام النبلاء نے ص ۲۶۳/۲ پر لکھا ہے کہ نکاح نبوی کے وقت ان کی عمر بیس سال تھی ان کا مہر چارسو درہم متعین ہوا یہ ان کی آزادی کی قیمت تھی گویا آزادی کی قیمت مہر میں متعین ہوئی (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۳۹/۳) دوسرا قول یہ ہے کہ جویریہ کا مہر بنو مصطلق کے ہر غلام کی آزادی ٹھہرا (سیر اعلام النبلاء ص ۲۶۳) اور ان کا پہلا نام برہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھا (اصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۲۶۵/۴)

س۔ حضرت جویریہ رضہ کا انتقال کس ماہ کس سن اور کتنی عمر میں ہوا اور نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

ج۔ حضرت جویریہ رضہ کا انتقال ۵۰ھ میں ہوا دوسرا قول یہ ہے کہ علامہ واقدی فرماتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول ۵۶ھ میں انتقال ہوا، انکی عمر ۶۵ سال کی تھی اور مروان نے نماز جنازہ پڑھائی (اصابہ ص ۲۶۶/۴)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضہ سے متعلق امور

س۔ حضرت ام حبیبہ رضہ کے والدین کا نام کیا تھا، ام حبیبہ کی پیدائش کب ہوئی، ان کا اصل نام کیا تھا؟

ج۔ والد کا نام صخر تھا ابوسفیان کنیت سے مشہور تھے اور والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھا یہ حضرت عثمان بن عفان کی پھوپھی لگتی ہیں تو ام حبیبہ عثمان کی پھوپھی زاد بہن تھیں ان کی پیدائش سنہ ۲۳ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نبوت ملنے سے سترہ سال پہلے ہوئی ان کا اصل نام رملہ تھا (استیعاب ص ۳۰۴، اصابہ ص ۳۰۵/۴)

س۔ ام حبیبہ کے سابق شوہر کون تھے ان سے کیا اولاد ہوئی اور ان کے شوہر کا کہاں انتقال ہوا ؟

ج۔ ان کے سابق شوہر عبید اللہ[عہ] بن جحش تھے یہ دونوں میاں بیوی اسلام کی دولت سے مشرف ہوکر حبشہ ہجرت کرکے گئے ان کے شوہر نصرانی ہوگئے ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں ان کے شوہر نصرانیت پر انتقال کرگئے ان سے ام حبیبہ کے ایک لڑکی ہوئی جس کے نام پر ام حبیبہ کی کنیت ہوئی (اصابہ ص ۳۰۵/۴)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح ام حبیبہ کے پاس کون لیکر گیا وکیل کون بنا اور کیا انعام دیا ؟

ج۔ جب ام حبیبہ کی عدت پوری ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو[عہ] بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ اگر ام حبیبہ مجھ سے نکاح کرنا چاہے تو تم بطور وکیل نکاح پڑھوا کر میرے پاس بھیجدو شاہ حبشہ اصحمہ نے اپنی باندی ابرھہ کو

عہ ان کا نام تصغیر کے ساتھ ہے اور عبداللہ بن جحش ان کے بھائی تھے جن کا انتقال غزوۂ احد میں ہوگیا تھا لہذا ام حبیبہ رضہ کے پہلے شوہر کا نام عبداللہ نہیں ہے جیسا کہ بعض کتابوں میں غلطی سے لکھ دیا ہے (حاشیہ سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۴۰/۳)

عہ صاحب سیر اعلام النبلاء نے ص ۲۳۰/۲ پر لکھا ہے کہ ابوجعفر باقر کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس ام حبیبہ کیلئے پیغام نکاح اور چارسو دینار دیکر بھیجا ۱۲

ام حبیبہ کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک والا نامہ اس مضمون کا یعنی پیام نکاح کا آیا ہے اگر تم کو منظور ہو تو اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنا دو ام حبیبہ نے اس پیام کو منظور کیا اور خالد بن سعید بن العاص اموی (جو اُن کے ماموں تھے) کو اپنا وکیل مقرر کیا اور اس بشارت اور خوشخبری کے انعام میں ہاتھوں کے دونوں کنگن اور پیروں کی پازیب اور انگلیوں کے چھلے جو سب نقرئی تھے ابرہہ شاہ حبشہ کی باندی کو دیدئے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۴۱/۳ اور الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۳۰۵/۴ پر صرف دو کنگنوں کا ذکر ہے، جب ام حبیبہ کے پاس مہر پہنچا تو ام حبیبہ نے ابرھہ باندی کو بلوایا اور اس مہر میں سے پچاس دینار دینا چاہے باندی نے سابقہ زیور والا انعام بھی ان پچاس دینار کے ساتھ یہ کہکر واپس کر دیا کہ مجھ کو بادشاہ نے لینے سے منع کیا ہے (اصابہ ص ۳۰۶/۴)

س. ام حبیبہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس نے کس سن میں کتنے مہر پر پڑھایا اور ولیمہ میں کیا کھانا کھلایا مدینہ کون لیکر آیا اور ان کی عمر کیا تھی؟

ج۔ ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ رضؓ کی شادی ۶ھ میں ہوئی نکاح کس نے پڑھایا اس میں اختلاف ہے ۱ حضرت عثمان رضؓ نے مدینہ میں اسوقت پڑھایا جبکہ ام حبیبہ حبشہ سے مدینہ آگئی تھیں، ممکن ہے عثمان رضؓ نے نکاح حبشہ کی مدینہ میں تجدید کی ہو کیونکہ حضرت عثمان رضؓ نے ولیمہ بھی کیا تھا گوشت کے ثرید کا (استیعاب ص ۳۰۴) اور اصابہ ص ۳۰۶/۴ پر ہے کہ گوشت کھلایا ۲ شاہ حبشہ نے پڑھایا صاحب استیعاب ص ۳۰۴ پر اس قول کو اصح کہا ہے ۳ نجاشی نے حضرت جعفر اور تمام مسلمانوں کو جمع کر کے خود خطبہ و نکاح پڑھایا اور چار سو دینار مہر اپنی طرف سے متعین کیا اور اسی وقت نجاشی نے چار سو دینار اپنے پاس سے

خالد بن سعید کے حوالہ کر دئے[۵] جو ام حبیبہ کے وکیل تھے اور ماموں بھی تھے، صاحب سیر اعلام النبلاء نے ص ۲۲۰ پر تحریر کیا ہے کہ ولی نکاح ام حبیبہ حضرت عثمان بن عفان رضؓ تھے ۳ خالد بن سعید نے خطبہ پڑھا تقریر کی جس کا خلاصہ حمد و صلاۃ کے بعد یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کو قبول کیا اور آپ سے ام حبیبہ کا نکاح کر دیا اللہ مبارک فرمائے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۴۱/۳ تا ص ۳۴۲/۳) اور صاحب استیعاب علی الاصابہ نے ص ۳۰۴ پر اس اختلاف کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ممکن ہے پیغام دینے والے نجاشی شاہ حبشہ ہوں اور عقد کرنے والے عثمان ہوں اور صاحب اصابہ نے ص ۳۰۶/۴ پر تحریر کیا ہے کہ ابن حزم کا اس بات پر جزم ہے کہ نکاح حبشہ میں ہوا اسی کو ابو الحسن بن الاثیر نے اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ اہل سیر کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور سیر اعلام النبلاء کے ص ۲۲۱/۲ پر ہے کہ حبشہ میں نکاح عثمان رضؓ نے پڑھایا، الغرض جب شاہ حبشہ اصحمہ نجاشی کے دربار میں نکاح ہو چکا تو لوگوں نے اٹھنے کا ارادہ کیا نجاشی نے کہا ابھی بیٹھئے، حضرات انبیاء کی سنت یہ ہے کہ نکاح کے بعد ولیمہ بھی ہونا چاہئے چنانچہ کھانا آیا اور دعوت سے فارغ ہو کر سب رخصت ہوئے (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۴۳/۳) ام حبیبہ رضؓ کا کل جہیز نجاشی نے دیا ام حبیبہ کو مدینہ شرحبیل بن حسنہ لیکر آئے دوسرا قول یہ ہے کہ عمرو بن امیہ ضمری لیکر آئے، نکاح کے وقت حضرت ام حبیبہ رضؓ کی عمر ۳۷ سینتیس سال تھی (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۴۴/۴)

س۔ حضرت ام حبیبہ رضؓ کا انتقال کس سن میں کتنی عمر میں کس کی زمانۂ خلافت میں ہوا؟

ج۔ ام حبیبہ رضؓ کا انتقال ۴۴ھ میں ہوا (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۰۶) اور صاحب سیر اعلام النبلاء نے ص ۲۲۲/۲ پر لکھا ہے کہ ام حبیبہ کا انتقال ۴۲ھ میں زمانۂ خلافت

---

[۵] سعید نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ دو سو ۲۰۰ دینار مہر متعین ہوا اور زہری نے عروہ سے نقل کیا ہے کہ چار ہزار درہم مہر تھا (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۰۳/۴ و ص ۳۰۵/۴)

حضرت امیر معاویہ رضؓ میں ہوا (کذا فی الاصابہ صفحہ ۳۰۰) تیسرا قول یہ ہے کہ ام حبیبہ رضؓ کی وفات معاویہ رضؓ سے ایک سال پہلے ہو گئی تھی (سیر اعلام النبلاء صفحہ ۲۲۲ پر تینوں اقوال درج ہیں) اور ان کی عمر انتقال کے وقت ۷۴ سال تھی (سیرۃ المصطفیٰ صفحہ ۳۴۴/۳)

ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب
سے متعلق امور

س۔ حضرت صفیہ رضؓ کے والدین کے نام کیا کیا تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور ان سے کیا اولاد ہوئی؟

ج۔ والد کا نام حیی بن اخطب تھا جو قبیلہ بنو نضیر کا سردار تھا والدہ کا نام ضرہ تھا، پہلا نکاح سلام بن مشکم قرظی سے ہوا تھا اس کے طلاق دینے کے بعد کنانہ ابن ابی الحقیق سے نکاح ہوا اور کنانہ غزوۂ خیبر میں مارا گیا (اصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۳۴۶/۴) اور صاحب استیعاب نے صفحہ ۳۴۹/۴ پر ان کی والدہ کا نام برّہ بنت سموأل لکھا ہے اور صاحب اصح السیر نے صفحہ ۶۰۲ پر لکھا ہے کہ ان کے شوہر کنانہ بن ابی الحقیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے غزوۂ خیبر میں محمد بن مسلمہ نے قتل کر دیا تھا

س۔ حضرت صفیہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کس سن میں کس عمر میں آئیں مدینہ میں کس کے گھر ان کو اتارا گیا شب زفاف کس جگہ ہوئی ولیمہ میں کیا کھلایا گیا؟

ج۔ صاحب استیعاب علی الاصابہ نے صفحہ ۳۴۹ پر تحریر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضؓ سے ۷ھ میں شادی کی اور شب زفاف مقام صہبار میں ہوئی جو خیبر سے ایک برید یعنی بارہ میل کے فاصلہ پر تھا (اصابہ صفحہ ۳۴۷) صفیہ رضؓ کی عمر زوجیت میں آنے کے وقت ۱۷ برس سے کم تھی (اصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۳۴۸) اور مدینہ میں حارثہ بن نعمان کے گھر ان کو اتارا گیا (اصابہ صفحہ ۳۴۷/۴) اور مقام صہبار ہی میں ولیمہ ہوا اس طرح اور اس شان سے کہ چمڑے کا ایک دستر خوان تھا وہ بچھایا گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضؓ سے فرمایا کہ اعلان کر دو جس کے پاس جو کچھ سامان کھانے کا جمع ہو لے کر آ جائے کوئی کھجور لایا کوئی پنیر اور کوئی ستو لایا اور کوئی گھی جب اسطرح بہت سامان جمع ہو گیا تو سب نے مل کر کھایا۔ (سیرۃ المصطفیٰ صفحہ ۳۱۵/۳) اور استیعاب صفحہ ۳۴۷ پر ہے کہ کھجور اور ستو ولیمہ میں کھلایا اور زرقانی صفحہ ۲۵۷/۳ پر ہے کہ مقام صہبار میں آپنے تین روز قیام کیا۔ اصابہ صفحہ ۳۴۷ پر ہے کہ ایک چبوترہ پر کھجوریں ڈال دی گئیں اور کہا گیا کہ کداُد یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ ہے، بخاری شریف کتاب الاطعمہ صفحہ ۸۱۱/۲ میں ہے حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ سے نکاح کیا اور لوگوں کو دعوتِ ولیمہ میں بلایا آپنے سفرہ (چمڑے کا دستر خوان بچھانے کا حکم دیا وہ بچھا دیا گیا اسپر چھوارے اور گھی اور پنیر وغیرہ رکھے گئے دوسری روایت میں حیس کا ذکر ہے جو چھوارے گھی اور پنیر سے بنا ہوا ایک کھانا ہوتا ہے وہ لوگوں کے سامنے سفرہ پر رکھا گیا ——

س۔ حضرت صفیہ رضؓ کو مال غنیمت میں سے پہلے کس صحابی نے لے لیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کو صفیہ کے بدلہ میں کیا دیا؟

ج۔ جب خیبر فتح ہو گیا اور مال غنیمت صحابہ نے اکٹھا کر لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت دحیہ کلبی رضؓ باندی لینے آئے آپ نے فرمایا لے لو تو انھوں نے حضرت صفیہ بنت حیی کو لے لیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ یہ صفیہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے سردار کی بیٹی ہے یہ تو آپ کے لائق ہے تو آپ نے دحیہ رضؓ کو مع صفیہ رضؓ کے بلوایا اور ان سے کہا کہ تم دوسری باندی لے لو اور صفیہ کو اپنے لئے رکھ لیا۔ دوسرا قول امام شافعی کی کتاب الام میں علامہ واقدی کے واسطے

سے روایت ہے کہ دحیہ کلبی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سابق شوہر کنانہ بن ربیع کی بہن دیدی (اصح السیر ص۶۰۲) اور صحیح مسلم شریف میں ہے کہ صفیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی سے سات انسانوں کے بدلہ خریدا علامہ زرقانی رح نے کہا ہے کہ یہ خریدنا مجازاً کہا گیا (کذافی الاستیعاب ص۳۴۷ ج۴ و سیر اعلام النبلاء ج۲ ص۲۳۲)

س۔ حضرت صفیہ بنت حیی کا انتقال کس ماہ کس سن اور کس کے زمانۂ خلافت میں ہوا اور مدفن کہاں ہوا؟

ج۔ حضرت صفیہ کا انتقال ماہ رمضان سنہ۵۰ھ زمانہ امیر معاویہ میں ہوا (استیعاب علی الاصابہ ج۴ ص۳۴۹) دوسرا قول یہ ہے کہ صفیہ کا انتقال سنہ۵۲ھ میں امیر معاویہ رض کے زمانہ خلافت میں ہوا ۳ تیسرا قول سنہ۳۶ھ کا ہے یہ ابن حبان کا ہے اور ابن مندہ نے اس پر جزم کیا ہے مگر علامہ ابن حجر نے اصابہ ص۳۴۸ ج۴ پر اس قول کو غلط قرار دیا ہے کیونکہ سنہ۳۶ھ میں علی بن حسین پیدا ہی نہیں ہوئے تھے حالانکہ صحیحین میں ان کی روایت صفیہ سے ثابت ہے واللہ اعلم، علامہ ابن حجر نے سنہ۵۰ھ والے قول کو اقرب الی الصواب کہا ہے (اصابہ ص۳۴۸ ج۴) اور حضرت صفیہ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا (سیر اعلام ج۲ ص۲۳۸)

حضرت میمونہ بنت حارث رض سے متعلق امور

س۔ حضرت میمونہ رض کس سن میں پیدا ہوئیں ان کا پہلا نام کیا تھا اور پہلے کس کے نکاح میں تھیں؟

ج۔ حضرت میمونہ رض بنت حارث سنہ۲۵ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئیں ان کا پیدائشی نام برّہ تھا سابق نکاح مسعود ثقفی سے ہوا تھا اس کے بعد ان کا نکاح ابو رہم بن عبد العزیٰ سے ہوا (سیر اعلام النبلاء ص۲۳۹) اور اصابہ کے ص۴۱۱ ج۴ پر ہے کہ پہلا نکاح ابو رہم بن عبد العزیٰ سے ہوا ۲ دوسرا قول یہ ہے

کہ سنجرہ بن ابی رہم سے ہوا ۳ تیسرا قول یہ ہے کہ پہلا نکاح حویطب بن عبد العزیٰ سے ہوا تھا ۴ چوتھا قول یہ ہے کہ فروہ سے ہوا تھا اور فروہ حویطب کا بھائی تھا

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رض سے کس ماہ کس سنہ میں کتنے مہر پر نکاح کیا پیغام نکاح لیکر کس کو بھیجا اور ولی کس کو بنایا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح حضرت جعفر رض کو دیکر بھیجا انھوں نے حضرت عباس رض سے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میمونہ رض کی شادی کرادی ۲ دوسرا قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شوال دوسرا قول ماہ ذیقعدہ سنہ۷ھ حالت احرام میں بعوض پانچسو درہم مہر حضرت عباس رض کو ولی نکاح بناکر میمونہ رض سے نکاح فرمایا (اصابہ ص۴۱۱ ج۴ و ص۴۱۲ ج۴ و ص۴۱۳ ج۴) اور شب زفاف مقام سرف میں ہوئی (سیر اعلام النبلاء ص۲۳۹ ج۲) دوسرا قول یہ ہے کہ میمونہ کے گھر ہی میں شب زفاف ہوئی ۳ تیسرا قول یہ ہے کہ احرام سے حلال ہونے کے بعد مقام تنعیم میں شب زفاف ہوا (اصابہ فی تمییز الصحابہ ص۴۱۳ ج۴)

س۔ حضرت میمونہ رض کا انتقال کس سن میں کس جگہ ہوا نماز کسنے پڑھائی قبر میں کس کس نے اتارا؟ عمر کتنی ہوئی؟

ج۔ انتقال کس سن میں ہوا اس سلسلہ کی روایات میں کافی اختلاف ہے ۱ ایک قول یہ ہے کہ سنہ۴۹ھ میں ہوا یعقوب بن سفیان نے اسی قول پر جزم نقل کیا ہے ۲ دوسرا قول سنہ۵۱ھ کا ہے ۳ تیسرا قول سنہ۶۱ھ کا ہے ۴ چوتھا قول سنہ۶۲ھ کا ہے ۵ پانچواں قول سنہ۶۳ھ کا ہے ۶ چھٹا قول سنہ۶۶ھ کا ہے مگر علامہ ابن حجر نے سنہ۵۱ھ والے قول کو بالکل صحیح قرار دیکر دیگر اقوال کو غیر صحیح کہا ہے (اصابہ ص۴۱۳) اور انتقال مقام سرف میں ہی ہوا یہی وہ مقام ہے جس جگہ شب زفاف ہوئی تھی اور سیر اعلام النبلاء کے ص۲۴۵ ج۲ پر ہے کہ میمونہ رض کا انتقال زمانۂ خلافت یزید سنہ۶۱ھ

میں بعمر ۸۰ سال ہوا حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عبداللہ بن عباس، یزید بن الاصم، عبداللہ بن شداد اور عبیداللہ خولانی ان چاروں حضرات نے قبر میں اتارا (استیعاب علی الاصابہ ص ۴/۴۰۶)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں کس عورت سے شادی کی اور میمونہؓ کس کے بعد نکاح میں آئیں؟

ج۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیوی حضرت میمونہ بنت حارث رضؓ تھیں جن کے بعد آپؐ نے پھر کسی اور سے نکاح نہیں فرمایا (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳/۳۴۵) اور صاحب اصابہ نے ص ۴/۴۱۲ پر تحریر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی کے بعد میمونہ سے شادی کی۔

بناتِ مطہرات کا ذکر
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی کون سی ہیں ان کی پیدائش کس سن میں ہوئی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب ہیں جن کی ولادت باتفاقِ اہلِ سیر ۳۰ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۱۱، اصابہ ص ۴/۳۱۲، اصح السیر ص ۱۱، مدارج النبوۃ ص ۷۸، اسد الغابہ ص ۵/۴۶۶)

س۔ حضرت زینب رضؓ کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

ج۔ حضرت زینب کی شادی حضرت ابو العاصؓ سے ہوئی تھی یہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ کے بیٹے تھے یعنی زینب کے خالہ زاد بھائی لگتے تھے ان کے نام میں اہلِ سیر کا اختلاف ہے سب سے صحیح قول جس کو اکثر حضرات نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ

ابو العاص کا نام لقیط تھا (اصابہ ص ۴/۱۲۱)

س۔ حضرت ابو العاص کس مہینہ اور کس سن میں اسلام لائے؟

ج۔ حضرت ابو العاص ماہِ محرم ۷ھ میں مشرف باسلام ہوئے (اصابہ ص ۴/۳۱۲)

س۔ حضرت ابو العاص کی حضرت زینب رضؓ سے کتنی اولاد ہوئی؟

ج۔ حضرت زینب کے ابو العاص سے دو اولاد ہوئیں ایک لڑکا جس کا نام علی تھا جو حد بلوغیت سے پہلے ہی انتقال کر گیا تھا دوسری لڑکی جس کا نام امامہ تھا۔ (اسد الغابہ ص ۵/۴۶۷)

س۔ حضرت امامہ بنت زینب کا نکاح کس کس سے ہوا نکاح کس نے پڑھایا اولاد کتنی ہوئی؟

ج۔ حضرت امامہ کا نکاح اولاً حضرت علی رضؓ سے ہوا تھا جو حضرت زبیر بن العوام نے پڑھایا تھا حضرت علی نے اپنے مرض وفات کے وقت مغیرہ کو کہا تھا کہ تم میری وفات کے بعد امامہ سے شادی کر لینا چنانچہ مغیرہ نے ایسا ہی کیا اور یہ نکاح حضرت حسن رضؓ نے پڑھایا مگر مغیرہ کی امامہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی (استیعاب علی الاصابہ ص ۴/۲۴۶) دوسرا قول یہ ہے کہ مغیرہ سے امامہ کے ایک لڑکا ہوا جس کا نام یحییٰ تھا اسی نام سے مغیرہ کی کنیت ابو یحییٰ تھی (اصابہ ص ۴/۲۴۷) اور دارقطنی نے کہا ہے کہ حضرت علی رضؓ کی وفات کے بعد امامہ کا نکاح ابو الھیاج بن ابی سفیان سے ہوا تھا (اصابہ ص ۴/۲۴۷)

س۔ حضرت زینب رضؓ کی وفات کس سن میں ہوئی غسل کس نے دیا کفن کس کے کپڑے کا بنایا گیا اور دفن کس نے کیا؟

ج۔ حضرت زینب رضؓ کی وفات ۸ھ کے اوائل میں ہوئی حضرت ام عطیہ، سودہ بنت زمعہ، ام سلمہ اور ام ایمن ان چاروں نے غسل دیا ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند بھیجا کہ ان کو کفن دو جو جسم سے پیوست ہو

تجہیز و تکفین کے بعد نماز ہوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو قبر میں اتارا (مدارج النبوۃ ص ۸۲/ج ۲) اس حدیث سے صالحین کے تبرکات سے برکت حاصل کرنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے (مدارج النبوۃ ص ۸۲/ج ۲)

حضرت رقیہ بنت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

س۔ حضرت رقیہ رض کی ولادت کس سن میں ہوئی اور شادی کس سے ہوئی؟

ج۔ حضرت رقیہ حضرت زینب کی ولادت کے تین سال بعد پیدا ہوئیں یعنی ۳۳ سنہ میلاد النبی میں پیدا ہوئیں اور سیدہ رقیہ کی شادی بعثت نبوی سے پہلے ابولہب کے لڑکے عتبہ سے ہوئی صرف نکاح ہوا تھا رخصتی نہیں ہوئی تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ الآیۃ نازل ہوئی تو ابولہب نے بیٹے کو کہا کہ تمہارے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا سونا سب حرام ہے جب تک کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو طلاق نہ دیدو عتبہ نے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور رقیہ رض کو طلاق دیدی اس کے بعد حضرت رقیہ رض کی شادی حضرت عثمان رض سے ہوئی (اصابہ ص ۳۰۴/ج ۴)

س۔ حضرت رقیہ رض کے حضرت عثمان رض سے کتنی اولاد ہوئی وہ اولاد کتنے سال زندہ رہی کس مرض میں انتقال ہوا؟

ج۔ حضرت رقیہ رض کے عثمان رض سے ایک لڑکا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا تھا جب اس بچہ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو مرغ نے آنکھ میں چونچ ماردی جس سے چہرہ پر ورم آگیا تھا اسی مرض میں ماہ جمادی الاولیٰ ۴ھ مدینہ میں وفات ہوگئی (اسد الغابۃ ص ۴۵۶/ج ۵، استیعاب علی الاصابہ ص ۳۰۰/ج ۴، سیر اعلام النبلاء ص ۲۵۱)

س۔ حضرت رقیہ رض کا انتقال کب اور کس مرض میں ہوا؟

صحیح قول کے مطابق حضرت رقیہ کے جسم پر سوزش کے آبلے پڑ گئے تھے اسی مرض میں واقعۂ بدر کے وقت مبتلا تھیں بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رض حضرت رقیہ رض کی تیمارداری کی وجہ سے غزوۂ بدر میں بھی شریک نہ ہوسکے حتی کہ اسی مرض میں بدر کے دنوں میں حضرت رقیہ اللہ کو پیاری ہوگئیں اور حضرت رقیہ کو دفن کر کے جب صحابہ رض فارغ ہوئے تو حضرت زید بن حارثہ بدر کی فتح کی خوشخبری لیکر مدینہ آئے اسوقت حضرت عثمان رض رقیہ رض کی قبر پر تھے ایکدم تکبیر کی آواز سنی دیکھا تو حضرت زید بن حارثہ غزوۂ بدر کی فتح کی خوشخبری لیکر تکبیر پڑھتے آرہے ہیں اور غزوۂ بدر ۲ھ ماہ رمضان میں ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں حضرت عثمان رض کا بھی حصہ لگایا تھا (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۰۲/ج ۴)

ذکر حضرت ام کلثوم رض بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

س۔ حضرت ام کلثوم رض کی شادی کس کس سے ہوئی ان سے کیا اولاد ہوئی؟

ج۔ حضرت ام کلثوم کی پہلی شادی ابولہب کے لڑکے عتیبہ سے ہوئی رخصتی سے پہلے ہی جب تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ الآیۃ نازل ہوئی تو باپ کے کہنے سے طلاق دیدی اس کے بعد ان کی شادی حضرت عثمان رض سے ہوئی نکاح ربیع الاول میں ہوا اور رخصتی جمادی الاولیٰ ۳ھ میں ہوئی باتفاق اہل سیر حضرت ام کلثوم کے عثمان سے کوئی اولاد نہ ہوئی (استیعاب علی الاصابہ ص ۴۸۹/ج ۴، سیر اعلام ص ۲۵۲/ج ۲)

س۔ حضرت ام کلثوم حضرت عثمان رض کے نکاح میں کتنے دنوں تک رہیں کس ماہ کس سن میں انتقال ہوا، غسل کس نے دیکر کس نے نماز پڑھائی، قبر میں کون اترا؟

ج۔ حضرت عثمان رض کے نکاح میں حضرت ام کلثوم چھ سال رہیں ماہ شعبان سنہ ۹ میں انتقال ہوا ام عطیہ، اسماء بنت عمیس اور صفیہ بنت عبدالمطلب نے غسل دیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور قبر میں حضرت علی، فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اترے ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں اترنے کو کہا تیسری روایت میں ہے کہ ابو طلحہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے ساتھ قبر میں اترنے کی درخواست کی (استیعاب علی الاصابہ صـ ۴۸۷/۴)

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

س۔ حضرت فاطمہ رضہ کی ولادت کس سن میں ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اسوقت کتنے سال کی تھی؟

ج۔ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ حضرت فاطمہ رضہ کی پیدائش بعثت کے پہلے سال کی ہے (سیرۃ المصطفیٰ بحوالہ زرقانی صـ ۲۰۲/۲) اور ابن جوزی فرماتے ہیں کہ بعثت یعنی نبوت ملنے سے پانچ سال پہلے پیدائش ہوئی اور مدائنی نے ۳۵ سنہ میلاد النبی والے قول پر جزم نقل کیا ہے خانہ کعبہ کی تعمیر میں قریش مشغول تھے حضرت فاطمہ رضہ حضرت عائشہ رضہ سے پانچ سال بڑی تھیں (اصابہ صـ ۳۷۷/۴) اور ایک قول ۴۱ سنہ میلاد النبی کا ہے اور صاحب مدارج النبوۃ صـ ۸۶ پر ۱ سنہ نبوی کا قول نقل کرتے ہیں (کذا فی حاشیۃ البخاری صـ ۵۳۲/۱ نقلاً عن الاستیعاب)

س۔ حضرت فاطمہ رضہ کا نکاح کس صحابی سے کس ماہ کس سن میں کتنی عمر میں ہوا؟

ج۔ حضرت فاطمہ رضہ کا نکاح حضرت علی رضہ سے ماہ رجب سنہ ۲ھ میں ہوا دوسرا قول ماہ رمضان کا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۲ھ واقعہ بدر کے بعد نکاح ہوا اور رخصتی احد کے بعد ہوئی (تاریخ الخمیس صـ ۳۶۲، سیر اعلام صـ ۱۱۹/۲) چوتھا قول یہ ہے حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے حضرت عائشہ کی رخصتی کے ساڑھے چار ماہ بعد ہوا اور رخصتی شادی کے ساڑھے نو ماہ بعد ہوئی اسوقت

حضرت فاطمہ رضہ کی عمر ۱۵ سال پانچ ماہ تھی اور حضرت علی رضہ اکیس ۲۱ سال پانچ ماہ کے تھے (استیعاب علی الاصابہ صـ ۳۷۴/۴) پانچواں قول یہ ہے کہ حضرت علی رضہ نے حضرت فاطمہ سے نکاح اسوقت کیا جبکہ وہ ماہ رجب میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آگئے تھے اور رخصتی غزوۂ بدر سے واپسی پر ہوئی تھی (اصابہ صـ ۳۷۷/۴)

س۔ حضرت فاطمہ رضہ کا نکاح کس نے پڑھایا مہر کتنا متعین ہوا اور نکاح کے بعد کیا تقسیم کیا گیا؟

ج۔ حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی رضہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو مثقال چاندی مہر پر پڑھایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضہ نے مہر میں اپنی زرہ دی تھی تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت علی رضہ کی زرہ ۴۸۰ مثقال سونے میں فروخت ہوئی تھی[1] پھر حضرت علی رضہ نے اس زرہ کی قیمت مہر میں دی تھی (استیعاب علی الاصابہ صـ ۳۷۴/۴) چوتھا قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضہ کو فرمایا کہ اس چادر کی قیمت کی کچھ خوشبو خرید لو چنانچہ حضرت علی رضہ نے ایسا ہی کیا چادر کی کچھ رقم مہر میں دی اور کچھ رقم کی خوشبو خرید لی (استیعاب علی الاصابہ صـ ۳۷/۴) جب حضرت علی کا نکاح ہوگیا تو ایک طباق چھوہاروں کا لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا کہ جس کے ہاتھ جو چھوہارہ پڑے لے لو چنانچہ حاضرین نے ایسا ہی کیا (

س۔ حضرت فاطمہ رضہ کی رخصتی کس وقت ہوئی حضرت علی رضہ کے گھر کون چھوڑ کر آیا اور حضرت فاطمہ رضہ کو جہیز میں کیا دیا گیا؟

ج۔ حضرت فاطمہ رضہ کی رخصتی عشاء کی نماز سے قبل ہوئی اور حضرت ام ایمن رضہ حضرت فاطمہ رضہ کو حضرت علی رضہ کے گھر چھوڑ کر آئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضہ کو جہیز میں جو سامان دیا تھا وہ یہ تھا ۱۔ ایک مخملی بچھونا ۲۔ چمڑے کا ایک

[1] ان خریدنے والے حضرت عثمان بن عفان تھے انھوں نے خرید کر واپس کردی ۱۲ حاشیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں

تکیہ جس میں کھجور کی چھالیں بھری ہوئی تھیں ۳ دو چکیاں ۴ دو مشکیزے
(اصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۳۷۹/۴) دوسرا قول یہ ہے کہ اوپر جتنی چیزیں مذکور ہوئیں
انکے ساتھ ایک چمڑے کا تکیہ اور ایک چارپائی بھی تھی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی صاحبزادیاں ص ۳۹) تیسرا قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض
کو جو سامان دیا تھا وہ یہ تھا ۱ ایک پلنگ ۲ دو چادریں ۳ ایک
تکیہ ۴ دو بازوبند چاندی کے ۵ ایک مشکیزہ ۶ دو مٹی کے گھڑے تھے۔
(تاریخ مشائخ چشت ص ۲۰۶) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو رات حضرت فاطمہ
کی شب زفاف والی تھی اس رات کا بستر مینڈھے کی کھال کا تھا (الترغیب)

س۔ حضرت علی رض نے ولیمہ کب کیا اور اسمیں کیا کھانا کھلایا؟

ج۔ حضرت علی رض نے نکاح کے دوسرے دن ولیمہ کیا جسمیں جو کی روٹی کھجوریں حریرہ
اور پنیر کھلایا (من المواہب ص ۳۸۶/۱)

س۔ حضرت فاطمہ سے حضرت علی رض سے کل کتنی اولاد ہوئیں؟

ج۔ حضرت فاطمہ رض کے علی سے کل چھ اولاد ہوئیں ۱ حضرت حسن ۲ حضرت حسین رض
۳ حضرت محسن اور تین لڑکیاں ۴ رقیہ رض ۵ ام کلثوم رض ۶ حضرت زینب رض۔
(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں ص ۴۵)

س۔ حضرت فاطمہ رض کا انتقال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے عرصہ بعد کس دن کس سن
میں ہوا اور نعش کس چیز میں چھپا کر دفن کی گئی؟

---

۵ ام کلثوم کی شادی حضرت عمر رض سے چار ہزار مہر پر ہوئی ان سے رقیہ اور زید دو اولاد ہوئیں
حضرت عمر کی وفات کے بعد عون بن جعفر سے شادی ہوئی ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی ان کے انتقال
کے بعد ان کے بھائی محمد بن جعفر سے نکاح ہوا ان سے ایک صاحبزادی ہوئی جو بچپن میں انتقال
کر گئی پھر ام کلثوم کی شادی عبد اللہ جعفر سے ہوئی ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور ان ہی کے نکاح
میں رہتے ہوئے ام کلثوم کا انتقال ہوا (اصابہ ص ۴۹۶/۴)

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ رض کتنے یوم زندہ رہیں اس
سلسلہ میں اختلاف کثیر ہے ۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تین ماہ بعد
فاطمہ رض بھی اس دنیا سے رحلت فرما گئیں (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۱۳) ۲
دوسرا قول یہ ہے کہ ۷۵ راتیں گذار کر انتقال ہوا ۳ ۷۰ یوم بعد ۴
۱۰۰ یوم زندہ رہ کر ۵ ۸ ماہ زندہ رہ کر ۶ دو یوم کم چھ ماہ زندہ رہکر
۷ ساتواں قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد
انتقال ہوا یہی آخری قول زیادہ صحیح ہے (استیعاب ص ۳۸۰، الکامل ص ۳۴۱
اصابہ ص ، مدارج النبوۃ ص ۸۷ و ص ۸۹) اور حضرت فاطمہ کے جنازہ کو ایک
ایسے ہودج میں رکھا گیا جیسا ہودج شادی کے لئے تیار کیا جاتا ہے اسطرح
اس تابوت میں پوشیدہ کر کے چھپا کر دفن کیا گیا اور اسطرح تابوت میں کر کے دفن
کرنا اسلام میں سب سے پہلے فاطمہ کیلئے ایسا ہوا دوسری عورت حضرت زینب
بنت جحش رض ہیں انھوں نے بھی اسی طرح تابوت میں کر کے دفن کرنے کی وصیت کی تھی
(استیعاب علی الاصابہ ص ۳۷۹ و ص ۳۸۰)

س۔ حضرت فاطمہ کو غسل کس نے دیا نماز کس نے پڑھائی اور قبر میں کون اترا؟

ج۔ حضرت علی نے غسل دیا ان کے ساتھ حضرت اسماء بنت عمیس بھی غسل میں شریک
تھیں حضرت عباس رض نے نماز جنازہ پڑھائی دوسرا قول یہ ہے کہ نماز صدیق اکبر رض
نے پڑھائی مگر صاحب اصابہ نے دوسرے قول کو ضعیف کہا ہے اور قبر میں حضرت
عباس، علی، فضل بن عباس یہ تینوں حضرات اترے (استیعاب علی الاصابہ ص ۳۸۰
سیر اعلام النبلاء ص ۱۲۸، الکامل ص ۳۴۱، اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۱۳)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
احقر العباد۔ محمد غفران رشیدی کیرانوی مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور

خوشخبری

استاذ محترم جناب مولانا محمد انور صاحب گنگوہی استاذ جامعہ اشرف العلوم گنگوہ کی

۲ دو اہم تالیفیں

انوارُ الدرایات لدفع التعارض بین الآیات

جس میں اولاً قرآن پاک کی اُن تمام آیات کو جمع کیا گیا ہے جن میں بظاہر تعارض ہے پھر تشریح تعارض کے عنوان کے تحت ان کے مابین تعارض کو سمجھایا گیا ہے اس کے بعد دفع تعارض کے عنوان کے تحت اُن تعارضات کے جوابات معتبر اور مستند کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں ہر آیت کے ساتھ پارہ نمبر رکوع نمبر اور جلالین شریف کا صفحہ نمبر بھی درج کیا گیا ہے کتاب کی افادیت کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

الحلُّ المرضی شرح اردو میبذی

جس میں اولاً کتاب کا عربی متن بعدہٗ سلیس اردو ترجمہ پھر عبارت کی تشریح اور عمدہ حل نہایت وضاحت کیساتھ درسی تقریر کے انداز میں پیش کیا گیا ہے نیز فلسفی مسائل کو حسب ضرورت نقشوں سے سمجھایا گیا ہے، اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ کے لئے انشاء اللہ معاون و مفید ہے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ ظفر و سعادت

بہاؤ الدین اسٹریٹ پوسٹ گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی (پن) ۲۴۷۳۴۱

فون نمبر ← 01331 — 32037

دیوبند کے کتب خانوں پر بھی دستیاب ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

ذخیرۂ معلومات

قسط چہارم ۴

جس میں عجیب و غریب معلومات بڑی عرق ریزی و عمدگی کیساتھ کتب معتبرہ کے حوالوں سے پیش کی گئی ہیں

(تالیف)

محمد غفران رشیدی کیرانوی

مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور (یوپی)

ناشر

مکتبۂ یوسفی مدرسہ مدینۃ العلوم

محلہ پاڈوالی قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر یوپی انڈیا ۲۴۷۷۷۴

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— ذخیرۂ معلومات قسط ۴

مؤلف ——— مولانا محمد غفران صاحب رشیدی کیرانوی

تعداد صفحات ——— ۹۶

تعداد طباعت ——— ۴۰۰۰

سن طباعت ——— ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء

ایڈیشن ——— اوّل

قیمت ———

انتساب

بندہ اپنی اس علمی کاوش کو اپنے مادر علمی جامعہ اشرف العلوم رشیدی کی جانب منسوب کرنیکی سعادت حاصل کرتا ہے

جامعہ ہذا اور حضرت اقدس مہتمم صاحب مدظلہ اور اساتذہ کرام دامت برکاتہم کے بندہ پر بے پایاں احسانات والطاف وعنایات ہیں جن کے طفیل بندہ اس لائق ہوا بندہ ان حضرات کا بیحد ممنون وشاکر ہے،

(ملنے کے پتے)

مکتبۃ الریاض جامعہ اشرف العلوم گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی

نیز دیوبند، سہارنپور اور دہلی وغیرہ کے اکثر کتب خانوں پر دستیاب ہے

فہرست کتاب

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ	نمبرشمار	عنوانات	صفحہ
۱	تقریظ	۴	۱۰	حضرات انبیاء علیہم السلام سے متعلق امور	۴۵
۲	فہرست مراجع ومآخذ	۵	۱۱	حضرات صحابہ رضی سے متعلق امور	۵۴
۳	مبہمات القرآن (یعنی وہ امور جو قرآن پاک میں غیر واضح ہیں)	۷	۱۲	جنات سے متعلق معلومات	۶۱
			۱۳	چاند سورج اور ستاروں سے متعلق معلومات	۶۳
۴	قرآن پاک سے متعلق دیگر معلومات	۳۱	۱۴	مختلف فرقوں سے متعلق امور	۶۵
			۱۵	علامات قیامت سے متعلق امور	۷۱
			۱۶	دجال سے متعلق امور	۷۳
۵	قرأت کے سات اماموں سے متعلق امور	۳۵	۱۷	قیامت سے متعلق امور	۴۷
۶	قراء سبعہ کے راویوں سے متعلق امور	۳۷	۱۸	قرب قیامت میں زمین سے نکلنے والے دابہ (جانور) سے متعلق امور	۸۱
۷	فرشتوں سے متعلق امور	۳۹	۱۹	متفرقات	۸۴
۸	محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور	۴۱			
۹	زمانۂ نبوی میں زکوۃ وصدقات وصول کرنیوالے حضرات	۴۲			

تقریظ عارف باللہ فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مدظلہٗ
ناظم ومتولی جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور

حامدًا ومصلیًا — پیش نظر ذخیرۂ معلومات کا چوتھا حصہ مفید معلومات پر مشتمل عزیز مولوی محمد غفران سلمہٗ مدرس جامعہ اشرف العلوم گنگوہ کی علمی کاوش کا نتیجہ ہے عزیز موصوف نوجوان فاضل ہیں جو تالیف وتحریر کا ذوق رکھتے ہیں، میں نے یہ مجموعہ بالاستیعاب تو نہیں البتہ بعض مقامات سے دیکھا، مفید پایا، طلبہ عزیز وعوام وخواص کے لئے عمدہ تحفہ ہے اس سے قبل اس مجموعہ کے تین حصے نذر قارئین ہوکر داد تحسین حاصل کرچکے ہیں، مؤلف نے ماخذ ومراجع خود مؤلف نے لکھدئے ہیں وقت ضرورت ان کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے میں دل سے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی سعی کو بارآور فرمائے اور دونوں جہاں کی ترقیات سے نوازے مزید انہماک واشتغال فی التدریس والمطالعہ کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

العبد
مظفر حسین المظاہری

تقریظ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہٗ
بانی ومہتمم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ! اما بعد!

عزیز مولوی محمد غفران سلمہٗ کیرانوی نے ابتداء تعلیم سے آخری تعلیم دورہ تک کا زمانہ جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ میں نہایت سنجیدگی اور سادگی سے گذارا بعد فراغت مدرسہ میں درس وتدریس میں مشغول ہوگئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ انھوں نے اپنے ذوق وشوق کتب بینی ومطالعہ سے ایک بڑا ذخیرہ جو ہر قسم کی معلومات پر مشتمل اور حاوی ہے تیار کرلیا جو کتابی شکل میں "ذخیرۂ معلومات" کے نام سے منظر عام پر آکر عوام وخواص میں بڑے شوق وذوق سے پڑھا جارہا۔ موصوف نے اپنی محنت شاقہ اور پوری جد وجہد سے اس کی یکے بعد دیگرے چار قسطیں تیار کرلی ہیں یہ ایک ذخیرہ نہیں بلکہ ذخائر علوم وفنون ومعلومات کثیرہ کا مجموعہ ہوکر ایک بڑی کتاب کی شکل میں سامنے آگئی ہیں جو ملک اور غیر ممالک میں جہاں تک بھی جس کے ہاتھوں میں گئی بڑے ذوق وشوق اور دلچسپی سے پڑھی جارہی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اپنی رضامندی کا ذریعہ وتوشۂ آخرت بنائے اور ہمیشہ ہمیشہ اس سے عوام وخواص فیض حاصل کرتے رہیں۔ والسلام۔

احقر شریف احمد مہتمم
جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

فہرست مراجع وماخذ

۱ بخاری شریف
۲ مسلم شریف
۳ ابوداؤد شریف
۴ ترمذی شریف
۵ نسائی شریف
۶ ابن ماجہ شریف
۷ مشکوٰۃ شریف
۸ فتح الباری شرح البخاری
۹ روح المعانی
۱۰ تفسیر قرطبی
۱۱ جلالین شریف
۱۲ الدر المنثور
۱۳ روح البیان
۱۴ الاتقان فی علوم القرآن
۱۵ تنویر المقباس
۱۶ تفسیر بغوی
۱۷ صاوی
۱۸ زاد المسیر
۱۹ معارف القرآن
۲۰ تفسیر مظہری
۲۱ سیرۃ المصطفیٰ
۲۲ سیرت حلبیہ
۲۳ اصح السیر
۲۴ مواہب اللدنیہ
۲۵ البدایہ والنہایہ
۲۶ الاصابۃ فی تمییز الصحابہ
۲۷ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ
۲۸ تاریخ دمشق لابن عساکر
۲۹ طبقات قراء الکبار
۳۰ تیسیر الطبع فی اجراء السبع
۳۱ تاریخ ابن خلدون (اردو)
۳۲ روض الانف
۳۳ شذرات الذہب
۳۴ علامات قیامت اور نزول مسیحؑ
۳۵ الکامل فی التاریخ
۳۶ غنیۃ الطالبین
۳۷ تاریخ المذاہب الاسلامیہ
۳۸ تفسیر نادری
۳۹ تفسیر خازن
۴۰ شیخ زادہ حاشیہ بیضاوی

٤١ تفسیر کشاف
٤٢ المنجد
٤٣ ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل
٤٤ البرہان فی علوم القرآن
٤٥ معرفۃ قرار الکبار
٤٦ تہذیب التہذیب
٤٧ تحفۃ المرآۃ فی دروس المشکوٰۃ
٤٨ الفتوحات الالٰہیۃ (جمل)
٤٩ فرشتوں کے عجیب حالات
٥٠ نسیم الریاض للخفاجی
٥١ الرحیق المختوم
٥٢ تبصیر الرحمان
٥٣ معجم البلدان
٥٤ المنتظم فی تاریخ الامم لابن الجوزی
٥٥ تاریخ الامم والملوک
٥٦ صفوۃ الصفوۃ
٥٧ تاریخ جنات وشیاطین
٥٨ عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر
٥٩ فتاویٰ محمودیہ
٦٠ اندلس میں چند روز
٦١ تفسیر بیضاوی
٦٢ السراج المنیر شرح الجامع الصغیر
٦٣ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
٦٤ مدارج النبوۃ
٦٥ شرح معانی الآثار مترجم اردو
٦٦ شامی
٦٧ اسد الغابۃ

ضروری تنبیہ

ذخیرۂ معلومات کی جملہ قسطوں میں چونکہ بہت سی روایات تاریخی ہیں اور تاریخی روایات صحیح وسقیم قوی وضعیف راجح ومرجوح ہر طرح کی ہوتی ہیں اسلئے کتاب ہذا میں درج شدہ ہر قول وروایت کا راجح وقوی ہونا ضروری نہیں قارئین اسی حیثیت سے اسکو دیکھیں، محققین اور محدثین کے اصول پر نہ پرکھیں۔

مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُبہماتُ القرآن

یعنی وہ امور جو قرآن پاک میں غیر واضح ہیں

س۔ فرمان خداوندی مَالِكِ یَوْمِ الدِّین (سورۂ فاتحہ) میں کونسا دن مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں یوم الدین سے مراد قیامت کا دن ہے (مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن علی حاشیۃ الجمل صہ ٤٩٦/ج٤)

س۔ اللہ کے فرمان المغضوب علیھم (سورۂ فاتحہ) میں کون لوگ مراد ہیں؟

ج۔ مغضوب علیہم سے مراد قوم یہود ہے جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا (بحوالۂ بالا)

س۔ اللہ کے فرمان الضَّآلِّیْنَ (سورۂ فاتحہ) میں کون مراد ہیں؟

ج۔ ضآلین یعنی گمراہ سے مراد نصاریٰ ہیں (بحوالۂ بالا)

س۔ اللہ کے فرمان اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (پ۱ رکوع ٤) میں خلیفہ سے کون مراد ہے؟

ج۔ خداوند تعالیٰ کے اس قول میں زمین پر جس خلیفہ کے بنانے کا ذکر ہے راجح قول کے مطابق اس سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں (فتح القدیر فی علم التفسیر للشوکانی صہ ٦٢/ج١)

س۔ اللہ کے فرمان وزوجك (پ۱ رکوع ٤) میں زوجہ سے مراد کس کی زوجہ ہیں ان کا نام کیا ہے اور کیوں یہ نام رکھا گیا؟

ج۔ آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی اہلیہ مراد ہیں جن کا نام بوجہ زندہ سے پیدا ہونے کے حوّاء رکھا گیا (حوا، حیات بمعنی زندگی سے ماخوذ ہے) (مفحمات الاقران صہ ٤٩٦)

س۔ اللہ کے فرمان ولا تقربا هٰذه الشجرة (پ۱ رکوع ۴) میں خطاب کسکو ہے اور شجرہ سے مراد کونسا درخت ہے؟

ج۔ آیت میں خطاب حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو ہے اور درخت کے بارے میں اختلاف ہے ۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رض وغیرہم فرماتے ہیں کہ یہ انگور کا درخت تھا ۲ حضرت ابن عباس رض کا قول ہے کہ وہ سنبلہ یعنی ایک بال خوشۂ گندم تھا ۳ یہ درخت تین یعنی انجیر تھا ۴ یہ شجرة العلم تھا ۵ کافور کا درخت تھا ۶ یہ کھجور کا درخت تھا ۷ یہ شجرة الخلد تھا ۸ یہ لوز یعنی بادام کا درخت تھا ۹ ایک قول یہ ہے کہ اُترُجہ (تُرنج) کا درخت تھا (زاد المسیر ص۵۰ ج۱ و فتح القدیر للشوکانی ص۶۸ ج۱)

س۔ اللہ کے فرمان قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (پ۱ رکوع ۴) میں یہ اُترنے کا خطاب کس کو ہے؟

ج۔ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو ہے جب ان سے اکل شجرۂ ممنوعہ کا صدور ہو گیا تھا تو اللہ نے ان کو جنت سے زمین پر اترنے کا حکم دیا تھا اور اس حکم میں حضرت آدم و حوا، ابلیس اور سانپ سب داخل ہیں اسی لئے اهبطوا جمع کا صیغہ لایا گیا، (فتح القدیر للشوکانی ص۷۱ ج۱)

س۔ اللہ کے فرمان واذ فرقنا بكم البحر (پ۱ رکوع ۶) میں یہ دریا کونسا ہے

ج۔ آیت میں جس دریا کا ذکر ہے وہ بحر قلزم ہے جس کی کنیت ابو خالد ہے (مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن علی حاشیۃ الجمل ص۴۹۹ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان واذ واعدنا موسىٰ اربعين ليلة (پ۱ رکوع ۶) میں جس وعدہ کا ذکر ہے یہ کب لیا گیا؟

ج۔ آیت میں چالیس راتوں کے جس وعدہ کا ذکر ہے وہ ذی الحجہ اور محرم کی

دس راتوں میں لیا گیا ۲ دوسرا قول ع۵ یہ ہے کہ ذی قعدہ اور ذی الحجہ کی دس راتوں کی میعاد مراد ہے (مفحمات الاقرآن فی مبہمات القرآن علی حاشیۃ الجمل ص۵۰۰ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان ادخلوا هٰذه القرية (پ۱ رکوع ۶) میں اس قریہ کا نام کیا تھا؟

ج۔ آیت میں جس قریہ یعنی گاؤں کا ذکر ہے وہ بیت المقدس ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اریحا ہے (بحوالۂ بالا ص۵۰۱)

س۔ ارشاد خداوندی ثم اتخذتم العِجْلَ (پ۱ رکوع ۶) میں اس بچھڑے کا نام کیا تھا؟

ج۔ آیت شریفہ میں جس بچھڑے کا ذکر ہے یہ وہی بچھڑا ہے جو سامری نے زیورات سے تیار کیا تھا اور بنی اسرائیل نے اس کی عبادت کی تھی۔ اس کا نام بھموت یا بھبوت تھا (مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن علی حاشیۃ تفسیر الجمل ص۵۰۰ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان واذ قتلتم نفسًا (پ۱ رکوع ۹) میں قتل کرنے

ع۵ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ بعض علماء اس وعدہ کو تکلیم (بات چیت کرنے) کا وعدہ شمار کرتے ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ماہ ذی الحجہ کے تیس دن رات اور محرم کے دس دن رات مراد ہیں اور بعض علماء اس وعدہ کو اعطاء تورات (تورات شریف دیئے جانے) کا وعدہ شمار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ماہ ذی قعدہ کی تیس راتیں اور ماہ ذی الحجہ کی دس راتیں مراد ہیں (زاد المسیر ص۶۹ ج۱)

والے کس قوم کے تھے کون تھے اور مقتول کا نام کیا تھا ؟

ج ۔ مارنے والے مقتول کے چچا یا بھائی کے لڑکے تھے بنی اسرائیل میں سے تھے اور مقتول کا نام عامیل تھا (الاتقان ص۱۸۵/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً (پ۱ رکوع ۸) میں اس گائے کا نام کیا تھا بنی اسرائیل نے اس کو کتنی قیمت میں خریدا تھا ؟

ج ۔ اس گائے کا نام مذہبہ تھا جو ایک رجل صالح کے قبضہ میں تھی بنی اسرائیل نے اس کو اتنی قیمت پر خریدا کہ اسکی کھال کو مال سے بھر دیں گے (تفسیر قادری ص۱/۱۷)

س ۔ اللہ کے فرمان رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا (پ۱ رکوع ۱۵) (اے ہمارے رب بھیج تو ان میں ایک رسول) میں کونسا رسول مراد ہے ؟

ج ۔ آیت شریفہ میں جس رسول کو بھیجنے کی دعا ہے وہ نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (جلالین شریف ص۱/۱۹)

س ۔ فرمان خداوندی وَوَصّٰی بِهَا اِبْرٰهِیْمُ بَنِیْهِ (پ۱ رکوع ۱۶) میں حضرت ابراہیم کے ان بیٹوں کے نام کیا ہیں ؟

ج ۔ آیت میں حضرت ابراہیم کے جن بیٹوں کا ذکر ہے ان سے مراد یہ ہیں اسمٰعیلؑ اسحاقؑ ، مانؑ ، زمرانؑ ، سرشؑ ، نفشؑ ، نفشانؑ ، امیمؑ ، کیسانؑ ، سورحؑ ، لوطانؑ نافشؑ ، (الاتقان ص۱۸۵/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان وَالْاَسْبَاطِ (پ۱ رکوع ۱۶) میں کس کی اولاد مراد ہے اور ان کے نام کیا ہیں ؟

ج ۔ اس آیت مبارکہ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا ذکر ہے جو بارہ تھے ، حضرت یوسفؑ ، روبیلؑ ، شمعونؑ ، لاویؑ ، یہوداؑ ، دانؑ ، نفتالیؑ ، آشرؑ ، جادؑ ، لیشجرؑ ، زبولونؑ بنیامینؑ (خازن ص۱/۵)

س ۔ اللہ کے فرمان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ (پ۲ رکوع ۹) میں کون شخص مراد ہے ؟

ج ۔ اس آیت میں اخنس بن شریق مراد ہے (الاتقان ص۱۸۵/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ (پ۲ رکوع ۹) میں کون شخص مراد ہے ؟

ج ۔ اس آیت میں حضرت صہیب رومی مراد ہیں (روح المعانی ص۹۶/۲)

س ۔ اللہ کا فرمان اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ (پ۲ رکوع ۱۶) میں کونسے نبی مراد ہیں ؟

ج ۔ اس آیت میں حضرت شمویل بن حنہ بن العاقر مراد ہیں ، حضرت سدی فرماتے ہیں کہ شمعون مراد ہیں اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت یوشع بن نون مراد ہیں مگر پہلا قول صحیح ہے (روح المعانی ص۱۶۴/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ (پ۲ رکوع ۱۷) میں یہ نہر کس شہر میں تھی ؟

ج ۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نہر فلسطین تھی (۲) حضرت قتادہ اور ربیع کہتے ہیں نہر اردن اور فلسطین کے درمیان تھی (روح المعانی ص۱۶۹/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان وَمِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰہُ (پ۳ رکوع ۱) میں اللہ سے بات کرنے والے کون تھے ؟

ج ۔ اس آیت میں اللہ سے بات کرنے والے سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں (روح المعانی ص۲/۳)

س ۔ اللہ کے فرمان وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ۳ رکوع ۱) میں کون مراد ہے ؟

ج ۔ اس آیت مبارکہ میں جس ہستی کے درجات بلند ہونے کو فرمایا وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (روح المعانی ص۲/۳)

س ۔ فرمانِ خداوندی فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ (پ۳ رکوع ۳) میں یہ چار پرندے کونسے تھے ؟

ج ۔ آیت میں جن چار پرندوں کو حضرت ابراہیمؑ نے پکڑا وہ یہ ہیں مور ، گدھ (کرگس) کوا ، مرغا ۔ (جلالین شریف پ۳ ص۴۱)

س ۔ اللہ کے فرمان اَلَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهِیْمَ فِیْ رَبِّهٖ (پ۳ رکوع ۳) میں محاجہ (مناظرہ) کرنے والا کون شخص تھا ؟

ج ۔ اس فرمانِ خداوندی میں حضرت خلیل اللہؑ سے توحید خداوندی پر مناظرہ کرنے والا

نمرود بن کنعان تھا (روح المعانی ص ۱۵/۳)

س۔ اللہ کے فرمان اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ (پ۳ رکوع ۲) میں کون شخص مراد ہے؟

ج۔ آیت مبارکہ میں جس شخص کا ذکر ہے اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں (۱) عُزیر ابن شرخیا مراد ہیں (۲) ارمیاں بن خلقیا مراد ہیں، تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت حزقیل مراد ہیں (ماخوذ از روح المعانی ص ۲۰/۳ و الاتقان ص ۱۸۶/۲ و شیخ زادہ ص ۵۷۳ وحاشیۂ جلالین شریف ص ۴۰)

س۔ اللہ کے فرمان اِمْرَأَۃُ عِمْرَانَ (پ۳ رکوع ۱۲) میں اس عورت کا کیا نام ہے

ج۔ آیت شریفہ میں جس عورت کا ذکر ہے یہ حضرت عمران کی گھر والی تھی جس کا نام حنہ[1] بنت فاقود تھا (روح المعانی ص ۱۳۳/۳)

س۔ فرمانِ خداوندی وَامْرَأَتِیْ عَاقِرٌ (پ۳ رکوع ۱۲) میں اس عورت کا اسم گرامی کیا تھا

ج۔ اس آیت میں جس عورت کا تذکرہ ہے اس کا نام اَشْیَاعْ[2] یا اُشَیْعْ بنت فاقود تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۸۶/۲)

س۔ اللہ کا فرمان مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ (پ۴ رکوع ۱۱) میں ایمان کی آواز لگانے والا کون ہے؟

ج۔ اس آیت میں ایمان کی آواز لگانے والے نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (جلالین)

س۔ اللہ کے فرمان الطاغوت (پ۵ رکوع ۵) میں کون مراد ہے؟

ج۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ الطاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے (الاتقان ص ۱۸۶/۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَاِنَّ مِنْکُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ (پ۵ رکوع ۷) میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس سے مراد عبد اللہ بن ابی ہے (الاتقان ص ۱۸۶/۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ (پ۵ رکوع ۱۰) میں کون شخص مراد ہے

---

[1] یہ حضرت مریم کی والدہ تھیں [2] یہ حضرت مریم کی خالہ اور حضرت یحییٰ کی والدہ ہوتی ہیں ۱۲

اور اس قول کا قائل کون ہے؟

ج۔ اس آیت میں جس شخص کو کہا گیا وہ عامر بن الاضبط الاشجعی تھا (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ مرداس تھا اور اس بات کے کہنے والے چند مسلمان تھے از انجملہ ابو قتادہ و مُحَلِّم بن جثامہ تھے بعض نے کہا کہ یہ بات جس کی زبان سے نکلی وہ مُحَلِّم ہی تھا (الاتقان ص ۱۸۶/۲)

س۔ فرمان خداوندی وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا (پ۶ رکوع ۷) میں ان بارہ نقیبوں کے نام کیا کیا تھے اور کون کس کی اولاد میں سے تھا؟

ج۔ آیت شریفہ میں جن بارہ سرداروں کا ذکر ہے ان کے نام یہ ہیں (۱) شمعون بن زکور یہ روبیل کی اولاد میں سے تھا (۲) شوقط بن حوری یہ شمعون کی اولاد میں سے تھا (۳) کالب بن یوقنا یہ یہودا کی اولاد میں سے تھا (۴) بعورک بن یوسف یہ ایشاجرہ کی اولاد میں سے تھا (۵) یوشع بن نون یہ افرائیم کی اولاد سے تھا (۶) بلطی بن رُوفو یہ بنیامین کی اولاد میں تھا (۷) کرابیل بن سوری یہ زبالون کی نسل سے تھا (۸) کُدّ بن سحاس یہ منشا بن یوسف کی اولاد میں سے تھا (۹) عمائیل ابن کسل یہ دان کی اولاد میں سے تھا (۱۰) ستور بن میخائیل یہ اشیر کی نسل سے تھا (۱۱) یوحنا بن وقوسی یہ نفتال کی نسل سے تھا (۱۲) آل بن موخا یہ کاذ کی نسل سے تھا (الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۸۶/۲ عربی)

س۔ اللہ کے فرمان قَالَ رَجُلَانِ (پ۶ رکوع ۸) میں ان دونوں کے نام کیا تھے؟

ج۔ اس آیت میں جن دو شخصوں کا ذکر ہے وہ یوشع اور کالب تھے (بحوالہ بالا)

س۔ فرمانِ خداوندی نَبَأَ ابْنَیْ اٰدَمَ میں ان دونوں کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ اس آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا ذکر ہے جن کا نام قابیل اور ہابیل تھا۔ قابیل قاتل اور ہابیل مقتول تھا۔ (پ۶ رکوع ۱۲) بحوالہ بالا

س۔ اللہ کے فرمان الَّذِیْ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا (پ۹ رکوع ۱۲) میں کون مراد ہے؟

ج ۔ آیت مبارکہ میں جس کا ذکر ہے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ بلعام بن آبر تھا۔ (۲) یہ باعور تھا جو جبارین کے شہر کا تھا (۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص و سعید بن المسیب وغیرہم کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی الصلت تھا (۴) صیفی بن راہب تھا (خازن ص ۱۵۰/۲) (۵) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں وہ کنعانیین کا عالم تھا جس کا نام بلعم بن باعورا تھا (تفسیر کشاف سورۂ اعراف ص ۱۰۳/۲)

س ۔ فرمان خداوندی اِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ میں کون مراد ہے؟

ج ۔ اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ سُراقہ بن جعشم ہے (خازن ص ۲۰۱/۲ پ ۱۰ رکوع ۲)

س ۔ اللہ کے فرمان فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ میں اللہ نے کس کو مراد لیا ہے؟

ج ۔ اس آیت میں جن کافروں کے گروہ کا ذکر ہے اس کے متعلق حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس گروہ سے مراد یہ لوگ ہیں ابو سفیان بن حرب، ابو جہل، امیہ بن خلف سہیل بن عمرو، عتبہ بن ربیعہ، (خازن ص ۲۲۰/۲ پ ۱۰ رکوع ۸)

س ۔ خداوند عزوجل کے فرمان اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ میں ساتھی سے مراد کون ہے؟

ج ۔ اس آیت میں صاحب (ساتھی) سے مراد حضرت صدیق اکبرؓ ہیں کیونکہ بوقت ہجرت غار میں یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے (خازن ص ۲۴۰/۲ پ ۱۰ رکوع ۱۱)

س ۔ فرمان خداوندی وَفِیْکُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ میں کون کون مراد ہیں؟ (پ ۱۰ رکوع ۱۳)

ج ۔ آیت شریفہ میں جس جس کا ذکر ہے وہ عبد اللہ بن ابی، رفاعہ بن التابوت، اوس بن قیظی تھے (الاتقان ۲/۱۸۶)

س ۔ اللہ کے فرمان وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ میں اس مقولہ کا قائل کون تھا؟

ج ۔ اس کا قائل جد بن قیس تھا (تفسیر خازن ص ۲۴۸/۲ پ ۱۰ رکوع ۱۳)

س ۔ خداوند تعالیٰ کے کلام مِنْهُمْ مَّنْ یَّلْمِزُكَ فِی الصَّدَقٰتِ میں کون مراد ہے؟

ج ۔ آیت حکیمہ میں جس شخص کا ذکر ہے وہ ذوالخویصرہ تھا یہ بنی تمیم کا شخص تھا (خازن ص ۲۵۰/۲ پ ۱۰ رکوع ۱۳)

س ۔ فرمان خداوندی اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْکُمْ میں کون شخص مراد ہے؟

ج ۔ اس آیت کریمہ میں جس کا ذکر ہے وہ مخشی بن حمیر تھا (الاتقان عربی ص ۱۸۶/۲) اور صاحب خازن نے کہا ہے کہ وہ مخاشن بن حمیر الاشجعی تھا (خازن ص ۲۵۸/۲ پ ۱۰ رکوع ۱۴)

س ۔ خداوند کریم کے فرمان وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ میں کون شخص مراد ہے؟

ج ۔ آیت کریمہ میں جس کا ذکر ہے وہ ثعلبہ بن حاطب انصاری تھا (خازن ص ۲۶۲/۲ پ ۱۰ رکوع ۱۶)

س ۔ اللہ کے فرمان وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ میں اپنے گناہوں کا اعتراف (پ ۱۱ رکوع ۲) کرنیوالا کون شخص ہے؟

ج ۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ سات آدمی ہیں یعنی ابو لبابہ اور اس کے ساتھی، اور ابو قتادہ نے کہا ہے کہ وہ سات آدمی انصار کے گروہ میں سے تھے ابو لبابہ، جد بن قیس، حرام، اوس، کردم، مرداس، ساتواں شخص اتقان میں نہیں لکھا۔ (اتقان ص ۱۸۶/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ میں کون حضرات مراد ہیں؟ (پ ۱۱ رکوع ۲)

ج ۔ آیت مبارکہ میں جن کا ذکر ہے وہ ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ، کعب بن مالک ہیں (تفسیر خازن ص ۲۸۰ پ ۱۱ رکوع ۲)

س ۔ اللہ کے ارشاد وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا میں مسجد بنانے والے (پ ۱۱ رکوع ۲) کون لوگ ہیں؟

ج ۔ ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس آیت میں جس مسجد کا ذکر ہے اس کو بنانے والے انصار کے بارہ افراد تھے، حزام بن خالد، ثعلبہ بن حاطب، ہزال بن امیہ معتب بن قشیر، ابو حبیبہ بن الازعر، عباد بن حنیف، جاریہ بن عامر، اور اس کے دونوں بیٹے مجمع اور زید، نبتل بن الحارث، بجاد بن عثمان، ودیعہ بن ثابت (خازن ص ۲۸۱ پ ۱۱)

س ۔ اللہ کے فرمان لِمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ میں کون مراد ہے؟

ج ۔ آیت میں جس کا ذکر ہے وہ ابو عامر الراہب تھا (خازن ص ۲۸۱/۲ پ ۱۱ رکوع ۲)

(پ۱۲ رکوع ۲)

س۔ اللہ کے فرمان أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں جس ہستی کا ذکر ہے وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (الاتقان ص۱۸۶ ج۲)

س۔ فرمان خداوندی وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ میں شاہد سے کون مراد ہے؟ (پ۱۲ رکوع ۲)

ج۔ اس آیت میں شاہد کے مصداق میں مختلف اقوال ہیں (۱) اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ آیت میں شاہد سے مراد قرآن ہے (۲) صدیق اکبرؓ مراد ہیں (۳) حضرت علیؓ مراد ہیں (۴) حضرت حسین بن فضیل کہتے ہیں کہ شاہد سے مراد قرآن ہے (خازن ص۳۴۵ ج۲)

س۔ خداوند تعالیٰ کے کلام وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ میں حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے کا نام کیا تھا (پ۱۲ رکوع ۴)

ج۔ آیت میں حضرت نوحؑ کے اس بیٹے کا نام کنعان ہے (تفسیر خازن ص۳۵۳ ج۲) (۲) اس کا نام یام تھا (تفسیر قرطبی ص۳۸ ج۹)

(پ۱۲ رکوع ۷)

س۔ فرمان خداوندی وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ میں یہ عورت کس کی تھی اور اسکا نام کیا تھا؟

ج۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گھروالی تھی جس کا نام بی بی سارہ علیہا السلام تھا (تفسیر قرطبی ص۶۷ ج۹)

(پ۱۲ رکوع ۷)

س۔ اللہ کے فرمان يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي میں یہ لڑکیاں کس کی تھیں اور ان کے نام کیا تھے

ج۔ یہ حضرت لوط علیہ السلام کی لڑکیاں تھیں جن کے نام یہ تھے، ریثا، رغوثا (اتقان ص۱۸۶ ج۲) دوسرا قول یہ ہے کہ زیثا، زعوراء نام تھے (تفسیر قرطبی ص۷۶ ج۹)

س۔ اللہ کے فرمان يُوسُفُ وَأَخُوهُ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے جس بھائی کا ذکر ہے اس کا نام کیا تھا؟

ج۔ اس آیت میں حضرت یوسفؑ کے حقیقی بھائی بنیامین مراد ہیں (تفسیر قرطبی ص۱۳۰ ج۹ خازن ص۵)

س۔ اللہ کے فرمان قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ میں اس کہنے والے کا نام کیا تھا؟ (پ۱۲ رکوع ۱۲)

ج۔ آیت میں جس قائل کا ذکر ہے وہ روبیل تھا دوسرا قول یہ ہے کہ یہودا تھا تیسرا قول یہ ہے کہ شمعون تھا۔ (تفسیر قرطبی ص۱۳۳ ج۹)

س۔ فرمان خداوندی فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ میں اس آنے والے کا نام کیا تھا؟ (پ۱۲ رکوع ۱۲)

ج۔ اس شخص کا نام مالک بن دعر تھا (اسی نے حضرت یوسفؑ کو کنویں سے نکالا تھا) قرطبی ص۱۵۵ ج۹

س۔ اللہ کے فرمان وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ میں حضرت یوسفؑ کو خریدنیوالے کا نام کیا تھا (پ۱۲ رکوع ۱۳)

ج۔ آیت مبارکہ میں حضرت یوسفؑ کو خریدنے والے کا نام قطفیر یا اطفیر تھا (قرطبی ص۱۵۹ ج۹ پ۱۲)

س۔ اللہ کے فرمان مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ میں اس عورت کا نام کیا تھا؟ پ۱۲ رکوع ۱۳

ج۔ یہ شاہ مصر کی اہلیہ تھی جس کا نام بعض نے راعیل اور بعض نے زلیخا ذکر کیا ہے (اتقان ص۱۸۶) (قرطبی ص۱۵۹ ج۹)

س۔ اللہ کے کلام وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ میں ان قیدی جوانوں کے نام کیا تھے (پ۱۲ رکوع ۱۵)

ج۔ ان جوانوں کے ناموں میں مختلف اقوال ہیں (۱) مجلث اور نبو (۲) سرہم اور شرہم (۳) راشان اور مرطیش (۴) لبسرہم اور سرہم (۵) مجلت اور نبوء (ماخوذ از قرطبی ص۱۸۹ ج۹ و الاتقان ص۱۸۶ ج۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ شراب پلانے والا تھا جس کا نام بنوء تھا (یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں تھا) (قرطبی ص۱۸۹ ج۹ پ۱۲ رکوع ۱۵)

س۔ آیت شریفہ اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ میں رب سے مراد کون ہے؟ (پ۱۲ رکوع ۱۵)

ج۔ آیت شریفہ میں رب سے مراد بادشاہ وقت ہے جس کا نام ریان بن الولید تھا (قرطبی ص۱۸۹ ج۹)

س۔ فرمان خداوندی ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم میں یہ کس کا بھائی تھا اس کا نام کیا تھا؟ (پ۱۳ رکوع ۲)

ج۔ اس آیت میں حضرت یوسفؑ کے حقیقی بھائی بنیامین کا ذکر ہے (تفسیر قرطبی پ۱۳ رکوع ۲)

س۔ اللہ کے فرمان فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ یہ کلام کس کا ہے أَخٌ سے مراد کون ہے (پ۱۳ رکوع ۳)

ج۔ یہ کلام حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کا ہے أَخٌ سے مراد حضرت یوسفؑ ہیں (قرطبی ص۲۳۹ ج۹)

س۔ اللہ کے فرمان قَالَ كَبِيرُهُمْ میں حضرت یوسفؑ کے بڑے بھائی کا نام کیا تھا؟ (پ۱۳ رکوع ۲)

ج۔ آیت میں حضرت یوسفؑ کے بڑے بھائی کا جو ذکر ہے اس کا نام بعض نے شمعون

(یہ صائب الرائے تھا) اور بعض نے روبیل بتلایا ہے یہ عمر میں سب سے بڑا تھا۔
(تفسیر قرطبی ص ۲۳۹/۹)

س۔ اللہ کے فرمان اٰوٰی اِلَیْہِ اَبَوَیْہِ میں کس کے والدین کا ذکر ہے اور ان کے نام کیا کیا ہیں؟ پ ۱۳ رکوع ۵

ج۔ آیت کریمہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین کا ذکر ہے والد کا نام حضرت یعقوب، اور والدہ کا نام راحیل تھا (تفسیر خازن ص ۵/۲)

س۔ خداوند تعالیٰ کے فرمان وَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ میں کون شخص مراد ہے؟ پ ۱۳ رکوع ۱۲

ج۔ اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ عبد اللہ بن سلام تھا بعض نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے (تفسیر قرطبی ص ۳۳۶/۹)

س۔ اللہ کے فرمان اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ میں ذریت سے مراد کون ہیں؟ (پ ۱۳ رکوع ۱۸)

ج۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مراد ہیں (الاتقان ص ۱۸۷/۲)

س۔ اللہ کے فرمان رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ میں کس کے والدین مراد ہیں اور نام کیا ہے (پ ۱۳ رکوع ۱۸)

ج۔ آیت مبارکہ میں حضرت ابراہیمؑ کے والدین مراد ہیں والد کا نام بعض نے تارخ بعض نے آزر بعض نے یازر بتایا ہے اور والدہ کا نام بعض نے ثانی بعض نے نوفا اور بعض نے لیوثا بھی بتلایا ہے (الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۸۷)

س۔ فرمان خداوندی اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ میں استہزاء کرنیوالے کون تھے؟ (پ ۱۴ رکوع ۶)

ج۔ حضرت سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ یہ تمسخر کرنیوالے پانچ آدمی تھے ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، ابوزمعہ، حارث بن قیس، اسود بن عبد یغوث (تفسیر قرطبی ص ۶۲/۱۰)

س۔ اللہ کے فرمان رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا اَبْکَمُ میں اس گونگے شخص کا نام کیا تھا؟ (پ ۱۴ رکوع ۱۶)

ج۔ اس آیت میں جس گونگے کا ذکر ہے وہ اسید بن ابی العیص تھا (الاتقان ص ۱۸۲)
یہ حضرت عثمان بن عفانؓ کا غلام تھا اسکو اسلام سے سخت نفرت تھی خود بھی کافر تھا دوسروں کو بھی اسلام میں داخل ہونے سے روکتا تھا (تفسیر مظہری ص ۳۱۸/۶ پ ۱۴ رکوع ۱۶)

(پ ۱۴ رکوع ۱۶)

س۔ اللہ کے فرمان یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ میں کون مراد ہے؟

ج۔ آیت شریفہ میں عدل کا حکم کرنیوالے شخص حضرت عثمان بن عفان ہیں (قرطبی ص ۱۴۹/۱۰)

س۔ فرمانِ خداوندی کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَھَا میں اس عورت کا نام کیا تھا؟ (پ ۱۴ رکوع ۱۶)

ج۔ آیت میں جس عورت کا ذکر ہے اس کا نام ریطہ بنت سعید تھا (الاتقان ص ۱۸۷/۲)
دوسرا قول یہ ہے کہ ریطہ بنت عمرو تھا (قرطبی ص ۱۷۱/۱۰)

س۔ کلام خدائے تعالیٰ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ سے مشرکین نے کس کو مراد لیا تھا؟ (پ ۱۴ رکوع ۲۰)

ج۔ مشرکین نے بشر سے مراد عبد بن الحضرمی کو لیا تھا جس کا اصل نام مقیس تھا (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسلم الحضرمی کے دو غلاموں یسار اور جبر کو مراد لیا تھا (۳) مشرکین نے اس کہنے سے حضرت سلمان فارسی کو مراد لیا تھا (۴) بشر سے مراد مشرکین نے شہر مکہ کے ایک آہنگر کو لیا تھا جس کا نام بلعام تھا۔ مخالفین کا گمان تھا کہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دیتا ہے[۱] (الاتقان ص ۱۸۷/۲ و قرطبی ص ۱۷۸/۱۰)

س۔ اللہ کے کلام مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ میں کسکو مراد لیا گیا؟ (پ ۱۵ رکوع ۱۶)

ج۔ آیت میں جس کا ذکر ہے وہ عیینہ بن حصن تھا دوسرا قول ہے کہ یہ آیت امیہ بن خلف الجمحی کے بارے میں نازل ہوئی (قرطبی ص ۳۹۲/۱۰ پ ۱۵)

س۔ اللہ کے فرمان وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ میں ان دونوں شخصوں کے نام کیا تھے (پ ۱۵ رکوع ۱۷)

ج۔ آیت میں جن دو شخصوں کا ذکر ہے وہ تملیخا اور فطروس تھے (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ فرطوش جو کافر تھا (قرطبی ص ۳۹۲/۱۰) (۳) تیسرا قول یہ ہے کہ ان میں ایک مسلمان

---

[۱] پانچواں قول یہ ہے کہ بنی مغیرہ کا ایک غلام تھا جسکا نام یعیش تھا وہ کتابیں پڑھتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قرآن سکھاتے تھے قریش کہنے لگے ان کو یعیش سکھا دیتا ہے (۶) یہ حویطب ابن عبد العزیٰ کا ایک غلام تھا جسکی زبان عجمی تھی اسکا نام عائش تھا مشرکین کہنے لگے یہ عائش سے سیکھے ہیں آخر میں عائش مسلمان ہو گیا تھا (تفسیر مظہری ص ۴۳۸/۶ پ ۱۴ رکوع ۲۰)

تھا جس کا نام ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد تھا اور دوسرا کافر جس کا نام اسود بن عبدالاسد تھا (قرطبی ص۳۹۹)

س۔ فرمان خداوندی وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰهُ میں جس نوجوان کا ذکر ہے اسکا نام کیا تھا

ج۔ آیت میں جس نوجوان کا ذکر ہے وہ حضرت یوشع بن نون تھے (۲) یثربی تھا جو یوشع کا بھائی تھا (روح المعانی ص۳۱۹ پ۱۵)

س۔ اللہ کے فرمان حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ پ۱۵ رکوع ۲۱ میں مذکور دو دریا کہاں ہیں؟

ج۔ یہ دونوں دریا فارس اور روم میں ہیں (تنویر المقیاس تفسیر ابن عباس ص۱۸۶)

س۔ اللہ کے فرمان فَوَجَدَا عَبْدًا پ۱۵ رکوع ۲۱ میں عبد سے مراد کون ہیں؟

ج۔ عبد سے مراد حضرت خضر علیہ السلام ہیں جنکا نام بلیا تھا (الاتقان ص۱۸۷)

س۔ آیت کریمہ وَکَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ میں اس بادشاہ کا نام کیا تھا؟

ج۔ آیت کریمہ میں جس بادشاہ کا ذکر ہے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں (۱) اس کا نام ھُدد بن بدد تھا (۲) جلندی بن کرکر تھا یہ غسان کا بادشاہ تھا (۳) مفواد بن الجلندی بن سعید الازدی تھا (روح المعانی ص۱ پ۱۶ رکوع ۱)

س۔ اللہ کا کلام وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ میں والدین کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ باپ کا نام کازیر اور والدہ کا نام سہوا تھا (روح المعانی ص۱۰ پ۱۶ رکوع ۱)

س۔ اللہ کے فرمان لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ میں ان دو یتیم غلاموں کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ آیت میں جن دو غلاموں کا ذکر ہے ان کے نام اصرم اور صریم تھے (بحوالہ بالا)

س۔ اللہ کے فرمان وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا میں یہ کس کے والدین تھے ان کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ یہ اصرم اور صریم کے والدین تھے جن کا ذکر لغلامین یتیمین میں آیا ہے اور ان کے والد کا نام کاشح اور والدہ کا نام دھنا تھا (روح المعانی ص۱۳ پ۱۶ رکوع ۱)

(پ۱۶ رکوع ۵)

س۔ اللہ کے کلام فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَا میں ندا یعنی آواز دینے والے کون تھے؟

ج۔ بعض نے کہا ہے کہ پکارنے والے حضرت عیسیٰ تھے (۲) پکارنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے (روح المعانی ص۸۲/۱۶)

س۔ اللہ کے فرمان وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ (پ۱۶ رکوع ۸) میں انسان سے مراد کون ہے؟

ج۔ آیت میں جس کا ذکر ہے وہ ابی بن خلف تھا (۲) امیہ بن خلف تھا (۳) ابوجہل تھا (۴) ولید بن المغیرہ تھا (۵) عاص بن وائل تھا (تفسیر روح المعانی ص۱۱۶)

س۔ اللہ کا فرمان اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ (پ۱۶ رکوع ۷) میں کون مراد ہے؟

ج۔ عاص بن وائل مراد ہے بعض نے کہا یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی (روح المعانی ص۱۲۹/۱۶)

س۔ اللہ کے کلام وَقَتَلْتَ مِنْهُمْ نَفْسًا (پ۱۶ رکوع ۱۱) میں حضرت موسیٰ نے کس کو قتل کیا؟

ج۔ یہ ایک قبطی شخص تھا جس کا نام قانون تھا (روح المعانی ص۱۹۲/۱۶)

س۔ فرمان خداوندی اَلْقَى السَّامِرِیُّ میں اس سامری کا نام کیا تھا؟

ج۔ اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا (حاشیہ جلالین ص۲۶۵ پ۱۶) رکوع ۱۲

س۔ اللہ کا فرمان مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ میں کس کا ذکر ہے؟ رکوع ۱۲

ج۔ اس آیت میں رسول سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں (جلالین ص۲۶۵ پ۱۶)

س۔ اللہ کا فرمان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ میں کس کا ذکر ہے؟

ج۔ اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ نضر بن الحارث تھا (خازن ص۲۹۹/۳ پ۱۷) رکوع ۸

س۔ اللہ کے فرمان هٰذٰنِ خَصْمٰنِ میں ان جھگڑنے والوں کے نام کیا تھے؟

ج۔ شیخین نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ یہ آیت حضرت حمزہ عبداللہ بن الحارث، علی بن ابی طالب، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں نازل ہوئی (خازن ص۳۰۳/۳ پ۱۷ رکوع ۹)

(پ۲۷ رکوع ۱۱)

س۔ اللہ کے فرمان وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِإِلْحَادٍ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی؛

ج۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یہ آیت عبداللہ ابن انیس کے بارے میں نازل ہوئی (اتقان ص۱۸۱)

س۔ فرمانِ خداوندی اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ (پ۱۸ رکوع ۸) میں تہمت لگانیوالے کون تھے؟

ج۔ اس آیت میں جن کا ذکر ہے یہ وہ ہیں جنھوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی ان میں سے حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ، حمنہ بنت جحش اور عبداللہ بن ابی منافق ہیں (الاتقان ص۱۸۸/۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ میں ظالم سے کون شخص مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں ظالم سے عقبہ بن ابی معیط مراد ہے (خازن ص۱۷/۳) پ۱۹ رکوع ۱

س۔ فرمانِ خداوندی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا میں فلاں سے کون مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں جسکو مراد لیا گیا ہے وہ امیہ بن خلف ہے دوسرا قول یہ ہے کہ ابی بن خلف مراد ہے (خازن ص۱۷/۳ پ۱۹ رکوع ۱)

س۔ فرمانِ خداوندی وَكَانَ الْكَافِرُ (پ۱۹ رکوع ۴) میں اس کافر سے مراد کون ہے؟

ج۔ آیت میں جو لفظ کافر آیا ہے اس سے مراد ابو جہل ہے قالہ[1] الشعبی۔ (خازن ص۲۲/۳)

س۔ اللہ کے فرمان اِمْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ (پ۱۹ رکوع ۱۷) میں جس عورت کا ذکر ہے اس کا نام کیا تھا؟

ج۔ آیت میں جس عورت کا ذکر ہے اس کا نام بلقیس[2] بنت شراحیل تھا (خازن ص۴)

س۔ اللہ کے فرمان فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ (پ۱۹ رکوع ۱۸) میں حضرت سلیمانؑ کے پاس آنیوالا کون تھا

ج۔ حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں آنیوالے کا نام منذر تھا اور یہ ملکہ سبا بلقیس بنت شراحیل کا قاصد تھا (الاتقان ص۱۸۸ تفسیر مظہری ص۲۵۵ ج۹)

---

[1] صحیح یہ ہے کہ یہ آیت ہر کافر کے متعلق ہے۔ [2] بلقیس کے والد کی چالیس پشتوں سے بادشاہت وراثت میں چلی آرہی تھی چالیسواں بادشاہ اسکا باپ تھا بعد وفاتِ والد لوگوں نے بلقیس میں شاہانہ صلاحیتیں دیکھیں تو اسکے باپ کی جگہ اسکو متمکن کر دیا اس کا باپ ملک یمن کا بادشاہ تھا (خازن ص۴)

(پ۱۹ رکوع ۱۸)

س۔ فرمان خداوندی قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ میں اس عفریت کا نام کیا تھا؟

ج۔ آیت میں جس جن کا ذکر ہے اس کا نام (۱) گوزن تھا (۲) ذکوان (۳) صخر تھا (اتقان ص۱۸۸/۲)

س۔ فرمان خداوندی اَلَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ (پ۱۹ رکوع ۱۸) میں کتاب کا علم کس کے پاس تھا

ج۔ مرادِ آیت کے متعلق مختلف اقوال ہیں (۱) آصف بن برخیا تھا جو حضرت سلیمانؑ کا میر منشی تھا (۲) ایک شخص ذوالنور نامی تھا (۳) اس کا نام اسطوم تھا (۴) تملیخا نام تھا (۵) بلخ تھا (۶) اس کا نام ضبّۃ ابو القبیلہ تھا (۷) مراد حضرت جبریلؑ ہیں (۸) حضرت خضر علیہ السلام تھے (الاتقان ص۱۸۸/۲)

س۔ اللہ کے فرمان تِسْعَةُ رَهْطٍ میں یہ کونسی جماعت تھی؟

ج۔ آیت میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کرنیوالے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ رُعَمیٰ[1]، رعیم[2]، ہرمی[3]، ہریم[4] داب[5]، رباب[6]، مسطح[7] مصدع[8] قدار[9] بن سالف (الاتقان ص۱۸۸/۲)

س۔ اللہ کے فرمان فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ (پ۲۰ رکوع ۴) میں کس کا ذکر ہے؟

ج۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے تین مہینہ آپ کو دودھ پلا کر دشمنوں کے خوف سے آپ کو ایک چھوٹے سے صندوق میں بند کر کے دریا میں بہا دیا تھا جب یہ صندوق فرعون کے محل کے پاس کو تیرتا ہوا آیا تو فرعون نے اس کو نکالنے کا حکم دیا آیت میں اس صندوق کو نکالنے والے کا ذکر ہے جس کا نام طایوس تھا (اتقان ص۱۸۸/۲)

س۔ فرمانِ خداوندی وَامْرَاَتُ فِرْعَوْنَ (پ۲۰ رکوع ۴) میں فرعون کی بیوی کا نام کیا تھا؟

ج۔ فرعون کی اہلیہ کا نام حضرت آسیہ تھا یہ حضرت موسیٰؑ پر ایمان رکھتی تھی (خازن ص۴۲۵ ج۳)

س۔ اللہ کے فرمان اُمِّ مُوْسٰى (پ۲۰ رکوع ۴) میں حضرت موسیٰؑ کی والدہ کا نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ بنت لیصہر بن لاوی تھا (۲) یوخا تھا (۳) اباذخت تھا۔ (الاتقان ص۱۸۸/۲)

س۔ فرمان خداوندی وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ (پ۲۰ رکوع ۴) میں یہ کس کی بہن تھی نام کیا تھا؟

ج۔ آیت میں حضرت موسیٰؑ کی اس بہن کا ذکر ہے جس نے فرعون کی دودھ پلانے والی کی طرف رہبری کی تھی جس کا نام مریم تھا (۲) کلثوم تھا (خازن ص ۴۲۶ ج ۳)

س۔ فرمان خداوندی هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ (پ۲۰ رکوع ۵) میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس فرمان خداوندی میں جس کا ذکر ہے وہ سامری ہے (جس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا (تفسیر خازن ص ۴۲۷ ج ۳)

س۔ کلام خداوندی وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى (پ۲۰ رکوع ۵) میں اس دوڑ کر آنیوالے کا نام کیا تھا؟

ج۔ یہ شخص آل فرعون میں سے ایک مؤمن تھا جس کا نام (۱) سمعان (۲) شمعون (۳) جبر (۴) جبیب (۵) حزقیل بیان کیا گیا ہے (اتقان ص ۱۸۸ ج ۲ وحاشیہ جلالین ص ۳۲۸)

س۔ اللہ کے فرمان اِمْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ (پ۲۰ رکوع ۶) میں یہ دونوں عورتیں کس کی تھیں نام کیا تھے؟

ج۔ یہ دونوں بچیاں حضرت شعیب علیہ السلام کی تھیں اور ان میں سے ایک کا نام لَیّا اور دوسری کا صفوریا تھا (الاتقان ص ۱۸۸ ج ۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ (پ۲۱ رکوع ۱۱) میں حضرت لقمان کے بیٹے کا نام کیا تھا

ج۔ آیت میں حضرت لقمان کے جس بیٹے کا ذکر ہے اس کا نام (۱) باران (۲) وران بیان کیا گیا ہے (اتقان ص ۱۸۹ ج ۲) اور صاحب خازن نے ص ۴۷ پر نعم اور مشکم بیان کیا ہے (پ ۲۱)

س۔ فرمان خداوندی مَلَكُ الْمَوْتِ (پ۲۱ رکوع ۱۴) میں روح نکالنے والے فرشتہ کا نام کیا ہے؟

ج۔ ملک الموت فرشتہ کا نام حضرت عزرائیل علیہ السلام ہے (اتقان ص ۱۸۹ ج ۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ (پ۲۱ رکوع ۱۸) میں کون شخص مراد ہے

ج۔ حضرت امام سُدّی جو ایک جلیل القدر مفسر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس آیت

میں جس شخص کا ذکر ہے وہ بنی حارثہ میں سے تھا جس کا نام ابوعرابہ بن اوس بن قیظی تھا (الاتقان ص ۱۸۹ ج ۲)

س۔ فرمان خداوندی اَهْلَ الْبَيْتِ (پ۲۲ رکوع ۱) میں اہل بیت میں کون کون داخل ہیں؟

ج۔ اس آیت میں اہل بیت سے مراد حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ ہیں (خازن ص ۴۹۹ ج ۳)

س۔ اللہ کے کلام —— اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (پ۲۲ رکوع ۲) میں کون شخص مراد ہے جس پر اللہ نے انعام کیا

ج۔ آیت کریمہ میں جس کا ذکر ہے وہ حضرت زید بن حارثہ تھے (خازن ص ۵۰۱ ج ۳ پ ۲۲)

س۔ اللہ کے فرمان اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ (پ۲۲ رکوع ۲) میں جس بی بی کا ذکر ہے وہ کون تھی؟

ج۔ اس آیت میں حضرت زینب بنت جحش رضی کا ذکر ہے (خازن ص ۵۰۱ ج ۳)

س۔ اللہ کے فرمان وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ (پ۲۲ رکوع ۶) میں حامل احکام خداوندی کون تھے؟

ج۔ آیت میں جس اٹھانیوالے کا ذکر ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے (خازن ص ۵۱۴ ج ۳)

س۔ اللہ کے فرمان اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ (پ۲۲ رکوع ۱۷) میں جن کا ذکر ہے کون تھے؟

ج۔ آیت حکیمہ میں جن دو شخصوں کا ذکر ہے وہ حضرت شمعون اور یوحنا تھے اور ان کے بعد فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ (پ۲۲ رکوع ۱۷) میں جو تیسرے کا ذکر ہے اس کا نام یونس تھا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ تینوں صادق، مصدوق اور شلوم تھے (اتقان ص ۱۸۹ ج ۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ (پ۲۲ رکوع ۱۸) میں آنیوالے کا نام کیا تھا

ج۔ آیت میں جس آنیوالے کا ذکر ہے وہ حبیب نجار تھا؟ (الاتقان ص ۱۸۹ ج ۲)

س۔ اللہ کے فرمان اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ (پ۲۳ رکوع ۴) میں کون شخص مراد ہے؟

ج۔ آیت کریمہ میں جس کا ذکر ہے وہ عاص بن وائل تھا (۲) ابی بن خلف تھا (۳) امیہ بن خلف تھا (الاتقان ص ۱۸۹ ج ۲)

س۔ فرمان خداوندی فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ (پ۲۳ رکوع ۷) میں جس غلام کی بشارت دی گئی وہ کون ہے؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمٰعیل یا حضرت اسحٰق علیہما السلام ہیں

دونوں قول مشہور ہیں (اتقان صـ ۱۸۸/۲)

س ۔ اللہ کے کلام وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ (پ۲۳ رکوع ۱۱) میں یہ جھگڑا کرنیوالے کون تھے ؟

ج ۔ یہ دونوں متخاصم فرشتے تھے بعض نے کہا جبرئیل علیہ السلام تھے بعض نے کہا میکائیل تھے (اتقان صـ ۱۸۸/۲)

س ۔ اللہ کا فرمان عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا (پ۲۳ رکوع ۱۲) میں اس جسد سے مراد کیا ہے ؟

ج ۔ وہ شیطان تھا جس کو اُسید کہا جاتا ہے (۲) اس کا نام صخر تھا (۳) اس کا نام حبقیق تھا (الاتقان صـ ۱۸۸/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ (پ۲۳ رکوع ۱۳) میں شیطان نے کس کو چھوا اور اس شیطان کا نام کیا تھا ؟

ج ۔ جس شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو چھوا اس کا نام مُسَعّط تھا (اتقان صـ ۱۸۸/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ (پ۲۴ رکوع ۱) میں کون مراد ہے ؟

ج ۔ آیت میں جس ہستی کا ذکر ہے وہ نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت جبریلؑ مراد ہیں (الاتقان صـ ۱۸۸/۲)

س ۔ اللہ کے فرمان وَصَدَّقَ بِهٖ (پ۲۴ رکوع ۱) میں کس کو مراد لیا گیا ہے ؟

ج ۔ اس آیت میں حضرت صدیق اکبرؓ مراد ہیں (۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں (حوالہ بالا)

س ۔ اللہ کے فرمان الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا (پ۲۴ رکوع ۱۸) میں کون مراد ہیں ؟

ج ۔ آیت میں گمراہ کرنے والے ابلیس لعین اور قابیل دونوں ہیں (صاوی صـ ۲۴/۴)

س ۔ فرمان خداوندی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ میں کون مراد ہے ؟

ج ۔ آیت میں جس کا ذکر ہے وہ شہر مکہ کا رہنے والا ولید بن مغیرہ یا مسعود بن عمرو ثقفی تھا (صاوی صـ ۵/۴ و صـ ۵۱/۴)

س ۔ اللہ کے فرمان وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا (پ۲۵ رکوع ۱۳) میں مثل بیان کرنیوالا کون تھا ؟

ج ۔ اس مثل کا بیان کرنے والا عبداللہ بن الزبعری تھا (صاوی صـ ۵۵)

س ۔ کلام خداوندی طَعَامُ الْاَثِيْمِ (پ۲۵ رکوع ۱۶) میں کون مراد ہے ؟

ج ۔ ابن جبیر نے کہا ہے کہ وہ ابوجہل ہے ۔ (صاوی صـ ۶۵)

س ۔ اللہ کے فرمان وَشَهِدَ شَاهِدٌ (پ۲۶ رکوع ۱) میں کون مراد ہے ؟

ج ۔ آیت میں شَاهِدٌ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام مراد ہیں (صاوی صـ ۷۶/۴)

س ۔ اللہ کے ارشاد اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (پ۲۶ رکوع ۴) میں کون سے رسول مراد ہیں ؟

ج ۔ صحیح ترین قول اس آیت کے متعلق یہ ہے کہ اولوا العزم رسول پانچ ہیں حضرت نوح علیہ السلام ، حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت موسیٰ علیہ السلام ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم (صاوی صـ ۸۴/۴)

س ۔ اللہ کے فرمان يُنَادِ الْمُنَادِ (پ۲۶ رکوع ۱۷) میں ندا دینے والا کون ہے یہ کس جگہ کھڑا ہو کر ندا دے گا ؟

ج ۔ منادی سے مراد حضرت اسرافیلؑ ہیں جو بیت المقدس کی چٹان پر کھڑے ہو کر ندا دیں گے (صاوی صـ ۱۲۲/۴)

س ۔ ارشاد خداوندی هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ (پ۲۶ رکوع ۱۹) میں ضیف سے مراد کون کون سے فرشتے ہیں ؟

ج ۔ حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں اس آیت میں جن فرشتوں کا ذکر ہے وہ چار ہیں حضرت جبرئیلؑ حضرت میکائیل حضرت رفائیل حضرت اسرافیل علیہم السلام (الاتقان فی علوم القرآن صـ ۱۸۹)

س ۔ باری تعالیٰ کے فرمان وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ (پ۲۶ رکوع ۱۹) میں کس کو کس کی بشارت ہے ؟

ج ۔ آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بشارت ہے بیٹے کی ۔ علامہ کرمانی نے کہا ہے کہ تمام مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ وہ فرزند حقیقی حضرت

حضرت اسحٰق علیہ السلام تھے مگر حضرت مجاہد اس میں اختلاف کرکے فرماتے ہیں کہ آیت میں جس فرزند کی بشارت ہے وہ حضرت اسمٰعیلؑ تھے (اتقان ص ۱۸۹/۲)

س۔ اللہ کا فرمان عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى (پ ۲۷ رکوع ۵) میں زبردست قوت والے سے کون مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں شدید القوٰی سے مراد حضرت جبرئیلؑ ہیں (صاوی ص ۱۳۶)

س۔ اللہ کے فرمان اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى (پ ۲۷ رکوع ۷) میں کون شخص مراد ہے؟

ج۔ بعض کہتے ہیں عاص بن وائل اور بقول بعض ولید بن مغیرہ مراد ہے (اتقان ص ۱۸۹)

س۔ اللہ کے فرمان يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ (پ ۲۷ رکوع ۸) میں پکارنے والے کون ہیں؟

ج۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں (الاتقان ص ۱۸۹)

س۔ ارشاد خداوندی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا (پ ۲۸ رکوع ۱) میں ان شوہر و بیوی کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ ارشاد خداوندی میں جن مرد و بیوی کا ذکر ہے یہ شوہر تو اوس بن صامت تھے اور عورت کا نام خولہ بنت ثعلبہ تھا (صاوی ص ۱۶۹/۴)

س۔ فرمان خداوند تعالیٰ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (پ ۲۸ رکوع ۱۹) میں کس باندی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کیا تھا؟

ج۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ تھیں (صاوی ص ۲۱۹/۴)

س۔ کلام خداوندی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِىُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا (پ ۲۸ رکوع ۱۹) میں آنحضرت کی کونسی زوجہ مراد ہیں؟

ج۔ حضرت حفصہ رضؓ مراد ہیں (صاوی ص ۲۲/۴)

س۔ خداوند کریم کا فرمان فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ (پ ۲۸ رکوع ۱۹) میں جس راز کا ذکر ہے اس کی خبر کس نے کس کو دی؟

ج۔ آیت کریمہ میں جس راز کا ذکر ہے اس کی خبر حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ کو دی تھی (صاوی ص ۲۲/۴)

س۔ اللہ کے فرمان اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ اور اِنْ تَظٰهَرَا (پ ۲۸ رکوع ۱۹) میں کس کو خطاب تھا؟

ج۔ اس خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیویاں حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضؓ مراد ہیں (الاتقان ص ۱۸۹)

س۔ اللہ کے کلام وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (پ ۲۸ رکوع ۱۹) میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں حضرات شیخین (حضرت صدیق اکبرؓ و حضرت عمرؓ) مراد ہیں۔

س۔ اللہ کے فرمان امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ (پ ۲۸ رکوع ۲۰) میں ان دونوں نبیوں کی گھر والیوں کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اہلیہ کا نام والعہ تھا (الاتقان ص ۱۸۹) دوسرا قول یہ ہے کہ واھلہ تھا (صاوی ص ۲۲۳/۴) اور حضرت لوط علیہ السلام کی اہلیہ کا نام والہہ بعض نے واعلہ بیان کیا ہے (صاوی ص ۲۲۳/۴)

س۔ اللہ کے فرمان وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ (پ ۲۹ رکوع ۳) کس کے حق میں نازل ہوئی؟

ج۔ اس میں تین اقوال ہیں (۱) اسود بن عبد یغوث کے حق میں نازل ہوئی (۲) اخنس بن شریق کے حق میں (۳) جمہور مفسرین کہتے ہیں یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے (صاوی ص ۲۳۲/۴)

س۔ اللہ کے فرمان سَاَلَ سَآئِلٌ (پ ۲۹ رکوع ۷) میں سوال کرنیوالا کون شخص تھا؟

ج۔ یہ سوال کرنیوالا نضر بن حارث تھا (صاوی ص ۲۴۵، تنویر المقباس ص ۳۶۷)

س۔ اللہ کے فرمان رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ (پ ۲۹ رکوع ۱۰) میں کس کے والدین کا ذکر ہے اور ان کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کے والدین کا ذکر ہے والد کا نام

لمک بن متوشلخ اور والدہ کا نام سحابنت انوش تھا دوسرا قول یہ ہے کہ شمخا بوزن سکری بنت انوش تھا (صاوی ص۲۵۲ ج۴)

س۔ اللہ کا فرمان سَفِيهُنَا عَلَى اللهِ شَطَطًا (پ۲۹ رکوع ۱۱) میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ ابلیس لعین ہے؟ (الاتقان ص۱۸۹)

س۔ اللہ کے فرمان ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا (پ۲۹ رکوع ۱۵) میں کون مراد ہے؟

ج۔ آیت میں جس کا ذکر ہے وہ ولید بن مغیرہ مخزومی تھا (صاوی ص۲۶۵ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى (پ۲۹ رکوع ۱۸) میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس آیت میں ابوجہل مراد ہے اس کے حق میں یہ نازل ہوئی تھی (اتقان ص۱۸۹)

س۔ اللہ کے فرمان هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ (پ۲۹ رکوع ۱۹) میں انسان سے مراد کون ہے؟

ج۔ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں (صاوی ص۲۷۳ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان وَيَقُولُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا (پ۳۰ رکوع ۲) میں اس کا قائل کون ہوگا

ج۔ اس کلام کا کہنے والا ابلیس لعین ہوگا (الاتقان ص۱۸۹)

س۔ اللہ کے فرمان اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى (پ۳۰ رکوع ۵) میں اس نابینا کا اسم گرامی کیا تھا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رض تھا (صاوی ص۲۹۱ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى (پ۳۰ رکوع ۵) میں کون مراد ہے؟

ج۔ امیہ بن خلف مراد ہے (صاوی ص۲۹۲ ج۴) دوسرا قول یہ ہے کہ عتبہ بن ربیعہ مراد ہے (صاوی ص۲۹۲ ج۴ والاتقان ص۱۸۹ ج۲)

س۔ قرآن کریم میں آیت فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ (پ۳۰ رکوع ۱۴) کس کے بارے میں نازل ہوئی؟

ج۔ امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی (الاتقان ص۱۸۹ ج۲)

س۔ اللہ کے فرمان وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (پ۳۰ رکوع ۱۶) میں والد سے کون مراد ہے؟

ج۔ آیت میں والد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں (صاوی ص۳۲۱ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ (پ۳۰ رکوع ۱۷) میں رسول سے مراد کون ہیں؟

ج۔ اس آیت میں رسول سے مراد حضرت صالح علیہ السلام ہیں (صاوی ص۳۲۴ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان الْاَتْقَى (پ۳۰ رکوع ۱۸) میں جس متقی و نیک بخت کا ذکر ہے اس سے کون مراد ہے؟

ج۔ آیت میں جس متقی کا ذکر ہے وہ حضرت صدیق اکبر رض ہیں (صاوی ص۳۲۶ ج۴)

س۔ اللہ کے فرمان الَّذِي يَنْهٰى عَبْدًا (پ۳۰ رکوع ۲۱) میں کس منع کرنیوالے کا ذکر ہے؟ اور عبد سے مراد کون ہے؟

ج۔ منع کرنیوالا ابوجہل تھا اور عبد سے مراد حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (صاوی [illegible])

س۔ اللہ کے فرمان اِنَّ شَانِئَكَ (پ۳۰ سورہ کوثر) میں کون مراد ہے؟

ج۔ اس میں چند اقوال ہیں (۱) عاص بن وائل (۲) ابوجہل (۳) عقبہ بن ابی معیط (۴) ابولہب (۵) کعب بن اشرف

س۔ اللہ کے فرمان وَامْرَاَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (پ۳۰ سورہ لہب) میں یہ عورت کس کی بیوی تھی نام کیا تھا؟

ج۔ یہ ابولہب کی بیوی تھی جس کا نام ام جمیل تھا ــــــ اور یہ کانی (ایک آنکھ سے اندھی) تھی (الاتقان فی علوم القرآن ص۱۸۹ ج۲)

قرآن پاک سے متعلق دیگر معلومات

س۔ قرآن پاک میں کون کون سے الفاظ سریانی زبان کے آئے ہیں؟

ج۔ قرآن پاک میں سریانی زبان کے چار الفاظ آئے ہیں ۱ طٰہٰ پ۱۶ میں ۲ اثیم پ۲۹ میں ۳ طور پ۲۷ میں ۴ ربانیون پ۶ میں ہے (مقدمۃ المنجد ص۱۶)

س۔ قرآن پاک میں رومی زبان کے کتنے اور کون کونسے الفاظ ہیں؟

ج۔ تین ہیں ۱ صراط ۲ قسطاس ۳ فردوس (بحوالہ بالا)

س۔ قرآن پاک میں حبشی زبان کے الفاظ کیا کیا ہیں؟

ج۔ ۷ مشکوٰۃ پٹ میں ۲ کفلین پٹ میں (بحوالہ بالا)

س۔ قرآن کریم میں لیل (رات) مقدم اور نہار (دن) مؤخر آنیکی کیا وجہ ہے؟

ج۔ اس واسطے کہ لیل باعتبار آفرینش و پیدائش مقدم ہے اور دن مؤخر، یعنی حق تعالیٰ نے پہلے رات کو بنایا اس کے بعد دن بنایا (ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص۴۰۳)

س۔ وہ کونسی سورت ہے جسمیں صرف ایک ہی کسرہ (زیر) ہے؟

ج۔ وہ سورت سورۂ اخلاص ہے (یعنی قل ہو اللہ) (ہدایۃ الترتیل ص۴۰۲)

س۔ آیت قطب کونسی ہے؟

ج۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ الآیۃ آیت قطب ہے (ہدایۃ الترتیل ص۴۰۲)

س۔ قرآن کریم میں سب سے بڑی آیت کونسی ہے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے معلوم کیا کہ قرآن میں بڑی آیت کونسی ہے تو ان صحابی نے عرض کیا آیت مداینہ (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ الآیۃ سب سے بڑی آیت ہے (حوالہ بالا)

س۔ قرآن میں سب سے بڑی سورۃ کونسی ہے؟

ج۔ سورۂ بقرہ ہے (ہدایۃ الترتیل ص۴۰۲)

س۔ قرآن میں سب سے بڑا رکوع کونسا ہے؟

ج۔ سب سے بڑا رکوع عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ پارہ ۱۰ میں ہے (حوالہ بالا)

س۔ قرآن کریم میں کونسا عتاب ہے جسمیں ایک صحابی کے علاوہ سب صحابہ داخل تھے؟

ج۔ وہ عتاب جنگ بدر میں قیدیوں سے فدیہ لینے کے باب میں تھا اور وہ صحابی حضرت عمر رضؓ ہیں جنھوں نے قیدیوں سے فدیہ لینے کی رائے نہیں دی تھی بلکہ سب کو قتل کرنے کی رائے دی کما قال تعالیٰ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ الخ پ۱۰ (ترجمہ) نہیں مناسب ہے نبی کیلئے کہ اس کے

پاس قیدی آویں یہاں تک کہ ان کو قتل کر ڈالیں (ہدایۃ الترتیل ص۳۹۷)

س۔ قرآن کریم میں کونسا حکم ہے جس پر ایک ہی صحابی نے عمل کر کے ثواب حاصل کیا اور قیامت تک کوئی شخص اس حکم پر عمل کر کے ثواب نہ پاوے گا اور وہ صحابی کون ہیں

ج۔ وہ حکم صدقۂ مناجات ہے اور صحابی حضرت علی مرتضیٰ رضؓ ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ منافقین سرخروئی کے واسطے بے فائدہ باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں راز کے طور پر کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ حکم نازل فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً (ترجمہ) اے ایمان والو جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی راز کہو تو کہنے سے پہلے صدقہ دو منافقین نے صدقہ دینا گوارہ نہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راز کے طور پر سرگوشی ترک کر دی اسی اثنا میں حضرت علی رضؓ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی ضرورت ہوئی تھی تو انھوں نے وہ ایک دینار جو ان کے پاس تھا توڑ وا کر صدقہ دے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی چند روز کے بعد یہ صدقہ کا حکم منسوخ ہوگیا تھا (اس طرح اس حکم پر حضرت علیؓ کے علاوہ کوئی عمل نہ کر سکا اور نہ کر سکے گا) (ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص۴۰۰، معارف القرآن ص۳۴۶ ج۸)

س۔ لفظ كَلَّا جو بمعنی زجر و توبیخ کے آتا ہے صرف مکی سورتوں میں آیا ہے مدنی میں نہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

ج۔ مدنی سورتوں میں ڈانٹ ڈپٹ نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ اہل مدینہ (ان پر ہزار ہزار سلام و رحمت ہو) اہل اللہ اور نرم دل تھے اس لئے اللہ نے ان کے احکام اور ان کی بستی میں نازل شدہ کلام میں زجر و توبیخ کا کلمہ استعمال نہیں فرمایا (ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص۴۰۲)

س۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ سمٰوٰت جمع کے صیغہ کے ساتھ مستعمل ہوا ہے اور ارض مفرد کے صیغہ سے حالانکہ آسمانوں کی طرح زمینیں بھی سات ہیں جیساکہ ارشاد باری تو ہے خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ پس ارض کو مفرد لانے کی وجہ کیا ہے؟

ج۔ قرآن میں سمٰوٰت کو جمع لانے کی وجہ یہ ہے کہ ساتوں آسمانوں کی ماہیتیں جداجدا ہیں علیحدہ علیحدہ مادوں سے ان کو بنایا گیا ہے اور ہر طبقہ میں فاصلہ ہے بخلاف زمین کے کہ اس کے کل طبقات کی ایک ہی ماہیت ہے اور ہر طبقہ کے درمیان فاصلہ نہیں ہے تو چونکہ زمین کے ساتوں طبقے ایک ہی ہیں اس لئے صیغہ مفرد لایا گیا ہے واللہ اعلم (ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص۲۰۲)

س۔ قرآن شریف میں مقام عذاب میں ریح کا لفظ مفرد کے صیغہ کیساتھ مستعمل ہے جیساکہ ارشاد باری ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا اور مقام رحمت میں ریاح صیغہ جمع کے ساتھ مستعمل ہے جیساکہ ارشاد خداوندی ہے وَهُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ علی ہذا القیاس دیگر مقامات پر بھی اسی طرح ہے اس طرح آنے کی کیا وجہ ہے؟

ج۔ ریح عربی زبان کا لفظ ہے یہ مفرد کا صیغہ ہے اور اللہ کا عذاب بہ نسبت رحمت کے کم ہے اس لئے عذاب کیواسطے مفرد کا صیغہ لایا گیا اور چونکہ اللہ کی رحمت زیادہ ہے بہ نسبت عذاب کے اس لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے (ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص۲۰۳)

س۔ اللہ کے فرمان یَآ اَیُّھَا النَّاسُ (اے لوگو) کے خطاب میں کافر و مومن دونوں شریک ہیں یا صرف مومن؟

ج۔ ایک قول یہ ہے کہ دونوں شریک ہیں کیونکہ ناس کا لفظ دونوں کو عام ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کافر داخل نہیں کیونکہ کافر فرعی احکام کا مکلف نہیں ہوتا اسی طرح غلام بھی داخل نہیں کیونکہ اس کے تمام فوائد شرعاً آقا کیطرف راجع ہوتے (اتقان اردو ج۲ ص۴۴)

قرأت کے سات اماموں سے متعلق امور

س۔ قرآن کریم کتنی لغتوں پر نازل ہوا؟

ج۔ اللہ کے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم سات لغتوں پر نازل کیا گیا، یعنی قرآن کریم سات طریقوں (سات قراءتوں) سے پڑھا جاسکتا ہے اسی وجہ سے حضرت عثمان رضؓ نے قرآن پاک کے سات نسخوں کو ساتوں لغتوں پر لکھوا کر سات مختلف شہروں میں بھیجا تھا، ہر نسخہ ایک علیحدہ مستقل لغت و قرأت پر تھا اس لئے ساتوں لغتوں کو سات اماموں نے لے لیا اور ساتوں اماموں نے ایک ایک لغت و قرأت کو محنت کر کے محفوظ کیا اور اس کی خوب ترویج و اشاعت کی اور پھیلایا اس لئے ان سات اماموں کی طرف یہ ساتوں لغتیں اور قرأتیں منسوب ہیں۔ (البرہان فی علوم القرآن ص۳۲۹ ج۱)

س۔ قرأت کے ساتوں اماموں کے نام کیا کیا ہیں اور ان کی پیدائش و وفات کس سن اور کس مقام پر ہوئی؟

ج۔ قرأت کے ائمہ سبعہ کے نام درج ذیل ہیں (۱) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ دمشقی جن کی پیدائش ۲۱ھ کے اوائل میں ہوئی دوسرا قول یہ ہے کہ ۸ھ میں پیدا ہوئے اور وفات ۱۱۸ھ میں ۱۰ محرم (یوم عاشوراء) کو دمشق میں ہشام ابن عبدالملک کے زمانہ میں ہوئی (تیسیر الطبع فی اجراء السبع ص۳۱ ج۱)

(۲) عبداللہ بن کثیر مکی یہ فارسی الاصل تھے جن کی پیدائش حضرت امیر معاویہ کے زمانہ میں ۴۵ھ مکہ مکرمہ میں ہوئی اور وفات ۱۲۰ھ یا ۱۲۲ھ میں مکہ ہی میں ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ہوئی۔ (۳) ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بصری ہیں جن کے نام میں مورخین نے اختلاف کیا ہے ایک قول تو یہ ہے کہ ان کا

نام زبان تھا دوسرا قول یحییٰ تیسرا قول عثمان اور چوتھا قول یہ ہے کہ ان کا نام محبوب تھا اور بعض نے ان کی کنیت کو ہی ان کا نام بتایا ہے بعض نے ان کا نام جنید اور بعض نے عیینہ اور عیاد بھی ذکر کیا ہے مگر سب سے صحیح قول پہلا ہے کہ ان کا نام زبان تھا (معرفۃ قراء الکبار علی الطبقات والاعصار صـ۵۸) اور صاحب تہذیب التہذیب نے صـ ۱۹۹/۱۲ پر لکھا ہے کہ اکثر علماء نے ان کا نام عریان لکھا ہے اور میرے نزدیک بھی یہی صحیح ہے اور زبان بھی اثبت ہے مگر عریان کے بعد - ان کی پیدائش مکہ میں سنہ ۷۰ھ یا سنہ ۶۸ھ میں ہوئی اور وفات شہر کوفہ میں سنہ ۱۵۴ھ میں ہوئی (معرفۃ قراء الکبار صـ۶۲ وتہذیب التہذیب صـ ۱۹۹/۱۲)

(۴) چوتھے امام نافع بن عبدالرحمان بن ابی نعیم اصفہانی ہیں جن کی پیدائش سنہ ۷۰ھ میں ہوئی اور وفات شہر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ۱۶۹ھ میں ہوئی اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے، امام نافع نے ستر تابعین سے پڑھا رنگ ان کا سیاہ تھا (طبقات القراء صـ۳۳ وصـ۳۳۴ ومعرفۃ قراء الکبار صـ۷۱)

(۵) پانچویں امام حمزہ بن حبیب ۔ بن عمارہ بن اسمٰعیل کوفی ہیں جن کی پیدائش بمقام کوفہ سنہ ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات شہر حلوان سنہ ۱۰۹ھ میں ہوئی اور دوسرا قول ۱۵۶ھ تیسرا ۱۵۸ھ کا ہے (طبقات القراء صـ ۶۹۳/۱ وصـ ۲۶۱/۱)

(۶) چھٹے امام عاصم بن ابی النجود الاسدی الکوفی ہیں جن کی پیدائش سنہ ۹۵ھ میں ہوئی (تیسیر الطبع صـ۳۲) اور وفات سنہ ۱۲۷ھ کے اواخر میں ہوئی (معرفۃ قراء الکبار صـ۵۴) دوسرا قول یہ ہے کہ سنہ ۱۲۸ھ میں ہوئی،

(۷) ساتویں امام کسائی ہیں ان کا نام علی بن حمزہ ہے یہ بھی کوفہ کے رہنے والے تھے اصلاً فارسی ہیں ان کی پیدائش کوفہ میں سنہ ۱۱۹ھ میں ہوئی اور وفات ملک رے جاتے ہوئے موضع نینویہ میں بعمر ستر سال سنہ ۱۸۹ھ میں ہوئی (تیسیر الطبع صـ ۳۴/۱)

پیدائش میں دوسرا قول سنہ ۱۲۰ھ کا ہے (معرفۃ قراء الکبار صـ۷۲) وفات میں دوسرا قول ۱۸۷ھ کا ہے (معرفۃ قراء الکبار صـ۷۴)

قرار سبعہ کے راویوں سے متعلق امور

س ۔ قراءت کے ساتوں اماموں کے راویوں کے نام اور ان کی تاریخ پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج ۔ ان ساتوں اماموں کے ویسے تو بہت سے راوی اور شاگرد ہیں مگر ہر ایک کے دو دو راوی زیادہ مشہور ہیں انہی کا ذکر کیا جاتا ہے،

(۱) عبداللہ بن عامر شامی کے دو راوی ہیں ۱ ہشام بن عمار دمشقی جن کی پیدائش دمشق میں سنہ ۱۵۳ھ میں ہوئی آپ جامع مسجد دمشق کے مفتی وخطیب بھی تھے ان کی وفات دمشق میں محرم سنہ ۲۴۵ھ میں بعمر ۹۲ سال ہوئی ۲ دوسرے راوی ابن ذکوان یعنی ابوعمرو عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان دمشقی ہیں آپ کی ولادت یوم عاشوراء سنہ ۱۷۳ھ میں ہوئی اور دمشق میں سنہ ۲۴۲ھ میں بعمر ۶۹ سال اس دنیا سے رخصت ہوگئے عہ (تیسیر الطبع فی اجراء السبع صـ ۳۲/۱)

(۲) ابن کثیر کے دو راوی یہ ہیں ۱ بزی ۲ قنبل، بزی کا نام احمد بن محمد بزی ہے کنیت ابوالحسن ہے یہ اپنے جد اعلیٰ حضرت ابوالبزہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے بزی کہلاتے ہیں، بزی کی پیدائش سنہ ۱۷۰ھ میں ہوئی اور وفات سنہ ۲۵۰ھ میں مکہ معظمہ میں ہوئی دوسرے راوی قنبل کا نام محمد بن عبدالرحمن مخزومی مکی ہے کنیت ابوعمر اور قنبل لقب ہے سنہ ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۹۱ھ میں وفات پائی عہ (تیسیر الطبع فی اجراء السبع صـ۳۰)

(۳) ابوعمرو بصری کے ایک راوی تو دوری بصری ہیں جن کا نام حفص بن عمر ہے

عہ یہ دونوں ان سے بالواسطہ روایت کرتے ہیں عہ یہ دونوں ابن کثیر سے سند کے ذریعہ روایت کرتے ہیں ۱۲

ان کی پیدائش سنہ ۱۵۰ھ میں بغداد کے قریب دُور نامی ایک قریہ میں ہوئی اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپکو دُوری کہتے ہیں اور دوسرے راوی سوسی ہیں ان کا اصل نام صالح بن زیاد ہے آپ کی پیدائش سنہ ۱۷۱ھ میں اَہواز کے قریب سوس نامی قریہ میں ہوئی اور خراسان بماہ محرم سنہ ۲۶۱ھ میں وفات پائی (تیسیر الطبع ص۳۱)

④ امام نافع کے ایک راوی قالون ہیں جن کا نام عیسٰی بن مینا ہے جن کی ولادت سنہ ۱۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور سنہ ۲۲۰ھ مدینہ میں وفات پائی، قالون ان کا لقب تھا اور دوسرے راوی ورش ہیں جن کا نام عثمان بن سعید مصری ہے ورش لقب ہے سنہ ۱۱۰ھ مصر میں ولادت ہوئی اور سنہ ۱۹۷ھ مصر ہی میں رہتے ہوئے انتقال ہوا (بحوالہ بالا

⑤ حمزہ کوفی کے ایک راوی خلف بن ہشام ہیں جو سنہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۲۹ھ ماہ جمادی الآخرہ میں وفات پا گئے دوسرے راوی خلاد بن خالد صیرفی ہیں جن کی وفات سنہ ۲۲۰ھ میں کوفہ میں ہوئی

⑥ امام کسائی کے ایک شاگرد (راوی) ابو الحارث، ہیں جن کا نام لیث ابن خالد ہے ان کی وفات سنہ ۲۴۰ھ میں ہوئی دوسرے راوی جن کا نام حفص ابن عمر دَوری ہے ان کے حالات کا ذکر ابو عمرو بصری کے راویوں کے حالات میں آچکا ہے کیونکہ دوری دونوں کے شاگرد ہیں (تیسیر الطبع ص۳۵)

⑦ امام عاصم کوفی کے ایک راوی شعبہ ہیں جن کی کینت ابو بکر اور نام شعبہ جو سنہ ۹۵ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے آپکی وفات ۲۱ر جمادی الآخرہ سنہ ۱۹۳ھ میں کوفہ میں ہوئی دوسرے راوی حفص جنکی کنیت ابو عمر اور نام حفص بن سلیمان ہے سنہ ۹۰ھ میں پیدا ہوئے آپ امام عاصم کے ربیب تھے ابن معین فرماتے ہیں کہ یہ خداداد مقبولیت ہے کہ عالم اسلام کے تمام مدارس و مکاتب میں حفص کی روایت پڑھائی جاتی ہے اور انھیں کی روایت کو آسان سمجھکر اسکے موافق قرآن شریف میں نقطے واعراب لگائے گئے وفات سنہ ۱۸۰ھ میں ہوئی (معرفۃ القراء الکبار ص۸۴ تیسیر الطبع ص۳۳)

فرشتوں سے متعلق امور

س۔ آسمان میں سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی اور امامت کسنے کرائی؟

ج۔ سب سے پہلے آسمان پر اذان حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھی اور امامت حضرت میکائیل علیہ السلام نے بیت المعمور کے پاس کرائی (روح البیان ج۸ ص۲۱۶)

س۔ عرش کو اٹھانے والے کتنے فرشتے کس کس صورت پر ہیں اور قیامت کے دن کتنے اور کس کس صورت پر ہوں گے؟

ج۔ اس وقت عرش کو اٹھانے والے چار فرشتے ہیں ۱ ایک انسانی شکل پر ہے ۲ دوسرا شیر کی شکل پر ۳ تیسرا بیل کی شکل پر ۴ چوتھا گدھ کی شکل پر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن عرش کو اٹھانیوالے فرشتوں کی تعداد آٹھ ہوگی اور سب کے سب جنگلی بکروں کی شکل پر ہوں گے (تفسیر مظہری ص۲ ج۷ الدر المنثور ج۷ ص۱۲۴ وج۶ ص۲۶۱)

س۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی پیدائش کب ہوئی؟

ج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ آپکی پیدائش کب ہوئی تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا مجھکو معلوم نہیں البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ چار ہزار سال کے بعد ایک کوکب (ستارہ) پیدا کرتے ہیں اور اب تک چار ہزار کوکب پیدا ہو چکے ہیں (روح البیان ج۱۶ ص۹۳)

س۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت زمین سے کتنی مٹی لی اور ان کے زمین سے کیا سوال وجواب ہوئے؟

ج۔ جب اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو زمین کی طرف مٹی لینے بھیجا تو زمین نے جواب دیا کہ اس اللہ کی عزت کی قسم جس نے تجھکو ایک مٹھی مٹی لینے بھیجا

کیونکہ کل قیامت کے دن آگ کا اس میں حصہ ہو جائے گا تو ملک الموت نے جواب دیا کہ میں اللہ کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ حکم کی خلاف ورزی کروں پس حضرت عزرائیل علیہ السلام نے زمین کے اطرافِ اربعہ سے چالیس ذراع[عہ] کے بقدر مٹی لی (روح البیان ص ۹۹ ج ۱)

س۔ انسان کے ساتھ نیکی لکھنے والے فرشتہ اور برائی لکھنے والے شیطان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ نیکی لکھنے والے فرشتے کا نام ملہم جو انسان کو اچھائی پر ابھارتا ہے اور رغبت پیدا کراتا ہے اور برائی پر ابھارنے والے شیطان کا نام اہرمن یا وسواس ہے (تحفۃ المرآۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۴۴)

س۔ ملک الموت کے اعوان و انصار کتنے فرشتے ہیں جو روح نکالتے وقت ان کی مدد کرتے ہیں؟

ج۔ روح نکالتے وقت ملک الموت کے معین و مددگار چھ فرشتے ہوتے ہیں تین ان میں سے مومنین کی ارواح نکالتے وقت اور تین کفار کی روح نکالتے وقت، مدد کرتے ہیں (الفتوحات الالٰہیہ ص ۴۱۷ ج ۲)

س۔ کافروں کو عذاب دینے والے فرشتوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

ج۔ جو فرشتے کفار کو عذاب دیں گے ان کو زبانیہ کہا جاتا ہے (جمل ص ۴۱۷ ج ۲)

س۔ کروبیین کن فرشتوں کو کہا جاتا ہے اور ان کا جُثہ یعنی جسم کتنا بڑا ہے؟

ج۔ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو کروبیین کہا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک کے کان کی لو سے اس کی ہنسلی تک اتنا فاصلہ ہے کہ تیز رفتار پرندہ پانچ سو سال میں پہونچے (فرشتوں کے عجیب حالات ص ۲۱۷ رواہ ابو الشیخ)

عہ ذراع سے مراد حضرت عزرائیل ؑ کا ذراع مراد ہے یا کسی اور کا اس کو اللہ ہی جانتا ہے ۱۲

س۔ روحانیین کن فرشتوں کو کہا جاتا ہے اور وہ کس آسمان پر ہیں؟

ج۔ حضرت علی بن ابی طالب رضؓ فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جس کو حظیرۃ القدس کہا جاتا ہے اس میں (بہت سے) فرشتے رہتے ہیں جن کو روحانیین کہا جاتا ہے (فرشتوں کے عجیب حالات ص ۲۶۱ بحوالہ شعب الایمان للبیہقی)

س۔ امرِ معروف کیلئے کون کون سے فرشتے متعین ہیں؟

ج۔ امرِ معروف یعنی اچھے کاموں کے لئے تین فرشتے متعین ہیں ۱ جبرئیل ۲ میکائیل ۳ اسرافیل علیہم السلام (تنویر المقباس ص ۳۷۷ پ ۲۹)

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے کتنے بال سفید ہو گئے تھے؟

ج۔ اس سلسلہ میں تین اقوال ہیں ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک اور سرِ مبارک کے کل سترہ بال سفید ہوئے تھے دوسرا قول ستائیس بالوں اور تیسرا قول بیس بالوں کے سفید ہونیکا ہے (روح البیان ص ۲۰۸ ج ۸)

س۔ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آسمان پر جاتے وقت کون کون سے فرشتے ساتھ تھے؟

ج۔ شب معراج میں ساتویں آسمان تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام رہے اسطرح کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے داہنی جانب اور حضرت میکائیل علیہ السلام بائیں جانب رہے (تاریخ دمشق ص ۱۵۷ ج ۱)

س۔ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس کس رنگ کا ہوگا؟

ج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میرا رب مجھ کو سبز رنگ کا لباس پہنائے گا (تاریخ دمشق ص ۱۱۱ ج ۲)

س۔ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کون کرے گا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت میں کروں گا یعنی سب سے پہلے شفاعت کی اجازت مجھ کو ملے گی (المطر الطیب لذکر النبی الحبیب ص۵۱) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرنے والوں میں چوتھے ہوں گے پہلے نمبر پر حضرت جبریل علیہ السلام شفاعت کریں گے دوسرے نمبر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام تیسرے نمبر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر ہمارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے پھر ملائکہ علیہم السلام پھر انبیاء علیہم السلام پھر صدیقین پھر شہداء حضرات شفاعت کریں گے (تفسیر قرطبی ص۸۸ ج۸ پارہ ۲۹)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سب سے پہلے کس کی شفاعت کریں گے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مدینہ والوں کی پھر مکہ والوں کی اور پھر طائف والوں کی شفاعت کریں گے اور دوسری روایت جس کی تخریج طبرانی نے کی ہے اور ابن عمر رض سے اس کا رفع ثابت کیا ہے یہ ہے کہ میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کروں گا پھر قریبی رشتہ داروں کی پھر ان کے بعد جو قریبی رشتہ والے ہیں ان کی شفاعت کروں گا پھر سارے عرب کی پھر سارے عجمی (مسلمان) لوگوں کی شفاعت کروں گا (فتح الباری ص۴۲۵ ج۱۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر فتح مکہ کے دن کیسے رنگ کا عمامہ تھا؟

ج۔ سیاہ رنگ کا عمامہ تھا (تاریخ دمشق ص۲۳۲ ج۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس بدبخت نے تلوار اٹھا کر کہا تھا کہ یا محمد بتلا اب مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اس کا نام کیا تھا؟

ج۔ اس بدبخت کا نام غورث بن الحارث تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے تو یہ موقع پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور تلوار اٹھا کر بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بتلا تجھ کو مجھ سے کون بچائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام نے بڑی دلیری وبہادری سے بلا خوف وخطر مردانہ جواب دیا، اللہ! غورث بن الحارث اللہ کا نام سنتے ہی کانپ اٹھا اور اس کے بدن پر اتنی کپکپی آئی کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی (نسیم الریاض للخفاجی ص۱۳۵ ج۲ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان مرسلاً)

زمانۂ نبوی میں زکوٰۃ وصدقات وصول کرنیوالے حضرات

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصدقات کی وصولیابی کیلئے کن کن حضرات کو کس قبیلہ کی طرف بھیجا؟

ج۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ کے اواخر میں ۹ھ کا ہلالِ محرم طلوع ہوتے ہی بہت سے قبائل کی طرف صدقات کی وصولیابی کے لئے صحابہ بھیجے چنانچہ (۱) عیینہ بن حصن کو قبیلۂ بنو تمیم کی طرف بھیجا (۲) یزید بن الحصین کو قبیلۂ اسلم اور قبیلۂ غفار کی طرف بھیجا (۳) عباد بن بشیر اشہلی کو قبیلۂ سلیم اور مزینہ کی طرف روانہ کیا (۴) رافع بن مکیث کو قبیلۂ جہینہ کی طرف بھیجا (۵) حضرت عمرو بن العاص رض کو قبیلۂ بنو فزارہ کی طرف بھیجا (۶) ضحاک

ع۔ واضح رہے کہ یہ سارے عمّال ماہ محرم ۹ھ میں ہی روانہ نہیں کردیے گئے تھے بلکہ بعض بعض کی روانگی خاصی تاخیر سے اسوقت عمل میں آئی جبکہ اس قبیلہ نے اسلام کی آغوش میں اپنا سر رکھا البتہ روانگی کی ابتداء ۹ھ محرم ہی سے ہوگئی تھی (الرحیق المختوم ص۲۶۳)

ابن سفیان کو بنو کلب کی طرف (۷) بشیر بن سفیان کو بنو کعب کی طرف (۸)
ابن اللُتبیہ ازدی کو بنو ذبیان کی طرف (۹) مہاجر ابن ابی امیہ کو شہر صنعاء میں[1]
(۱۰) زیاد بن لبید کو علاقہ حضر موت میں (۱۱) عدی بن حاتم کو قبیلۂ طیٔ اور بنو اسد
کی طرف بھیجا (۱۲) مالک بن نویرہ کو بنو حنظلہ کی طرف (۱۳) زبرقان بن بدر کو
قبیلۂ بنو سعد کی ایک شاخ کی طرف (۱۴) قیس بن عاصم کو بنو سعد کی دوسری
شاخ کی طرف (۱۵) حضرت علاء بن حضرمی کو علاقۂ بحرین میں بھیجا (۱۶) حضرت
علی مرتضیٰ کو علاقۂ نجران میں بھیجا اور آپ کو زکوٰۃ وجزیہ دونوں وصول
کرنے بھیجا تھا (۱۷) باذان[2] جس وقت مسلمان ہوا اسی کو اہل یمن پر حاکم اور
عامل بنایا تھا جب باذان دنیا سے رخصت ہوگیا تو یمن پر عاملین بدلتے رہے
چنانچہ دوسرے قول میں (۱۸) نجران پر عمرو بن حزم کو عامل بنا کر بھیجا۔ (۱۹)
خالد بن سعید بن العاص کو نجران اور مقام زبید کے درمیان علاقہ کا حاکم بنایا
(۲۰) عامر بن شہر کو ہمدان شہر پر عامل وحاکم بنایا (۲۱) شہر صنعاء پر باذان
کے بیٹے کو (۲۲) مقام عک اور الاشعریین پر طاہر بن ابی ہالہ کو (۲۳) مآرب
پر حضرت ابو موسیٰ اشعری کو (۲۴) شہر جند پر یعلیٰ بن امیہ کو (الرحیق المختوم ص ۶۶۰ و ۶۶۱)

س۔ حضر موت و یمن کے عاملین پر کس کو حاکم بنایا گیا تھا؟

ج۔ یمن[3] و حضر موت کے علاقہ میں جو عاملین وحکام تھے ان پر زیاد بن لبید کو
بڑا حاکم بنایا گیا تھا اور سکاسک اور السکون پر عکاشہ بن ثور کو بڑا افسر

[1] ان کی طرف ان کی موجودگی میں ان کے خلاف اسود عنسی مدعی نبوت کذاب نے خروج
کیا تھا (الرحیق المختوم ص ۶۶۱) [2] نمبر ۱۷ سے جو عاملین لکھے گئے یہ سارے علاقہ یمن و حضر موت
پر عامل وحاکم مقرر کئے گئے [3] حضر موت اور یمن کے علاقہ میں جہاں تعلیم قرآن کی ضرورت
پڑتی تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ وہاں تعلیم کی غرض سے منتقل ہوتے رہتے تھے ۱۲
(الکامل ص ۳۳۶ ج ۲)

بنایا گیا تھا، اور بنی معاویہ بن کندہ پر عبد اللہ یا المہاجر کو بڑا افسر مقرر
کیا گیا تھا (الکامل فی التاریخ ص ۳۳۶ ج ۲)

حضرات انبیاء علیہم السلام سے متعلق امور

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر کتنی ہوئی اور نبوت کتنے سال میں ملی؟

ج۔ آپ کی کل عمر سترہ سو اسی (۱۷۸۰) سال ہوئی چار سو اسی (۴۸۰) سال میں نبوت ملی (البدایہ ص ۱۳۰ ج ۱)

س۔ طوفان نبوت ملنے کے کتنے سال بعد آیا اور طوفان کے بعد کتنے سال زندہ رہے

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کو نبوت ملنے کے نو سو پچاس (۹۵۰) سال بعد طوفان آیا اور
طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے تین سو سال زندہ رہے۔

(البدایۃ والنہایۃ ص ۱۲۰ ج ۱)

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کو کہاں دفن کیا گیا؟

ج۔ اصح قول کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام کو مسجد حرام میں دفن کیا گیا (البدایہ ص ۱۲۰ ج ۱)

س حضرت ادریس علیہ السلام کو کتنے سال میں نبوت ملی اور کل کتنے سال زندہ رہے

ج حضرت ادریس[1] علیہ السلام کو سو سال کی عمر میں نبوت ملی اور ۴۰۵ سال زمین پر
رہے اس کے بعد آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے (تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۲۷ ج ۱)

س۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ھٰذا ربی کس ستارہ کو دیکھ کر کہا تھا؟

ج۔ مشتری نامی ستارہ کو دیکھ کر کہا تھا (حاشیہ تاریخ ابن خلدون اردو ص ۲۰ ج ۱)

س۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ سے نکلے تو شاہ نمرود نے آپ کو کیا ہبہ کیا تھا؟

ج۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے صحیح سلامت باہر نکل آئے تو نمرود نے
آپ کو ایک غلام ہبہ کیا تھا جس کا نام دمشق تھا (تاریخ دمشق ص ۴۴ ج ۱)

[1] حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر سو سال تھی (تاریخ دمشق ص ۲۷ ج ۱)

س۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کہاں مدفون ہوئے کتنی اولادیں چھوڑیں اور ان کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنی والدہ محترمہ کے پاس میزاب رحمت اور حجر اسود کے درمیان مدفون ہوئے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے بعد بنی جرہم میں بارہ لڑکے چھوڑے جن کے نام یہ تھے ۱ نبایوت جس کو اہل عرب نابت دیا بنت کہتے تھے ۲ قیذار ۳ روبیل ۴ بساط ۵ مشمع ۶ زدماء ۷ مساء ۸ حران ۹ قیما ۱۰ بطور ۱۱ نافس ۱۲ قدما۔ (تاریخ ابن خلدون ص ۹۲ ج ۱)

س۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن ستاروں کو خواب میں دیکھا کہ وہ ستارے انکو سجدہ کر رہے ہیں ان ستاروں کے نام کیا تھے؟

ج۔ ان ستاروں کے نام یہ تھے ۱ جُرْبَان ۲ الطَّارِق ۳ الذَّیَّال ۴ قَابِس ۵ عَمُوْدَان ۶ اَلْفَلِیْق ۷ اَلْمُصْبِح ۸ اَلْفَرْغ ۹ اَلْوَثَّاب ۱۰ ذُوالْکَتِفَیْن عہ (حاشیۂ ابن خلدون ص ۹۶ ج ۱)

س۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصر پر کس کی حکومت تھی اور آپ نے وزارت میں کس کی قائم مقامی کی تھی؟

ج۔ حضرت یوسف علیہ السلام قیدخانہ میں تھے اسوقت مصر میں ولید بن دومع کی حکومت تھی اطفیر اس کا وزیر تھا یہی عزیز مصر کے لقب سے مشہور تھا اسی کی قائم مقامی وزارت میں حضرت یوسف علیہ السلام نے کی تھی (تاریخ ابن خلدون ص ۱۵۸ ج ۱)

س۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عہدہ حکومت طلبی کی درخواست کتنے دنوں میں قبول ہوئی؟

ج۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام عہدہ کو طلب نہ کرتے تو عزیز مصر ان کی لیاقت کو

عہ ستارے اگرچہ گیارہ تھے مگر حاشیۂ تاریخ ابن خلدون میں صرف دس کے نام درج ہیں ۱۲

دیکھ کر خود ہی تخت شاہی پر پہلے ہی سال بٹھلا دیتا مگر چونکہ آپ نے خود ہی پیش کش کر دی اس لئے ایک سال کے لئے اپنے گھر رکھا اور ایک سال بعد تخت شاہی پر بٹھلایا اس طرح کہ تاج شاہی پہنایا اور شاہی تلوار باندھی (تفسیر مظہری ص ۱۴۹ ج ۶)

س۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئے اس کا طول و عرض کتنا تھا اور اس پر کتنے بستر اور پردے تھے؟

ج۔ تخت شاہی کی لمبائی تیس ۳۰ ہاتھ اور چوڑائی دس ہاتھ تھی اور اس تخت پر دس بسترے اور ساٹھ ۶۰ باریک پردے زیبائش کیلئے پڑے تھے (مظہری ص ۱۴۹ ج ۶)

س۔ کس نبی کے ساتھ قیامت کے دن اس کی اُمت نہیں ہوگی؟

ج۔ قیامت کے دن ہر نبی کے ساتھ اس کی قوم و امت ہوگی مگر حضرت لوط علیہ السلام کے ساتھ ان کی امت نہ ہوگی بلکہ وہ تنہا کھڑے ہونگے (کشف الاسرار بحوالہ روح البیان ص ۹ ج ۸، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ص ۱۵۹ ج ۶)

س۔ حضرت ارمیا بن خلقیا نبوت ملنے کے بعد کتنے سال زندہ رہے؟

ج۔ چھیالیس ۴۶ سال زندہ رہے (روض الانف ص ۶۸ ج ۱)

س۔ انبیاء میں سے کس کس نبی نے شادی یعنی نکاح نہیں کیا؟

ج۔ دو نبیوں نے شادی نہیں کی ۱ حضرت عیسٰیؑ ۲ حضرت یحییٰؑ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۵۳ ج ۳)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں آنے سے پہلے کونسی جنت میں قیام پذیر رہے؟

ج۔ اس سلسلہ میں دو قول ہیں ایک یہ کہ جنت عدن میں رہے دوسرا یہ کہ جنت خلد میں قیام پذیر رہے (زاد المسیر ص ۵۷ ج ۱)

س۔ حضرت ادریس علیہ السلام و حضرت ھود علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

ج۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر ۳۶۵ سال ہوئی اور حضرت ھود علیہ السلام کی کل عمر چار سو چونسٹھ سال ہوئی (تاریخ دمشق ص ۲۷ ج ۱)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کریم سے کتنے مقامات پر بات کی اور کتنی باتیں کیں؟

ج۔ حضرت وہب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار مقامات پر باتیں کیں اور اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ چوبیس ہزار ایک سو کلمات کے ساتھ باتیں کیں (قالہ ابوایوب المقری) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ کلمات کے ساتھ مناجات کی جن میں سے چالیس ہزار کلمات کے ساتھ تین دن میں مناجات کی جو سب کی سب وصیتیں تھیں (تاریخ دمشق ص ۳۶۳ ج ۲۵)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات کس جگہ کرتے تھے اور اس کا اثر کتنے دن تک رہتا تھا؟

ج۔ حضرت عطار ابن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ایک قبہ تھا جس کا طول یعنی لمبائی چھ سو ہاتھ تھی جس میں آپ اپنے رب کریم سے مناجات کرتے تھے اور حضرت وھب بن منبہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام خداوند کریم سے مناجات کرتے تھے تو تین دن تک آپ کے چہرے میں نور چمکتا تھا، اور جب تک خداوند کریم سے مناجات کرتے رہتے تھے اس دوران آپ اپنی عورتوں میں سے کسی عورت کو نہیں چھوتے تھے (تاریخ دمشق، ابن عساکر ۳۶۳ ۲۵)

س۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو تھپڑ مار کر قتل کر دیا تو فرعون کے ارادہ قتل کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کسنے خبر دی تھی کہ فرعون آپ کے قتل کا منصوبہ بنا رہا ہے؟

ج۔ اس شخص کا نام حزبیل بن نوحابیل تھا یہ فرعون کا خازن تھا اور مؤمن تھا سو سال سے اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا (تاریخ دمشق ص ۳۱۱ ۲۵)

اور صاحب زاد المسیر ص ۲۷۱ ج ۶ نے اس شخص کے نام میں پانچ اقوال ذکر کئے ہیں ۱ حزبیل ۲ سمعون ۳ حبیب ۴ شمعان ۵ جبریل۔

اور صاحب بحر المحیط نے ص ۱۱ ج ۷ پر اس کا نام جبریل بن شمعون یا شمعون بن اسحاق نقل کیا ہے،

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے مقابلہ کس دن کیا اور ان کی تعداد کیا تھی اور کتنی صفیں تھیں؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کی عید کے دن جسکو وہ نیروز کہتے تھے مقابلہ کیا تھا اور اتفاق سے وہ اس سال کا پہلا دن ہفتہ کا تھا اور چاشت کا وقت تھا، بعض نے کہا کہ وہ عاشورا یعنی دس محرم کا دن تھا، اور جادوگروں کی تعداد پندرہ ہزار تھی اور ہر جادوگر ایسا جادو جانتا تھا کہ دوسرے کے پاس وہ جادو نہیں تھا ان میں ایک ہزار بڑے جادوگر تھے جب وہ صف لگا کر کھڑے ہوئے تو ایک صف میں ایک ہزار جادوگر تھے تو کل صفیں پندرہ تھیں، دوسرا قول یہ ہے کہ سب جادوگروں کی صفیں پچیس ۲۵ تھیں (تاریخ دمشق ص ۳۳۱ ج ۲۵)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں سے مقابلہ کر کے کتنے دن فرعونیوں میں ٹھہرے

ج۔ حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مقابلہ کے بعد بیس سال ان میں ٹھہرے (تاریخ دمشق ص ۳۴۲ ج ۲۵)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے کس جگہ ملاقات کی اور وہ دریا کونسا تھا؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے بحر جیلان پر ملاقات کی یہ وہی جگہ تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام مچھلی بھول گئے تھے یہ چٹان روحار کی چٹان تھی اس چٹان پر ستر انبیاء علیہم السلام کا گذر ہوا اور یہ جگہ شہر شروان

کے قریب تھی (معجم البلدان ص ۳۳۹ ج ۳، تاریخ دمشق ص ۳۸۹ ج ۲۵)

س۔ حضرت موسیٰ نے دریا میں سے نکالے جانیکے بعد کتنے دنوں تک والدہ کا دودھ نہیں پیا؟

ج۔ اسکے جواب میں ایک قول تو قسط ۲ ص ۶۲ پر گذر چکا دوسرا قول یہاں درج کیا جاتا ہے کہ جب فرعون نے دریا سے تابوت نکال کر کھولا تو دیکھا کہ اس میں ایک چھوٹا سا بچہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی بیوی حضرت آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی فرعون نے دودھ پلانے والیوں کو بلوایا آپ نے آٹھ دن تک کسی عورت کا دودھ نہیں پیا یعنی پستان کے منھ نہ لگایا فرعون کے دل میں رقت طاری ہوگئی اور مزید دودھ پلانے والیوں کو بلایا (تاریخ دمشق ص ۳۰۳ ج ۲۵)

س۔ بنی اسرائیل نے بچھڑے کی عبادت کتنے دنوں تک کی؟

ج۔ اس بارے میں دو قول ہیں ۱ چالیس دن تک بچھڑے کی عبادت کی ۲ دوسرا قول یہ ہے کہ سات دن تک بنی اسرائیل نے بچھڑے کی عبادت کی اس لئے کہ بنی اسرائیل یہ کہتے تھے کہ دنیا کی مدت سات ہزار سال ہے، ان کو عذاب بھی ہر دن کے بدلے ایک ہزار سال تک دیا جائے گا (تفسیر الرحمان ص ۵ ج ۱)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے کی وجہ سے دریا میں کتنے راستے بنے اور کیوں بنے ان راستوں کی لمبائی وچوڑائی کیا تھی؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم خداوندی جب دریائے نیل میں عصا مارا تو بنی اسرائیل کے بارہ فرقے ہونے کی وجہ سے بارہ راستے بن گئے تھے اور ان کا طول یعنی لمبائی دو میل اور چوڑائی ایک میل تھی (تاریخ دمشق ص ۳۴۱ ج ۲۵)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں پر غلبہ پانے کے بعد آل فرعون میں کتنے دن ٹھہرے؟

ج۔ جادوگروں پر غلبہ پانے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعونیوں کے پاس بیس سال ٹھہرے (تاریخ دمشق ص ۳۳۳ ج ۲۵)

س۔ حضرت ابراہیم وحضرت صالح علیہما السلام کی عمر کیا ہوئی؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کل عمر ایک سو پچھتر (۱۷۵) سال ہوئی، دوسرا قول دوسو ایک (۲۰۱) سال کا ہے، اور حضرت صالح علیہ السلام کی عمر دوسو (۲۰۰) سال ہوئی (تاریخ دمشق ص ۲۸ ج ۱۶)

س۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام وحضرت یعقوب علیہ السلام کی عمریں کتنی کتنی ہوئیں؟

ج۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر ایک سو انتالیس (۱۳۹) ہوئی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ایک سو اسی (۱۸۰) سال اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ایک سو انچاس (۱۴۹) سال ہوئی (تاریخ دمشق ص ۲۸ ج ۱۶)

س۔ زمانۂ فترت کن انبیاء کے درمیان گذرا ہے؟

ج۔ زمانۂ فترت (یعنی ایک نبی کے انتقال کے بعد دوسرے نبی کو نبوت ملنے تک کا ایسا زمانہ جس میں کوئی نبی نہیں آیا) صرف حضرت ادریس اور نوح علیہما السلام کے درمیان اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گذرا ہے (تاریخ دمشق ص ۲۷ ج ۱)

س۔ ان چاروں انبیاء کے درمیان کتنا کتنا زمانۂ فترت گذرا ہے؟

ج۔ حضرت ادریس اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان سو سال کا زمانہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چار سو تینتالیس (۴۴۳) سال کا زمانۂ فترت گذرا ہے (تاریخ دمشق لابن عساکر ص ۲۷ و ص ۲۹ ج ۱۶)

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مائدہ (کھانے کا دسترخوان) کتنے دن تک کس کیفیت کے ساتھ نازل ہوتا رہا اور مائدہ کس رنگ کا تھا؟

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے مائدہ چالیس دن تک اس کیفیت سے نازل ہوتا تھا کہ ایکدن نازل ہوتا ایک دن نہیں اور اس دسترخوان کا رنگ

سرخ تھا (المنتظم فی تاریخ الامم لابن الجوزی ص۳۶ ج۲)

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کی تعداد کیا تھی اور ان کے نام کیا تھے؟

ج۔ اس سوال کا کچھ حصہ قسط دوم ص۶۸ پر بھی آچکا وہاں بارہ۱۲ اور انتیس دونوں قول درج ہیں مگر مکمل نام نہیں لکھے گئے ان دونوں قولوں کے علاوہ ایک تیسرا قول یہ بھی ہے کہ ان کی تعداد سترہ۱۷ تھی، جن میں سے بارہ۱۲ حواریین کے نام البدایہ والنہایہ ص۹۲ ج۲ پر یہ ذکر کئے گئے ہیں ۱ بطرس ۲ یعقوب بن زیدا ۳ یحنس یہ یعقوب بن زیدا کے بھائی تھے ۴ اندراوس ۵ فلیبس ۶ ابرثلما ۷ متی ۸ توماس ۹ یعقوب بن حلقیا ۱۰ نداوس ۱۱ فتانیا ۱۲ یودس کریایو، اور المنتظم لابن الجوزی کے ص۳۱ ج۲ پر ان کے نام اسطرح درج ہیں ۱ شمعون الصفا ۲ اندرواس ۳ زبدی یہ اندرواس کا بھائی ۴ یوحنا ۵ تولوس یہ یوحنا کا بھائی تھا ۶ لوقا ۷ برتملی ۸ توما ۹ متی الماکس ۱۰ یعقوب بن خلق ۱۱ شمعون القانی ۱۲ مارتوش (المنتظم ص۳۱ ج۲)

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے کتنے سال بعد کس قبیلہ کی کس عورت سے شادی کریں گے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں نازل ہونے کے اکیس۲۱ سال بعد قبیلہ جزام کی ایک خاتون سے نکاح فرمائیں گے اور آپ سے ان کی اولاد بھی ہوگی، (علامات نزول مسیح ص۹۰ جواب ہذا کا بعض حصہ فتح الباری میں اور بعض حصہ الخطط للعلامۃ المقریزی میں ہے)

ع۵ جسوقت یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنیکے لئے تلاش کر رہے تھے اور آپ علیہ السلام ایک مکان میں چھپ گئے تو اسی نالائق نے اس مکان کا پتہ دیا تھا ۱۲

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح کرنے کے بعد کتنے سال زندہ رہیں گے؟

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح کرنے کے بعد انیس۱۹ سال زندہ رہیں گے (علاماتِ نزولِ مسیح علیہ السلام ص۹۰)

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سانس کہاں تک پہنچیگا اور اس کی تاثیر کیا ہوگی؟

ج۔ جہاں تک آپ کی نگاہ جائے گی وہاں تک آپ کا سانس پہنچے گا اس کا اثر یہ ہوگا کہ جس کافر کو آپ کے سانس کی ہوا لگ جائے گی اس کا کام تمام ہوجائیگا یعنی انتقال کرجائے گا (علامات قیامت اور نزولِ مسیحؑ ص۲۲)

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس صحابیٔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہونگے؟

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضؓ کے مشابہ ہوں گے (علامات قیامت اور نزولِ مسیحؑ ص۲۰)

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کا جانشیں کون بنے گا؟ اور آپ کی وفات کے کتنے سال بعد قیامت قائم ہوگی؟

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے فرمان کے مطابق مُقعد نامی شخص آپ کا جانشیں ہوگا جو قبیلۂ بنی تمیم کا ایک شخص ہوگا اور حضرت کعب احبار کی روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جملہ مومنین یاجوج ماجوج کے فتنہ سے فارغ ہوجائیں گے تو کئی سال بعد (جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتقال کو بھی کئی سال گذرجائیں گے) لوگوں کو غبار کی طرح ایک چیز نظر آئے گی تو اچانک معلوم ہوگا کہ یہ ایک ہوا ہے جو اللہ نے مومنین کی روح قبض کرنے کیلئے بھیجی پس وہ ہوا مومنین کی ارواح قبض کریگی اس کے بعد ایک سو سال تک ایسے کافر لوگ دنیا میں رہیں گے جو کسی دین کو مانتے ہی نہ ہوں گے حتی کہ لوگ گدھوں کی طرح کھلم کھلا شارع عام پر جماع

کریں گے ان ہی لوگوں پر قیامت آجائے گی (الحاوی صفحہ ۹/۲) اور ایک روایت میں ایک سو بیس سال کا بھی ذکر ہے کہ دجال کے بعد اور نزول مسیح علیہ السلام کے بعد اسوقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عرب لوگ ایکسو بیس ۱۲۰ سال تک ان چیزوں کی عبادت نہ کرلیں جن کی عبادت ان کے آباؤ اجداد کرتے تھے۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ صفحہ ۳۴۶) اور فتح الباری میں ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا تو اس کے بعد ایک سو بیس سال تک لوگ دنیا پر آباد رہیں گے اس کے بعد قیامت آئے گی (فتح الباری صفحہ ۳۵۴/۱۱)

س۔ قیامت کے قریب قرآن مومنین کے سینوں سے کب اٹھالیا جائیگا؟

ج۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوجائے گا پھر آپ کی وصیت کے مطابق لوگ قبیلۂ بنی تمیم کے مُقعَد نامی ایک شخص کو خلیفہ بنالیں گے پھر مُقعد کا بھی انتقال ہوجائے گا ابھی مقعد کے انتقال کو تیس ۳۰ سال بھی گذرنے نہ پائیں گے کہ قرآن پاک مومنوں کے سینوں اور مصحفوں سے اٹھالیا جائے گا (علاماتِ قیامت و نزول مسیح صفحہ ۸۰)

حضرات صحابہ رضؓ سے متعلق امور

س۔ اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ کونسے ہیں جن کا رعایا نے وظیفہ مقرر کیا؟

ج۔ وہ خلیفہ حضرت صدیق اکبر رضؓ ہیں جن کا وظیفہ بیت المال سے رعایا نے مقرر کیا تھا (الکامل فی التاریخ صفحہ ۴۲۴/۲)

س۔ اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ لقب کس کا پڑا؟

ج۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ کو اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ کا لقب عطا ہوا (حوالہ بالا)

س۔ اسلام میں وہ کونسے خلیفہ گذرے جن کے والد خلافت کے وقت حیات تھے؟

ج۔ وہ خلیفہ حضرت صدیق اکبر رضؓ تھے جن کے والد حیات تھے مکہ میں رہتے تھے (حوالہ بالا)

س۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ کے والدین کا نام کیا تھا؟ اور والد نے کب اور کتنے سال کی عمر میں وفات پائی؟

ج۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ کے والد کا نام ابو قحافہ تھا جن کی وفات مکہ میں رہتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضؓ کی وفات کے چھ ماہ چند ایام بعد ستانوے سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت صدیق اکبر رضؓ کی والدہ محترمہ کا نام اُمّ الخیر سلمیٰ بنت صخر تھا (تاریخ الامم والملوک صفحہ ۴۲۱/۲ و صفحہ ۴۲۱/۲)

س۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا؟

ج۔ آپ کی انگوٹھی میں نِعْمَ القَادِرُ اللّٰہُ لکھا ہوا تھا یعنی بہترین قدرت والے اللہ ہیں (الکامل فی التاریخ صفحہ ۴۲۱/۲)

س۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے کتنی عورتوں سے شادی کی اور کس سے کیا اولاد ہوئی؟

ج۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت صدیق اکبر رضؓ نے قتیلہ بنت عبد العزّیٰ بن عامر سے شادی ۱ کی جن سے حضرت عبد اللہ اور حضرت اسماء دو بچے ہوئے، دوسری ۲ شادی حضرت ام رومان سے کی جن کا اصل نام دَعَدْ بنت عامر بن عمیر الکنانیہ تھا ان سے حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت عبد الرحمٰن پیدا ہوئے۔ تیسری ۳ شادی زمانۂ اسلام میں اسماء عـ۵ بنت عمیس سے کی جن سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے چوتھی ۴ شادی اخیر عمر میں حبیبہ بنت خارجہ بن زید الانصاریہ سے کی ان کے بطن سے حضرت صدیق اکبر رضؓ کی وفات کے بعد ایک بچی پیدا ہوئی جس کا نام ام کلثوم تھا (الکامل فی التاریخ صفحہ ۴۲۲/۲)

س۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کس علاقہ میں کس کو قاضی یا حاکم بنا کر بھیجا؟

عـ۵ حضرت اسماء بنت عمیس پہلے حضرت جعفر رضؓ کی زوجیت میں تھیں (الکامل صفحہ ۴۲۲/۲)

ج۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے مکہ مکرمہ[1] میں حضرت عتاب[2] بن اسید کو قاضی و عامل بنایا اور شہر طائف[2] میں حضرت عثمان بن العاص کو عامل مقرر کیا تھا اور حضرت مہاجر بن امیہ کو صنعاء[3] پر عامل مقرر کیا اور حضر موت[4] کے علاقہ پر حضرت زیاد ابن لبید انصاری کو اور خولان[5] کے علاقہ پر یعلیٰ بن منیہ کو، شہر زبید[6] اور رمع پر حضرت ابو موسیٰ کو اور جند[7] کے علاقہ پر حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو۔ اور بحرین[8] پر حضرت علاء حضرمی رضؓ کو اور نجران[9] پر حضرت جریر بن عبداللہ البجلی کو اور عبداللہ بن ثور کو مقام جرش[10] پر عامل مقرر کیا، عیاض بن غنم کو دومۃ الجندل[11] پر اور ملک شام[12] پر حضرت ابوعبیدہ اور شرجیل اور یزید اور عمرو چاروں کو عامل و قاضی مقرر کرکے بھیجا تھا (الکامل فی التاریخ ص۴۲۰، ۴۲۱ ج۲)

س۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ کے کاتبین کون کون صحابہ تھے؟

ج۔ وہ حضرات جن سے حضرت صدیق اکبر رضؓ خطوط لکھواتے تھے وہ تین تھے ۱۔ حضرت علی بن ابی طالب رضؓ ۲۔ حضرت عثمان غنی رضؓ ۳۔ حضرت زید بن ثابت رضؓ، ان تینوں میں سے جو بھی حاضر ہوتا تھا اس سے لکھوا لیتے تھے (الکامل فی التاریخ ص۴۲۲ ج۲)

س۔ قرآن کریم کا نام مصحف سب سے پہلے کس نے رکھا؟

ج۔ قرآن کریم کا نام مصحف حضرت صدیق اکبر رضؓ نے رکھا (الکامل فی التاریخ ص۴۲۴ ج۲)

س۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کی خلافت کا خط کس سے لکھوایا تھا اور اس میں کیا لکھوایا تھا؟

ج۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے حضرت عثمان غنی رضؓ کو بلوایا تاکہ حضرت عمر رضؓ کے متعلق خلافت نامہ لکھوائیں چنانچہ حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھٰذا ما عھد ابوبکر بن ابی قحافہ الی المسلمین اما بعد

---

[1] حضرت عتاب بن اسید کی وفات اسی دن ہوئی جس دن حضرت صدیق اکبر رضؓ کی وفات ہوئی دوسرا قول یہ ہے کہ بعد میں ہوئی (الکامل ص۴۲۱ ج۲)

اتنا لکھوا کر غشی طاری ہوگئی حضرت عثمان غنی رضؓ نے جلدی سے صدیق اکبر رضؓ کے غشی طاری ہوجانے کی حالت میں لکھا اما بعد قد استخلف علیکم عمر ابن الخطاب ولم آلکم خیراً اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضؓ کو افاقہ ہوا تو معلوم کیا گیا کہ لکھا گیا پڑھکر سناؤ تو حضرت عثمان رضؓ نے یہ سارا پڑھ کر سنادیا حضرت صدیق اکبر رضؓ نے سنکر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا کہ اے عثمان کیا تو نے خوف کیا تھا کہ اگر میں اس غشی کی حالت میں مرگیا تو لوگ خلافت کے معاملہ میں اختلاف کریں گے اس لئے تم نے جلدی سے عمر رضؓ کا نام لکھدیا حضرت عثمان رضؓ نے کہا بالکل اسی طرح ہے میں نے اسی وجہ سے عمر رضؓ کا نام لکھدیا تھا (الکامل فی التاریخ ص۴۲۵ ج۲)

س۔ عشرہ مبشرہ میں سے کتنے اور کون صدیق اکبر رضؓ کے ہاتھ پر ایمان لائے؟

ج۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ کے ہاتھ پر عشرہ مبشرہ میں سے پانچ صحابہ مسلمان ہوئے ۱۔ حضرت عثمان بن عفان رضؓ، ۲۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضؓ، ۳۔ حضرت زبیر رضؓ، ۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ، ۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ، قالہ محمد بن اسحٰق (صفوۃ الصفوۃ ص۹۹ ج۱)

س۔ حضرت عمر رضؓ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا فرمان جاری کیا تھا؟

ج۔ حضرت عمر رضؓ نے سب سے پہلے یہ حکم جاری کیا کہ ابوعبیدہ بن الجراح کے نام خط لکھا کہ شہر جند پر حضرت خالد بن الولید رضؓ کو معزول کرکے خود حاکم بن جاؤ اہل جند پر والی بن جاؤ (الکامل فی التاریخ ص۴۲۷ ج۲)

س۔ حضرت عمر رضؓ نے اصحاب بدریین مہاجرین و انصار میں سے کس کا کتنا وظیفہ مقرر کیا تھا

ج۔ حضرت عمر رضؓ نے بیت المال میں سے بدریین مہاجرین کا پانچ ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا تھا اور بدریین انصار کا وظیفہ چار ہزار درہم اور ازواج مطہرات امہات مؤمنین

کا بارہ ہزار درہم بطور وظیفہ کے مقرر کئے تھے (حاشیۂ بخاری شریف ص ۵۴۳ ج ۲)

س۔ اصحاب بدریین میں سے سب سے آخر میں کس کا انتقال ہوا؟

ج۔ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں سب سے آخر میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا وصال ہوا (بخاری شریف ص ۵۴۳ ج ۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "حکیمُ ھٰذہ الاُمّۃ" کس صحابی کے لئے فرمایا تھا اور ان کا نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت ابو درداء رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "اس امت کا حکیم" لقب دیا تھا جن کا نام عویمر بن مالک بن الخزرج تھا دوسرا قول یہ ہے کہ ان کا اصل نام عامر بن مالک تھا، اور ابو الدرداء کا لقب عویمر بھی تھا (اسد الغابۃ ص ۱۸۵ ج ۵)

س۔ خلفائے اربعہ میں سے کون سے خلیفہ کے والدین ہاشمی تھے؟

ج۔ حضرت علی رضؓ باپ اور ماں دونوں کی طرف سے ہاشمی تھے حضرت علی رضؓ ابو طالب کے بیٹے وہ عبد المطلب کے بیٹے اور وہ ہاشم کے بیٹے تھے، اور حضرت علی کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا (ابن خلدون ص ۵۵۱ ج ۱)

س۔ بیر رومہ کس نے کتنے میں خریدا تھا؟

ج۔ حضرت عثمان غنی نے پینتیس ہزار درہم میں خریدا تھا (ترمذی شریف ص ۲۱۱ ج ۲) دوسرا قول یہ ہے کہ چار سو دینار میں بنی غفار کے ایک شخص سے خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا تھا (تاریخ دمشق ص ۱۲۷ ج ۱۶) تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے بیر رومہ بیس ہزار درہم میں خرید کر وقف کر دیا تھا (حاشیۂ بخاری شریف ص ۵۲۲ ج ۱)

س۔ حضرت عمر رضؓ نے انتقال کے وقت کتنے اور کن کن حضرات کی شوریٰ بنائی تھی؟

ج۔ حضرت عمر رضؓ نے انتقال کے وقت چھ حضرات کی شوریٰ بنائی تھی جن کے نام یہ ہیں ۱ حضرت علیؓ، ۲ حضرت عثمانؓ، ۳ حضرت زبیر بن العوامؓ، ۴ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ،

۵ حضرت سعد بن ابی الوقاصؓ، ۶ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ (بخاری شریف ص ۵۲۴ ج ۱)

س۔ بیعت الرضوان میں صحابہ کی تعداد کیا تھی اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کس نے کی؟

ج۔ بیعت الرضوان میں صحابہ کی تعداد صحیح قول کے مطابق چودہ سو ۱۴۰۰ تھی اور سب سے پہلے بیعت عبد اللہ بن عمرؓ نے کی دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت سلمہ بن الاکوع رضؓ نے کی (سیرت حلبیہ ص ۱۸ ج ۳)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس صحابی کو کس شہر کا امیر و حاکم و قاضی بنا کر بھیجا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً گیارہ حضرات کو مختلف شہروں کی طرف امیر و حاکم اور قاضی بنا کر بھیجا جن کی مختصر تفصیل یہ ہے،

۱. باذان بن ساسان یہ عجم کے بادشاہوں میں سے بہرام کی اولاد میں سے تھا، باذان کو یمن کا گورنر بنایا یہ اسلام میں عجمیوں میں سب سے پہلے گورنر ہوئے ۲. حضرت خالد بن سعید کو صنعار کا گورنر بنایا ۳. زیاد بن لبید انصاری کو حضر موت کا گورنر بنایا ۴. حضرت ابو موسیٰ اشعری کو شہر زبید و عدن کا حاکم بنایا ۵. حضرت معاذ بن جبل کو شہر جند کا امیر بنایا ۶. ابو سفیان بن حرب کو شہر نجران کا حاکم بنایا ۷. ابو سفیان کے بیٹے کو شہر تیمار کا ۸. عتاب بن اسید کو موسم حج میں مکہ کا گورنر بنایا ۹. حضرت علی رضؓ کو شہر یمن کا قاضی بنایا ۱۰. عمرو بن العاص کو شہر عمان کا عامل بنایا ۱۱. حضرت صدیق اکبر رضؓ کو ۹ھ میں حجاج کرام کا

عہ بعض نے کہا سب سے پہلے بیعت کرنیوالے حضرت سنان بن ابی سنان اسدی ہیں، یہی صحیح قول ہے اور بعض نے ابو سنان کو لکھا ہے کذا فی الاستیعاب، مشہور قول یہی ہے اکثر مورخین نے اسی کو ترجیح دی ہے اور ابو سنان یہ عکاشہ بن محصن کے بڑے بھائی ہیں جو عکاشہ سے دس سال بڑے تھے بعض نے یعنی صاحب اصل نے ابو سنان والے قول کو ضعیف کہا ہے کیونکہ ابو سنان بنو قریظہ کے حصار کے وقت انتقال کر گئے تھے اور وہیں انہی کے مقبرہ میں دفن ہوئے ۱۲ (سیرت حلبیہ ص ۱۸ ج ۳)

امیر و حاکم بنا کر روانہ فرمایا (مواہب اللدنیہ ص ۱۵۶ ج ۳)

س۔ دنیا کے بوڑھوں کے سردار جنّت میں کون ہوں گے؟

ج۔ جو لوگ دنیا میں بوڑھے ہو کر فوت ہوئے ان کے سردار جنّت میں حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض ہوں گے خواہ وہ لوگ امت محمدیہ میں سے ہوں یا سابقہ امتوں میں سے (الجامع الصغیر حدیث ۶۸، کنز العمال ص ۱۰ ج ۳، فیض القدیر ص ۸۸)

س۔ نوجوانانِ جنت کے سردار کون ہوں گے؟

ج۔ حضرت حذیفہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور میری زیارت کرنے کیلئے اجازت طلب کی اور یہ فرشتہ اس سے قبل زمین پر کبھی نہیں اُترا اس نے مجھے بشارت سنائی کہ حضرت حسن رض اور حضرت حسین رض نوجوانانِ جنت کے سردار ہوں گے (طبرانی کبیر ص ۲۶ ج ۳، جمع الجوامع ص ۷۱۶، کنز العمال ص ۴۲ ج ۳، مجمع الزوائد ص ۱۸۱ ج ۹)

س۔ حضرت امیر معاویہ رض کی انگوٹھی کے نقش میں کیا لکھا ہوا تھا؟

ج۔ حضرت امیر معاویہ رض نے اپنی انگوٹھی میں یہ نقش کرایا تھا لِکُلِّ عَمَلٍ ثَوَابٌ (ہر عمل کا بدلہ ہے) دوسرا قول یہ ہے کہ لاحولَ ولاقوۃَ الا باللہ لکھوا رکھا تھا (تاریخ دمشق ص ۴۲ ج ۲۵)

س۔ اہل شام نے حضرت امیر معاویہ رض سے کس مقام پر کس ماہ اور کس سن میں بیعت کی؟

ج۔ ملک شام والوں نے حضرت امیر معاویہ رض سے مقام ایلیا میں ماہ رمضان ۳۷ھ میں بیعت کی (بحوالہ بالا ص ۴۳ ج ۲۵)

س۔ حضرت امیر معاویہ رض کو کس نے شہید کیا؟

ج۔ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رض جب صبح کی نماز میں مشغول ہوئے تو سجدہ کی حالت میں بُرک بن عبداللہ نے آپکو تلوار سے زخمی کر دیا (تاریخ دمشق ص ۴۰ ج ۲۵ و ص ۴۲ ج ۲۵)

س۔ حضرت امیر معاویہ رض کا سب سے آخری کلام کیا تھا؟

ج۔ حضرت امیر معاویہ رض کی زبان سے سب سے آخری کلام یہ نکلا اِتَّقُوا اللّٰہَ فَاِنَّہٗ لَا یَقِیْنَ لِمَنْ لَّا یَتَّقِ اللّٰہَ (اللہ سے ڈرو اس لئے کہ جو اللہ سے نہیں ڈرتا اس کا کوئی یقین نہیں (تاریخ دمشق ص ۴۳ ج ۲۵)

جنات سے متعلق معلومات

ص ۵۷

س۔ جنّات کس دن پیدا ہوئے؟

ج۔ حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ اللہ نے جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا (تاریخ جنات و شیاطین)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنّات کی جس قوم نے بیعت کی وہ کتنے تھے کس جگہ کے تھے ان کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ علیٰ اختلاف الروایات بعض نے کہا ہے کہ شہر نصیبین کے چھ یا سات اشراف خاندان کے تھے دوسرا قول یہ ہے کہ یہ جنات شہر موصل کے قریب مقام نینویٰ کے شاہی لوگ تھے (روح البیان ص ۴۸ ج ۱۰) صاحب عین المعانی نے ان کے نام یہ ذکر کئے ہیں ۱۔ شاصر ۲۔ ناصر ۳۔ دس ۴۔ هس ۵۔ ازدادنان ۶۔ احقم[عه] ۷۔ عمر ۸۔ سرق ۹۔ زوبعہ[عه]، دوسرا قول حضرت ابن عباس رض کا ان کے ناموں کے متعلق یہ ہے ۱۔ سلیط ۲۔ شاصر ۳۔ ماصر ۴۔ حاصر ۵۔ حسّا ۶۔ مسّا ۷۔ علیم ۸۔ ارقم ۹۔ ادرس، (روح البیان ص ۸۷ ج ۱۰)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کی جس جماعت کو بیعت کیا تھا ان میں

عه صاحب قاموس نے احقم کو احقب باء کے ساتھ نقل کیا ہے۔

عه زوبعہ بفتح الزاء المعجمۃ والباء الموحدۃ یہ شیطان کا بھائی تھا اور صاحب قاموس نے کہا ہے کہ یہ شیطان کا نام تھا اور ان جنوں کا سردار تھا ۱۲

کس کو کیا بشارت دی تھی ؟

ج ۔ عباس بن ابی راشد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سفر پر نکلے ہمارا گذر ایک وادی پر ہوا تو ہم نے راستہ پر ایک مُردہ سانپ پڑا ہوا دیکھا حضرت عمر بن عبدالعزیز سواری سے اُترے اور اس مردہ سانپ کی لاش کو راستہ سے ایک طرف کرکے دفن کر دیا پھر سواری پر سوار ہو کر چلدئیے ہم چلے ہی تھے کہ ایک آواز غیب سے سنائی دی کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے یا خُرقار یا خُرقاء[ع] ہم نے دائیں بائیں دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے ہاتف! میں تجھ کو اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ اگر تو اس مخلوق میں سے ہے جو ظاہر ہوسکتی ہے تو ہمارے سامنے آ ورنہ ہم کو خرقاء کے متعلق خبر دے اس ہاتف نے جواب دیا یہ سانپ جس کو تم نے ابھی فلاں جگہ اس طرح دفن کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے خرقار تو فلاں جنگل میں مرے گی اور تجھ کو اس وقت جو روئے زمین پر سب سے بہتر شخص ہوگا وہ دفن کرے گا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس ہاتف سے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خود سنا ہے ؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے خود ہی سُنا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس پر بڑا تعجب کیا (الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۲۸۵ ج ۴)

س ۔ ابوالجنات کا نام کیا ہے اور اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ؟

ج ۔ حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ جنات کے باپ کا نام سموم ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ہے (تاریخ جنات ص ۵۴)

[ع] خرقار نام ہے بیعت کرنے والے جنات میں سے ایک کی اہلیہ کا (اصابہ ص ۲۸۴ ج ۴)

چاند، سورج اور ستاروں سے متعلق معلومات

س ۔ چاند کی منزلیں کتنی ہیں اور ان کے نام کیا کیا ہیں ؟

ج ۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں جن کے نام یہ ہیں ۱ الشرطین ۲ البطین ۳ الثریا ۴ دبران ۵ ہقعہ ۶ ہنعہ ۷ ذراع ۸ نثرہ ۹ طرف ۱۰ جبہۃ ۱۱ زبدہ ۱۲ صرفہ ۱۳ عواء ۱۴ سماک ۱۵ عفرہ ۱۶ زبانی ۱۷ اکیل ۱۸ قلب ۱۹ شولۃ ۲۰ نعایم ۲۱ بلدۃ ۲۲ سعد الذابح ۲۳ سعد بلع ۲۴ سعد السعود ۲۵ سعد الاخبیۃ ۲۶ فرع الدلو المقدم ۲۷ فرع الدلو المؤخر ۲۸ بطن الحوت (تفسیر بغوی ص ۳۴۴ ج ۲)

س ۔ چاند کی ان اٹھائیس منزلوں کو کتنے برجوں پر تقسیم کیا گیا ہے اور ان کے نام کیا ہیں ؟

ج ۔ ان اٹھائیس منزلوں کو بارہ برجوں پر تقسیم کیا گیا ہے ایک برج میں دو منزلیں ہیں اگر مہینہ ۳۰ کا ہوتا ہے تو چاند دو رات ۲۸ ویں اور ۲۹ ویں میں نہیں نکلتا اور اگر مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے تو چاند ایک رات میں نہیں نکلتا (جسکو ہمارے عوام کہتے ہیں کہ چاند اٹھ بیٹھا ہے) اور ان بارہ برجوں کے نام یہ ہیں ۱ حمل ۲ ثور ۳ جوزاء ۴ سرطان ۵ اسد ۶ سنبلہ ۷ میزان ۸ عقرب ۹ قوس ۱۰ جدی ۱۱ دلو ۱۲ حوت، ان بارہ برجوں کے نام اس اعتبار سے رکھے گئے کہ جو برج جس جانور یا جس چیز کی شکل کا ہے اس کا وہی نام یعنی اسی چیز کے نام پر نام رکھدیا گیا واللہ اعلم (تفسیر بغوی ص ۳۴۴ ج ۲)

س ۔ کواکب سبعہ سیارہ (وہ سات ستارے جو چلتے رہتے ہیں) کے نام کیا کیا ہیں اور ان میں سے کون سا ستارہ کونسے آسمان پر ہے ؟

ج ۔ کواکب سبعہ سیارہ کے نام یہ ہیں ۱؂ زحل جو ساتویں آسمان پر ہے ۲؂ مشتری جو چھٹے آسمان میں ہے ۳؂ مریخ جو پانچویں آسمان میں ہے ۴؂ شمس جو چوتھے آسمان میں ہے ۵؂ زہرہ جو تیسرے آسمان میں ہے ۶؂ عطارد جو دوسرے آسمان پر ہے ۷؂ قمر جو پہلے آسمان یعنی آسمان دنیا پر ہے (صاوی ۲۲۶/۴ پارہ ۲۹؂ وروح البیان ص ۲۳۸ ج ۸)

س ۔ ستاروں میں ثوابت نامی ستارے (جو ایک جگہ ٹھیرے رہتے ہیں) کس آسمان پر ہیں

ج ۔ آٹھویں آسمان پر ہیں (روح البیان ص ۲۳۵ پ ۲۴؂)

س ۔ سورج کی کتنی منزلیں ہیں؟

ج ۔ مشرق (یعنی وہ سمت جدھر سے سورج طلوع ہوتا ہے) میں گرمی و سردی کے حساب سے سورج کی ایک سو اسی ۱۸۰ منزلیں ہیں اسی طرح اتنی ہی ۱۸۰ منزلیں مغرب (وہ سمت جدھر سورج غروب ہوتا ہے) میں ہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ مشرق میں گرمی و سردی کے حساب سے سورج کی ایک سو ستتر ۱۷۷ منزلیں ہیں اسی طرح مغرب میں ایک منزل سے دو یوم تک سورج طلوع ہوتا ہے اسی طرح دو دن تک مغرب میں ایک منزل میں غروب ہوتا ہے (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ ص ۳۶۸ پارہ ۲۹؂)

چاند اور سورج دونوں میں کس کی رفتار تیز ہے؟

چاند اپنی مسافت ایک ماہ میں طے کرلیتا ہے اور سورج ایک سال میں اپنی تمام منازل طے کرتا ہے فرمان باری ہے لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا لیوے (کیونکہ چاند کی رفتار تیز ہے اسلئے سورج اسکو پکڑ نہیں سکتا)

؂ یہ فلاسفہ کے قول کے اعتبار سے ہے ان کے یہاں آسمان نو ہیں وہ لوگ عرش اور کرسی کو بھی آسمان سے تعبیر کرتے ہیں ۱۲

مختلف فرقوں سے متعلق امور

س کل فرقے کتنے ہیں اور کس فرقہ کی کتنی جماعتیں اور گروہ بندیاں ہیں؟

ج ۔ کل فرقے تہتر ۷۳ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؂ کہ ان تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجی (نجات پانے والا) صحیح راستہ پر ہوگا باقی سب گمراہ و غلط راہ پر ہوں گے اور وہ ایک فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور اہل سنت والجماعت سے وہ لوگ مراد ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پیروکار ہیں اور جن امور میں قرآن و حدیث خاموش ہیں ان کے بارے میں خلفائے راشدین کے متفقہ فیصلوں کے مطابق عمل کرتے ہیں، فرقوں کی تعداد اور ناموں کا نقشہ درج ذیل ہے

نام	تعداد	نام	تعداد	یہ کل تہتر فرقے
اہل سنت والجماعت	۱	نجاریہ	۱	ہوئے ان کے علاوہ
معتزلہ کی گروہ بندیاں	٦	ضراریہ	۱	جو فرقے ہیں وہ انہی
مرجیہ کی قسمیں	۱۲	کلابیہ	۱	فرقوں میں سے کسی نہ
شیعہ اور رافضیوں کی جماعتیں	۳۲	مشبہہ	۳	کسی کے ساتھ بہت مشابہت
جہمیہ	۱	خارجی فرقے	۱۵	رکھتے ہیں

؂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حال بنی اسرائیل جیسا ہوگا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے الگ ہو کر اکہتر ۷۱ فرقے بن گئے تھے ایک کے سوا باقی سب گمراہ تھے یعنی ایک گروہ اسلام پر قائم رہا اسی طرح بنی اسرائیل کے بہتر گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے علیحدہ ہو گئے سب گمراہ ہو گئے صرف ایک فرقہ سیدھی راہ پر قائم رہا سو تم بھی تہتر ۷۳ گروہ بن جاؤ گے سب گمراہ ہونگے مگر ایک اسلام پر قائم رہے گا دوسری روایت میں ہے کہ بہتر ۷۲ فرقے بن جائینگے ایک گروہ کے سوا سب آگ میں جلیں گے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جنتی گروہ کی نشانی کیا ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ گروہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا (غنیۃ الطالبین ص ۱۸۱ اردو)

س۔ فرقہ معتزلہ کو معتزلہ کیوں کہتے ہیں؟ اور اس گروہ کا بانی و روح رواں کون ہے؟

ج۔ معتزلہ اعتزال سے ماخوذ ہے جس کے معنی علیحدہ ہونے کے آتے ہیں معتزلہ کے معنی علیحدہ ہونیوالی جماعت، دراصل اس فرقہ والے حضرت حسن بصری کی مجلس میں جاتے تھے یہ آپکی مجلس سے علیحدہ ہوگئے ان کا سردار عمرو بن عبید تھا اسی کے یہ پیروکار تھے، دوسرا قول یہ ہے کہ واصل بن عطار اس فرقہ کا بانی تھا اسی کی طرف یہ فرقہ منسوب ہے کیونکہ یہ مسلمانوں اور مومنوں سے علیحدہ ہوگیا تھا اس لئے ان کو معتزلہ کہتے ہیں اور معتزلہ کا دوسرا نام قدریہ بھی ہے اسوجہ سے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کا تعلق بندوں سے نہیں مانتے یعنی یہ کہتے ہیں کہ ان کے گناہ اللہ کی تقدیر سے نہیں بلکہ ان کے اپنے نفس سے سرزد ہوئے ہیں (غنیۃ الطالبین اردو ص ۱۹۵)

س۔ فرقہ معتزلہ کے کتنے گروہ اور جماعتیں ہیں اور کونسی جماعت کس کی طرف منسوب ہے؟

ج۔ معتزلیوں کے چھ گروہ ہیں ع۱ ہذلیہ جس کا بانی ابوہذیل ہے ع۲ نظامیہ جس کا روح رواں میاں نظام ہے ع۳ معمریہ یہ لوگ معمر نامی شخص کے پیروکار ہیں ع۴ جبائیہ یہ فرقہ جبائی نامی شخص کی طرف منسوب ہے ع۵ کعبیہ جس کا بانی ابوالقاسم کعبی تھا جو بغداد کے معتزلیوں کا امام تھا ع۶ بہشمیہ جس کا سردار ابوہاشم (جبائی کا بیٹا) تھا

س۔ فرقہ مرجیہ کی کتنی شاخیں (گروہ و جماعتیں) ہیں اور کس جماعت کی نسبت کس کی طرف ہے؟

ج۔ فرقہ مرجیہ کے بارہ گروہ ہیں ع۱ جہمیہ جس کا بانی و سردار جہم بن صفوان ہے ع۲ صالحیہ اس گروہ کے لوگ اپنے آپ کو حسین صالحی کے پیروکار

بتلاتے ہیں ع۳ یونسیہ جو یونس بری کی طرف منسوب ہے ع۴ شمریہ جو ابوشمر کا متبع ہے ع۵ یونانیہ یہ یونان کی جانب منسوب ہے ع۶ نجاریہ ان کا سردار حسن بن محمد بن عبداللہ نجار ہے ع۷ غیلانیہ جو غیلان کی جانب منسوب ہے اور یہ گروہ شمریہ سے مشابہت رکھتا ہے ع۸ شبیبیہ یہ گروہ محمد بن شبیب کی طرف منسوب ہے ع۹ حنفیہ اس گروہ والے اپنے کو امام اعظم ابوحنیفہ (النعمان ابن ثابت) کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر دراصل ان کو امام اعظم کا ماننے والا نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس گروہ والے امام اعظم کے فروع میں مقلد ہیں اصول میں نہیں اور جو شخص ائمہ اربعہ میں سے کسی کا صرف فروع میں مقلد (تقلید کرنیوالا) ہو اصول میں اس امام کا پیروکار نہ ہو تو وہ اس امام کا ماننے والا نہیں کہلائے گا۔ اسی طرح فرقہ حنفیہ کا حال ہے واللہ اعلم ع۱۰ معاذیہ یہ گروہ معاذ وصی کی طرف منسوب ہے ع۱۱ مریسیہ یہ مریسی کی طرف منسوب ہے ع۱۲ کرامیہ جو ابوعبداللہ بن کرام کی طرف منسوب ہے بنوامیہ کے زمانہ میں فرقہ مرجیہ نے خوب پرورش پائی (غنیۃ الطالبین ص ۱۹۲ و ص ۱۹۵)

س۔ فرقہ شیعہ و روافض کی کتنی جماعتیں و گروہ ہیں اور کس جماعت کی نسبت کس کی طرف ہے؟

ج۔ شیعیوں کے کل ۳۲ گروہ ہیں ع۱ بنانیہ یہ فرقہ بنان بن سمعان کی جانب منسوب ہے ع۲ طیارہ جو عبداللہ بن معاویہ کی جانب منسوب ہے ع۳ مغیریہ اس کا سردار مغیرہ بن سعد تھا ع۴ منصوریہ جو ابومنصور کی جانب منسوب ہے ع۵ خطابیہ یہ فرقہ ابوخطاب کی جانب منسوب ہے ع۶ معریہ اس کے عقائد خطابیہ جیسے ہی ہیں ع۷ بزیعیہ یہ فرقہ بزیع کی جانب نسبت کرتا ہے ع۸ مفضلیہ یہ اپنی نسبت مفضل کی طرف کرتا ہے جو ان کا سردار تھا ع۹ شریعیہ یہ شریع کی جانب منسوب ہے ع۱۰ سبائیہ

جس کا سردار عبداللہ بن سبا تھا ۱۱ مفوضیہ ۱۲ زیدیہ یہ فرقہ زید بن علی کے قول کی تائید کرتا ہے ۱۳ جارودیہ جو ابوجارود کی طرف منسوب ہے ۱۴ اسلیمانیہ یہ فرقہ سلیمان بن کثیر کی طرف منسوب ہے ۱۵ بطریہ جو ابتر کی طرف منسوب ہے ——— جسے ابتر سے ملقب کیا ہے ۱۶ لغیمیہ اس کا سردار نعیم بن یمان ہے یہ ابتر سے موافقت رکھتا ہے ۱۷ العقوبیہ ۱۸ قطعیہ ۱۹ کیسانیہ جو کیسان کی طرف منسوب ہے ۲۰ کریبیہ جو کریب کی جانب منسوب ہے ۲۱ عمیریہ ان کے امام عمیر تھے ان ہی کی طرف منسوب ہے ۲۲ محمدیہ اس کے سردار محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسین تھے ۲۳ حسینیہ جو حسین بن منصور کی جانب منسوب ہے ۲۴ ناؤسیہ جو ناؤس بصری کی طرف منسوب ہے جو اس گروہ کا سردار تھا ۲۵ اسماعیلیہ یہ فرقہ امام اسمٰعیل کا پیروکار ہے۔ ۲۶ قرامطیہ ۲۷ مبارکیہ اس کی نسبت مبارک نامی شخص کی طرف ہے ۲۸ شمیطیہ جن کا سردار یحییٰ بن شمیط تھا ۲۹ عماریہ جسے تحطیہ بھی کہتے ہیں ۳۰ ممطوریہ ۳۱ موسویہ جس کے سردار موسیٰ بن جعفر تھے ۳۲ امامیہ اس گروہ کا کہنا ہے کہ امامت کے مستحق محمد بن حسن عسکری ہیں وہی مہدی آخرالزماں ہوں گے

(غنیۃ الطالبین ص ۱۸۷ و ص ۱۹۱ اردو)

س۔ فرقہ جہمیہ کا سردار اور روح رواں کون تھا اس فرقہ کے لوگ کہاں رہتے تھے اس کے سردار کو کس نے قتل کیا؟

ج۔ اس فرقہ کے بانی و سردار کا نام جہم بن صفوان تھا یہ فرقہ اسی کی طرف منسوب ہے اس فرقہ کے لوگ شہر ترمذ یا مرو میں رہتے تھے یہ خدا کی صفات کا انکار کرتے ہیں، جہم کو مسلم بن احوز مازنی نے قتل کیا تھا (غنیۃ الطالبین ص ۱۹۸ اردو)

س۔ فرقہ نجاریہ اپنی نسبت کس طرف کرتا ہے اس فرقہ کے لوگ زیادہ تر کہاں رہتے تھے؟

ج. فرقہ نجاریہ کی نسبت حسین بن محمد نجار سے ہے اور اس فرقہ والے زیادہ تر زعفران میں رہتے تھے (غنیۃ الطالبین اردو ص ۱۹۸)

س. فرقہ ضراریہ کا سردار کون تھا؟

ج. یہ فرقہ ضرار بن عمر کی طرف منسوب ہے اس فرقہ والے حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کی قرأت کے منکر ہیں

س. فرقہ کلابیہ وسالمیہ کس کی طرف منسوب ہیں؟

ج. فرقہ کلابیہ عبداللہ بن کلاب کی طرف منسوب ہے اور سالمیہ ابن سالم کی طرف منسوب ہے (بحوالۂ بالا)

س. فرقہ مشبہہ کی کتنی جماعتیں ہیں اور کس جماعت کا کون سردار تھا؟

ج. فرقہ مشبہہ کے تین گروہ ہیں ۱ ہشامیہ ۲ مقاتلیہ ۳ واسمیہ، یہ لوگ روافض اور کرامیہ فرقوں سے مشابہت رکھتے ہیں، ہشام بن حکم نے ان کے عقائد کی کتابیں تصنیف کیں اس لئے ہشامیہ فرقہ ہشام بن حکم ہی کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے ایک فرقہ کا تعلق مقاتل بن سلیمان سے ہے اور اسی کی طرف وہ منسوب ہے (بحوالہ بالا)

س. خارجی فرقہ کے نام کیا کیا ہیں اور کیوں؟

ج. خارجی فرقہ کا ایک نام حکمیہ بھی ہے کیونکہ جنگ جمل جو حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان ہوئی تھی اس میں حَکَم (فیصل) حضرت علی کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری بنے اور حضرت معاویہ کی طرف حضرت عمرو بن عاص حَکَم بنے تھے تو جب ان دونوں کو فیصلہ کیلئے چن لیا تو ان کی بات ماننا ضروری ہوگیا تھا خارجیوں نے ان کو حَکَم نہ مانا اور کہا کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کو حَکَم نہیں بنانا چاہتے تو یہ لوگ مسلمانوں کی جماعت سے نکل گئے تھے (خارج ہوگئے تھے) اس لئے ان کو خارجیہ کہتے ہیں اور انھوں نے حکم کی بات ماننے سے انکار کیا اس لئے ان کو محکّمیہ کہتے ہیں تیسرا

نام اس کا حرورا ہے کیونکہ یہ لوگ پہلے حرورا میں اترے تھے (غنیۃ الطالبین)

س۔ خوارج کے کتنے گروہ و جماعتیں ہیں اور کونسی جماعت کسکی طرف منسوب ہے؟

ج۔ خوارج کے پندرہ گروہ ہیں ۱ نجدات جو نجدہ بن عامر حنفی کی طرف منسوب ہے یہ عامر کا باشندہ تھا اور اس کو ماننے والے عبداللہ بن ناصر کے اصحاب کہلاتے ہیں ۲ ازارقہ یہ لوگ نافع بن ازرق کے ساتھی تھے ۳ ایک گروہ ابن فطریک کی طرف منسوب ہے ۴ ایک گروہ یحییٰ بن اسود کی طرف منسوب ہے ۵ ایک گروہ عجاردہ کہلاتا ہے جو عبداللہ بن عجرد کی جانب منسوب ہے ان کے بہت سے گروہ ہیں جو میمونیہ کہلاتے ہیں ۶ ایک گروہ حازمیہ ہے اور حازمیہ سے ایک جماعت اور نکلی ہے جس کو معلومیہ کہا جاتا ہے ۷ ایک گروہ بدعتیہ ہے ان کے عقائد فرقہ ازرقیہ کے مشابہ ہیں ۸ ایک گروہ مجہولیہ ہے ۹ ایک گروہ صلتیہ ہے جو اپنی نسبت عثمان بن صلت کی طرف کرتا ہے ۱۰ ایک جماعت اخنسیہ کہلاتی ہے جو اپنے کو اخنس نامی شخص کا پیروکار بتلاتی ہے ۱۱ ایک جماعت خارجیوں کی ظفریہ ہے ۱۲ ایک گروہ حفصیہ کہلاتا ہے ۱۳ ایک گروہ ریاضیہ کہلاتا ہے ۱۴ بنسیہ جو ابو بنس کی جانب منسوب ہے ۱۵ خارجیوں کا ایک گروہ شمراخیہ ہے جو عبداللہ بن شمراخ کا پیروکار تھا (غنیۃ الطالبین اردو از صفحہ ۱۸۴ تا صفحہ ۱۸۶)

س۔ فرقہ مجوس یعنی آگ کی عبادت کرنیوالے کتنے خالق مانتے ہیں؟

ج۔ دو خالق مانتے ہیں ۱ یزدان جو خالق خیر ہے ۲ اہرمن یہ خالق شر ہے (تحفۃ المراۃ صفحہ ۱۷)

س۔ امت محمدیہ کے مجوس کون سے فرقہ کے لوگ ہیں؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس امت کے مجوس قدریہ (منکرین تقدیر) ہیں یہ لوگ بھی تعدد خالق کے قائل ہیں انسان کو خالق افعال اختیاریہ[عہ] مانتے ہیں (نکوۃ الرؤیا)

عہ دوسرا قول یہ ہے کہ اس فرقہ کا بانی نجدہ بن عویمر حنفی تھا جو یمامہ میں سکونت پذیر تھا (تاریخ المذاہب الاسلامیہ اردو صفحہ ۲۰۶) ۱۲

عہ اس لئے یہ مجوس کے مشابہ ہیں ۱۲

علامات قیامت سے متعلق امور

س۔ آدمی کا ایمان اور عمل صالح کس وقت تک قبول ہو سکتا ہے؟

ج۔ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک آدمی کا ایمان لانا بھی سودمند و مقبول اور عمل صالح بھی۔ قیامت کے قریب جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اس وقت کسی کا ایمان لانا اور عمل صالح کرنا مقبول نہ ہوگا (فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۶)

س۔ باب التوبہ کہاں ہے اور کتنا بڑا ہے؟

ج۔ حضرت صفوان بن عسال کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا[عہ] کہ مغرب میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے توبہ کیلئے جو ستر سال کی مسافت کے بقدر ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے گا، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے (فتح الباری صفحہ ۳۶۳)

س۔ جب سورج غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے اور جب سورج مغرب کی جانب سے نکلیگا تو کتنی رات تک غائب ہونے کے بعد نکلے گا؟

ج۔ روایت میں آتا ہے کہ جب سورج غروب ہوتا ہے تو رب کریم کی بارگاہ میں سلام کر کے سجدہ ریز ہو کر آئندہ نکلنے کی اجازت طلب کرتا ہے اس کو خداوند کریم کی جانب سے مشرق کی طرف سے طلوع ہونے کی اجازت ملتی ہے تو طلوع ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک رات جب سورج اجازت طلب کرے گا تو اس کو روک لیا جائیگا نکلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر سورج کو مغرب سے طلوع ہونیکی اجازت ملے گی یعنی کہا جائے گا کہ جس جانب سے غروب ہوا اسی جانب سے نکل (فتح الباری صفحہ ۳۶۲) دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دو یا تین رات کے بقدر اس کو روک لیا جائے گا مجتہدین کے علاوہ کوئی ان راتوں کو نہیں پہچانیگا یہ لوگ رات کو اٹھ کر اپنے وظائف مکمل کر کے سو جائینگے پھر اٹھ کر پڑھیں گے پھر سو جائیں گے پھر لوگ اٹھ جائیں گے اور فجر کی

عہ ابن ماجہ صفحہ ۲۹۵) ۱۲

نماز پڑھ کر ابھی بیٹھے ہی ہوں گے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا اور امام بیہقی نے اپنی کتاب البعث والنشور میں یہ اضافہ کیا کہ (لمبی رات ہونے کی وجہ سے) ایک شخص اپنے پڑوسی کو آواز دیگا اے فلاں اے فلاں یہ رات کیسی ہے میں پیٹ بھر سو یا یعنی خوب سو چکا اور نماز پڑھتا پڑھتا تھک گیا اب تک صبح نہیں ہوئی (فتح الباری ج۱۱ ص۳۶۳، الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص۳۲۲ و ص۳۲۳)

س۔ سورج مغرب سے کب طلوع ہو گا؟

ج۔ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے کچھ ہی مدت کے بعد سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا (فتح الباری ج۱۱ ص۳۶۳) طبرانی کی ایک روایت میں آتا ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا ابلیس لعین سجدہ میں پڑ جائے گا اور رب دو جہاں سے التجا کر کے کہے گا اے اللہ مجھ کو حکم دیدے جس کو تو کہے میں سجدہ کروں (فتح الباری ج۱۱ ص۳۶۱)

س۔ انسان کا صحیفۂ اعمال کب بند ہو جائے گا اور حفظہ (اعمال لکھنے والے فرشتے) کب ہٹ جائیں گے؟

ج۔ روایت میں آتا ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا تو لوگوں کے قلوب پر مہر لگا دی جائے گی (یعنی جو مومن ہے وہ مومن ہی رہے گا اور جو کافر ہے وہ کافر ہی رہے گا) اور کراماً کاتبین بھی بندوں کے اعمال کا دفتر بند کر دیں گے اور حفظہ ہٹ جائیں گے اور ملائکہ کو کہدیا جائے گا کہ اب اس کا کوئی عمل نہ لکھو اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کی (بڑی) نشانیوں میں ایک ہی کے ظاہر

عہ سورج ایک مرتبہ مغرب سے نکل کر نصف آسمان سے واپس مغرب کی طرف جا کر غروب ہو جائے گا پھر حسب سابق مشرق سے نکلے گا پھر لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اچانک قیامت آجائے گی (فتح الباری ج۱۱ ص۳۶۲ و ص۳۶۳)

ہونے پر صحیفۂ اعمال بند اور حفظہ کی چھٹی کر دی جائے گی (فتح الباری ج۱۱ ص۳۶۳)

س۔ مغرب سے سورج طلوع ہونے کے کتنے سال بعد قیامت آئے گی؟

ج۔ مغرب سے سورج طلوع ہونے کے ایک سو بیس سال بعد قیامت آجائے گی (فتح الباری ج۱۱ ص۳۶۱)

دجّال سے متعلق امور

س۔ دجّال کے ساتھ کتنا لشکر ہو گا اور ان پر کیسا لباس ہو گا؟

ج۔ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال سے جہاد کریں گے تو دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ان پر جنگی لباس اور ہتھیار ہوں گے اور بیش قیمت دبیز یعنی موٹے کپڑے ساج کا لباس ہو گا (ابن ماجہ ص۲۹۸)

س۔ دجال کی سواری کیا ہو گی اور اس کی سواری کے دونوں کانوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہو گا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دجال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہو گا (علامات قیامت)

س۔ دجال کی پیروی کرنے والے زیادہ تر کون لوگ ہوں گے اور کتنے لوگ اس کے فتنے سے محفوظ رہیں گے؟

ج۔ دجال کی اتباع کرنے والے زیادہ تر یہودی عورتیں ہوں گی اور اس کے فتنے بارہ ہزار مرد سات ہزار عورتیں محفوظ رہیں گی (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص۲۴۸)

س۔ دجال کو کون سی آنکھ سے نظر نہ آئے گا؟

عہ دوسری روایت میں یہ جو آیا ہے کہ چھ ماہ میں یہ ساری نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی ان میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ وہ ایک سو بیس سال ایک ماہ کی طرح گذر جائیں گے کیونکہ مسلم میں اس طرح کی روایت ہے کہ قیامت کے قریب سال مہینہ کی طرح جلدی گذر جایا کرے گا (فتح الباری ج۱۱ ص۳۶۳)

ج۔ دجال داہنی آنکھ سے اندھا ہوگا اس سے اس کو کچھ نظر نہ آئے گا (بخاری ص ۱۰۳۶ ج ۲)

س۔ قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں یعنی جن کے بغیر قیامت نہ آئے گی کون کونسی ہیں؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو اور وہ دس نشانیاں یہ ہیں (عہ ۱ دخان یعنی دھوئیں کا نکلنا ۲ دجال کا نکلنا ۳ دابہ کا نکلنا (یہ ایک جانور ہوگا جو زمین سے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کرے گا ۴ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا ۶ یاجوج ماجوج کا نکلنا ۷ تین مرتبہ مختلف جگہوں میں لوگوں کا زمین میں دھنسنا پہلا خسف یعنی زمین میں دھنسنا مشرق میں ہوگا ۸ دوسری مرتبہ مغرب میں یعنی جس جانب سورج چھپتا ہے ۹ تیسرا خسف جزیرۂ عرب میں ہوگا ۱۰ قعر عدن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو محشر میں جمع کرے گی (الدر المنثور ص ۶، مشکوۃ شریف ص ۴۸۲ ج ۲)

قیامت سے متعلق امور

س۔ جب حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو ان کے دائیں بائیں کون ہوگا؟

ج۔ صور پھونکتے وقت حضرت اسرافیل علیہ السلام کے داہنی جانب حضرت جبریل علیہ السلام اور بائیں جانب حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے (مشکوۃ شریف ص ۴۸۲ ج ۲)

س۔ لوگ میدان محشر میں کیسے پہونچینگے؟

ج۔ خداوند قدوس مشرق سے ایک آگ بھیجیں گے جس کو ملائکہ ہنکا رہے ہوں گے یہ آگ تمام لوگوں کو ہنکا کر میدان محشر میں لیجا کر جمع کر دے گی (حاشیہ مشکوۃ ص ۴۸۴ ج ۲)

عہ قیامت کی یہ دس کی دس نشانیاں چھ ماہ کے عرصہ میں ہی ظاہر ہو جائیں گی ۱۲ (فتح الباری شرح بخاری ص ۳۶۲ ج ۱۱) دوسری روایت میں آٹھ مہینہ کا ذکر ہے (الاشاعۃ ص ۲۴۶)

الدر المنثور ص ۶) دوسری روایت یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں اعمال صالحہ کرتے تھے وہ اپنے اعمال پر سوار ہو کر جائیں گے اور بعض پیدل چل کر جائیں گے اور بعض چہروں کے بل (مشکوۃ ص ۴۸۴ ج ۲) اور بخاری شریف کتاب الرقاق ص ۹۶۵ ج ۲ پر ہے کہ لوگوں کا حشر تین طریقہ سے کیا جائیگا ۱ راغبین راہبین ۲ دوسرا گروہ ان کا ہوگا جو دو دو تین تین چار چار دس دس ایک ایک اونٹ پر سوار ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جہاں وہ لوگ ٹھہرینگے آرام کریں گے وہ آگ بھی ٹھہرے گی اور جہاں وہ رات گذارینگے آگ بھی وہیں رات گذارے گی جہاں وہ صبح کریں گے وہاں وہ صبح کرے گی جہاں وہ شام کریں گے وہاں وہ شام کریگی۔

س۔ قیامت کے دن جب لوگ قبروں سے ننگے اٹھیں گے تو کیا ایک دوسرے کے ستر کو نہیں دیکھیں گے؟

ج۔ حضرت عائشہ رض نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن عورتیں مردوں کے ساتھ ننگی ہوں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں، حضرت عائشہ رض نے افسوس کی آہ بھری اور رونے لگیں بہت روئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رض تو مت رو، کیا تونے اللہ کا فرمان لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ نہیں پڑھا کہ وہاں ہر شخص کی عجیب شان (حالت) ہوگی ہر شخص کو اپنی اپنی فکر ہوگی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی جرأت ہی نہیں کرے گا اس دن خوف و ہیبت سے کسی کی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ہمت ہی نہ ہوگی کہ وہ دوسرے کے ستر پر نظر ڈال سکے (مشکوۃ و بخاری کتاب الرقاق ص ۹۶۵ ج ۲)

س۔ قیامت کے دن سورج لوگوں کے سروں سے کتنا اونچا ہوگا؟

ج۔ قیامت کے دن سورج صرف ایک میل اونچائی پر ہوگا (فتح الباری ص ۴۰۲ ج ۱۱، مشکوۃ ص ۴۸۳ ج ۲)

س۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں کہاں تک ڈوبے رہے ہوں گے؟

ج۔ اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے بعض کے پسینہ ٹخنوں تک ہوگا بعض کے گھٹنوں تک بعض کے ناف تک بعض کے حلق تک اور بعض پسینہ میں منہ و کانوں تک غرق ہونگے ڈوب رہے ہوں گے (مشکوٰۃ ص۴۸۳ ج۲) اور بخاری شریف کی ایک روایت میں کانوں تک پسینہ کا ذکر ہے اور دوسری روایت حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو اسقدر پسینہ آئے گا کہ زمین پر ستر گز[ف] اونچائی تک پسینہ چڑھ جائیگا اور لوگوں کے منہ تک پہنچ کر کانوں تک پہنچ جائے گا (بخاری و حاشیہ بخاری ص۹۶۷ ج۲) اور امام حاکم نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ پسینہ باعتبار اعمال کے آئے گا چنانچہ بعض لوگوں کے پنڈلیوں تک بعض کے نصف پنڈلیوں تک بعض کے گھٹنوں تک بعض کے رانوں تک اور بعض کے کولھوں تک اور بعض کے مونہوں تک پسینہ ہوگا (فتح الباری ص۴۰۱ و ص۴۰۲ ج۱۱)

س۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ پسینہ کن لوگوں کو آئے گا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ پسینہ کفار کو آئے گا ان سے کم گناہ کبیرہ کرنیوالوں کو اور ان سے کم گناہ صغیرہ کرنیوالوں کو (فتح الباری ص۴۰۲ ج۱۱)

س۔ قیامت کے دن لوگوں کو کیا اپنے گھر والے بھی یاد آئیں گے یا نہیں؟

ج۔ حضرت عائشہ رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا قیامت کے دن اپنے اہل و عیال یعنی بال بچے بھی یاد آئیں گے یا نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابًا فرمایا مگر تین جگہوں پر انسان انکو بھی بھول جائے گا ع۱ جب اپنے اعمال کو پڑھے گا ع۲ اعمال کا وزن ہوتے وقت

ف اور ستر ذراع یعنی گز اونچائی تک پسینہ کا پہنچنا ظاہر ہے کیونکہ اس دن سب کا قد ستر ہاتھ لمبا ہوگا ۱۲

ع۳ پلصراط پر سے گذرتے وقت۔ (ابوداؤد شریف ص۶۵۴ ج۲ و ص۶۵۵)

س۔ قیامت کے دن عرش خداوندی کے سایہ میں کون کون لوگ ہوں گے؟

ج۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات شخصوں کو خداوند ذوالجلال اپنی رحمت کے سایہ میں اس دن جگہ عطا فرمائیں گے جسدن اس کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ع۱ عادل بادشاہ ع۲ وہ شخص جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو ع۳ وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو ع۴ وہ دو شخص جن میں اللہ ہی کے لئے آپس میں محبت ہو اسی پر ان کا اجتماع (جمع ہونا) ہوتا ہو اور اللہ ہی کی محبت میں جدائیگی ہوتی ہو ع۵ وہ شخص جس کو کوئی حسین جمیل عورت اپنی طرف مائل کرے اور وہ یہ کہدے کہ مجھ کو اللہ کا خوف مانع ہے ع۶ وہ شخص جو مخفی اور پوشیدہ طریقہ سے صدقہ کرے اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں کو بھی خبر نہ ہو ع۷ وہ شخص جو ذکر اللہ تنہائی میں اس استحضار کے ساتھ کرے کہ اس کے آنسو بہنے لگتے ہوں (بخاری شریف ص۱۹۱ ج۱ باب الصدقۃ بالیمین۔ روایت مسلم ص۳۳۱ ج۱ باب فضل اخفاء الصدقہ و ص۱۰۰۵ ج۲)

س۔ قیامت کے دن سب سے پہلے کون کس معاملہ میں بحث کرے گا؟

ج۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے سب سے پہلے حضرت علی رضؓ جھگڑے کے متعلق بحث کریں گے (صاوی ص۹۷ ج۳)

س۔ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ زبان پر مہر لگا دیں گے تو سب سے پہلے کون عضو بولے گا؟

ج۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زبان پر مہر سکوت لگا کر انسان کے ہاتھ پیروں سے بات کریں گے چنانچہ سب سے پہلے انسان کی داہنی ران بولے گی (کہ اے اللہ مجھ سے اس نے فلاں دن فلاں گناہ کیا تھا) جو بھی انسان نے اس سے کام لیا

ہوگا اس کے متعلق وہ جواب دے گی (روح المعانی صـ۴۳ سورہ یٰسین ج ۲۳)

س۔ قیامت کے دن لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) کس کے ہاتھ میں ہوگا؟

ج۔ قیامت کے دن لواء الحمد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا (الدر المنثور صـ۳۰۱ ج ۶)

س۔ قیامت کے دن جہنم پر کتنے پل بچھائے جائیں گے اور کس پل پر کس چیز کے متعلق سوال ہوگا؟

ج۔ علی اختلاف الروایات ابن جریر نے ابن قیس کے حوالہ سے یہ بات بیان کی ہے کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ جہنم پر قیامت کے دن تین پل بچھائے جائیں گے ایک پر امانت کے متعلق سوال ہوگا ۲ دوسرے پر رحم یعنی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے متعلق سوال ہوگا ۳ تیسرے پل پر خود خداوند تعالیٰ ہوگا دوسرا قول امام بیہقی نے الاسماء والصفات میں اس روایت کی تخریج کی ہے حضرت مقاتل کے حوالہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ کی بیشک ان ربک لبالمرصاد سے مراد صراط ہے اور صراط وہ ہے کہ جہنم پر سات پُل بچھائے جائیں گے ہر پُل پر ملائکہ[۱] کھڑے ہوں گے جن کے چہرے مثل چنگاری کے ہوں گے اور آنکھیں بجلی کی طرح چمکنے والی ہوں گی ۱ پہلے پُل پر ایمان سے متعلق سوال ہوگا ۲ دوسرے پُل پر پانچوں نمازوں سے متعلق سوال ہوگا ۳ تیسرے پر زکوۃ سے متعلق ۴ چوتھے پر رمضان کے روزوں سے متعلق ۵ پانچویں پر حج سے متعلق ۶ چھٹے پر عمرہ سے متعلق ۷ ساتویں پر مظالم یعنی ظلم سے متعلق، جس نے ان پُلوں پر سوال کی گئی باتوں کا صحیح صحیح جواب دیدیا تو وہ پلصراط پر سے گذار دیا جائے گا ورنہ وہیں روک لیا جائے گا (الدر المنثور فی التفسیر بالماثور صـ۳۴۸ ج ۶)

---

[۱] فتح الباری صـ۴۶۲ پر ہے کہ پل کے دونوں جانب فرشتے کھڑے ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے یارب سلّم سلّم ۱۲

س۔ پل صراط کی مسافت کتنی ہوگی؟

ج۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ پُل صراط کی مسافت پندرہ ہزار سال ہوگی اس طرح کہ پانچ ہزار سال چڑھنے میں لگیں گے اور پانچ ہزار سال نیچے اترنے میں اور پانچ ہزار سال اس پر برابر چلنے میں لگیں گے، اور پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگی[۵] (فتح الباری صـ۴۶۳ ج ۱۱)

س۔ حوض کوثر کی لمبائی وچوڑائی کتنی ہوگی اور گہرائی کیا ہوگی؟

ج۔ امام بخاری کی روایت کے مطابق حوض کوثر کی لمبائی وچوڑائی کا فاصلہ مقام جَرْبا[۱] سے اَذْرُح تک کا درج ہے دوسری روایت میں مدینہ سے صنعاء یمن[۲] تک کا فاصلہ مذکور ہے تیسری روایت میں ایلہ سے صنعاء یمن تک کا فاصلہ درج ہے اور ابن عمر رضہ کی روایت میں ایک ماہ کی مسافت ذکر کی گئی ہے اور ایک روایت میں مکہ سے شہر ایلہ[۳] تک جتنا فاصلہ ہے وہ بیان کیا گیا ہے[۴] (بخاری ۲ صـ۹۷۴)

س۔ قیامت کے دن دیگر انبیاء علیہم السلام کا بھی حوض ہوگا یا نہیں؟

ج۔ ترمذی شریف میں حضرت سمرہ رضہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن ہر نبی کے لئے ایک حوض ہوگا البتہ حوض کوثر صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خاص ہوگا (حاشیہ بخاری صـ۹۷۳ ج ۲ آخری جزء الدر المنثور صـ۴۰۲ ج ۶ پر ہے)

س۔ پل صراط پر سے سب سے پہلے کون گذرے گا اور گذرنے والوں کی کتنی

---

[۱] جَرْبا، اور اذرح یہ دونوں ملک شام کے دو مقامات ہیں جن کے درمیان مسافت تین رات ہے [۲] صنعاء یمن کہکر صنعاء شام سے علیحدہ کرنا مقصود ہے (حاشیہ بخاری صـ۹۷۴)
[۳] اَیلہ ساحل ملک شام بر بحر قلزم کے کنارہ پر ایک شہر ہے مصر سے آنے والے حجاج اسی جگہ سے ہی گذرتے ہیں (فتح الباری صـ۴۷۶ ج ۱۱) [۴] اور ایک روایت میں ہے کہ حوض کوثر کی چوڑائی مقام اَیلہ اور عدن کے درمیان کی مسافت ہے (الدر المنثور صـ۴۰۲ ج ۶) اور ایک روایت میں ہے کہ حوض کوثر کی گہرائی ستر ہزار فرسخ یعنی میل ہوگی (الدر المنثور صـ۴۰۲ ج ۶) ۱۲
[۵] اسکی تخریج ابن عساکر نے اپنے ترجمہ میں کی اور اس کو معضل اور غیر ثابت کہا ہے (فتح الباری صـ۴۶۳ ج ۱۱)

قسمیں ہوں گی ؟

ج۔ سب سے پہلے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو گذرنے کی اجازت دی جائے گی ، گذرنے والے تین قسم کے لوگ ہوں گے پہلی قسم ان لوگوں کی جو بغیر کسی خدشہ کے بلاحساب وکتاب گذر جائیں گے دوسری قسم والوں کو کچھ پریشانی ہو کر نجات ملے گی اپنے اعمال کے بقدر پل صراط پر پریشانی ہوگی (فتح الباری صفحہ ۴۵۴ ج ۱۱ کتاب الرقاق) تیسری قسم والے اول وہلہ میں ہی ہلاک ہوجائیں گے (فتح الباری صفحہ ۴۵۴ ج ۱۱)

س۔ قیامت کے دن میزان عمل میں کونسا عمل سب سے پہلے رکھا جائے گا ؟

ج۔ طبرانی نے بروایت حضرت جابر رضؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی میزان عمل میں سب سے پہلے جو عمل رکھا جائے گا وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کا نیک عمل ہوگا ،
(معارف القرآن صفحہ ۵۲۳ ج ۳ پارہ ۹ سورۂ الاعراف)

س۔ جنت میں سب سے بعد میں کون شخص کس قبیلہ کا داخل ہوگا ؟

ج۔ سب سے آخر میں جنت کے اندر قبیلۂ جہینہ کا ایک شخص داخل ہوگا علامہ سہیلی نے اس کا نام ھناد بیان کیا ہے (فتح الباری صفحہ ۴۶۷ ج ۱۱)

س۔ اہل جہنم آہ وزاری کتنے عرصہ تک کریں گے ان کی فریاد رسی کا جواب کتنے دنوں تک نہیں دیا جائے گا ؟

ج۔ جہنمی لوگ دوزخ کے اندر سب مل کر پانچسو برس تک فریاد و آہ وزاری کریں گے لیکن ان کا یہ رونا دھونا سودمند نہ ہوگا پھر پانچسو برس تک صبر کریں گے ان کا صبر کرنا بھی مفید نہ ہوگا اس وقت نافرمان لوگ کہیں گے سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ (ہمارے لئے

کوئی ٹھکانا نہیں) پھر اہل جہنم داروغۂ جہنم (مالک) کو کہیں گے اے مالک اپنے رب سے کہدے کہ ہم کو موت ہی دیدے تو مالک دوزخ ان کو اسّی برس تک کوئی جواب نہ دے گا ان اسّی سالوں میں کا ہر سال ۳۶۰ دن کا ہوگا مگر ہر دن ایک ہزار برس کا ہوگا یعنی ہمارے ایک ہزار برس کے برابر ایک دن ہوگا (تفسیر مظہری صفحہ ۲۹۶ ج ۶ پارہ ۱۳)

س۔ کفار جب جہنم میں ڈالدئے جائیں گے تو ان کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوجائے گا !

ج۔ کفار کا بدن آگ سے پھول کر اتنا بڑھ جائے گا کہ کافر کے ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک اتنا فاصلہ ہوجائے گا کہ تیز رفتار گھوڑا تین دن میں اتنا راستہ طے کرتا ہے دوسری روایت میں پانچ دن چلنے کے بقدر فاصلہ مذکور ہے تیسری روایت میں ہے کہ اہل جہنم کی ایک کان کی لَو سے مونڈھے تک سات سو سال کی مسافت کے بقدر فاصلہ ہوگا اور ایک روایت میں سات خریف یعنی فصلوں و موسموں کا ذکر ہے (تفسیر مظہری صفحہ ۹۰ ج ۳ پ ۵)

س۔ جہنمیوں کی کھال اور داڑھ کی موٹائی کتنی ہوجائے گی !

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے بقدر ایک دوسری روایت میں بیالیس ہاتھ کے بقدر تیسری روایت میں ہے کہ ستر ہاتھ کے بقدر موٹائی ہوجائیگی اور اہل جہنم کی داڑھ احد پہاڑ سے بھی موٹی ہوجائے گی (تفسیر مظہری صفحہ ۹۰ ج ۳ پ ۵

قرب قیامت میں زمین سے نکلنے والے دابّہ (جانور) سے متعلق امور

س۔ اس جانور کا نام و کام کیا ہوگا ؟

ج۔ اس جانور کا نام جساسہ ہوگا اس کا کام یہ ہوگا کہ اس کے داہنے ہاتھ میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت سلیمان ؑ کی
انگوٹھی ہوگی عصا کے ذریعہ یہ مومن کی پیشانی پر سفید نشان لگائے گا
جس سے مومن کا چہرہ چمکتا ہوگا اور کافر کے ناک پر ایک سیاہ نقطہ لگائے
گا جس سے اس کافر کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا دوسری روایت میں ہے کہ
مومن کی پیشانی پر لکھدے گا ھُوَ مُؤْمِنٌ اور کافر کی پیشانی پر لکھدیگا
ھُوَ کافِرٌ اس کے بعد کہے گا اے فلاں تو جنتی ہے اے فلاں تو دوزخی
ہے یہ جانور لوگوں سے بات چیت کرے گا کذافی البیضاوی وروح البیانؒ
(حاشیۂ جلالین شریف ص۳۲۲)

س۔ اس جانور کا قد کتنا ہوگا اور یہ کہاں سے نکلے گا؟

ج۔ اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا دوسرا قول حضرت عبداللہ بن عمر کا یہ ہے کہ اس کا
سر بادل میں لگ رہا ہوگا اور پیر زمین پر ہوں گے (خازن ص۴۲/۳) یہ
جانور کہاں سے نکلیگا اس سلسلہ میں روایات میں اختلاف کثیر ہے (۱)
مسجد حرام سے نکلے گا (۲) صفا پہاڑی سے نکلے گا (۳) یمن کے آخری حصہ سے
نکلے گا اس کا ذکر آس پاس کے علاقوں گاؤں و دیہات میں پھیل جائے گا
مگر مکہ میں اس کا ذکر یمن سے نکلنے سے نہیں ہوگا۔ یہ جانور یہاں زمانہ طویل
تک ٹھہرے گا پھر دوسری مرتبہ مکہ کے قریب سے نکلے گا اس کا ذکر قریب
قریب کے علاقوں میں پھیل جائے گا حتیٰ کہ مکہ میں بھی اس کا چرچا ہوگا اور ایک
روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
معلوم کیا کہ یہ دابہ کہاں سے نکلے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ مسجد حرام سے نکلے گا اس وقت جبکہ حضرت عیسیٰ ؑ مسلمانوں کے ساتھ طواف
خانہ کعبہ کر رہے ہوں گے اچانک زمین ہلے گی اور صفا پہاڑی پھٹے گی یہ جانور

اس پہاڑی سے نمودار ہوگا پہلے اس کا سر نکلے گا اور اس کے سر پر بال ہوں
گے (تفسیر خازن ص۴۲/۳)

س۔ اس جانور کی صورت شکل کیا ہوگی اور یہ کس دن نکلے گا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ اس کا حلیہ یہ ہوگا کہ سر بیل کے سر
جیسا، آنکھیں خنزیر کی آنکھوں کی طرح کان ہاتھی کے کانوں کی طرح سینگ
بارہ سنگھا ہرن کے سینگوں جیسے، سینہ شیر کے سینہ کی طرح رنگ
چیتے کے رنگ کے مشابہ کوکھ بلی کی کوکھ کی طرح دم (پونچھ) مینڈھے کی
دم کی طرح پیر اونٹ کے پاؤں کے مثل ہوں گے اور اس کے بدن کے
اعضاء کے جوڑوں کے درمیان بارہ بارہ ہاتھ کا فاصلہ ہوگا حضرت علیؓ سے
مروی ہے کہ اس جانور کے دم تو نہ ہوگی البتہ اس کے منہ پر داڑھی ہوگی اور
یہ دابہ جمعہ کی رات میں نکلے گا (تفسیر خازن ص۴۲/۳)

س۔ یہ جانور پیدا ہوچکا ہے یا جس دن نکلے گا اسی دن پیدا ہوگا؟

ج۔ ایک قول تو یہ ہے کہ اسی دن پیدا ہوگا دوسرا قول یہ ہے کہ پیدا ہوچکا چنانچہ
حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے احرام کی حالت میں اپنا عصا
صفا پہاڑی پر مارا اور فرمایا کہ اس لاٹھی کی کھٹکھٹاہٹ کی آواز دابہ سن رہا ہے
جو لوگ دابہ اژدھا کو بتاتے ہیں یا جساسہ کو ان کے نزدیک بھی پیدا شدہ ہے
بعض تو کہتے ہیں کہ انبیاء سابقین کے زمانہ میں پیدا ہوچکا حضرت موسیٰ ؑ نے اللہ
سے دابہ کو دیکھنے کی درخواست کی تھی جس پر وہ دابہ نکلنا شروع ہوا تین دن
تین رات تک نکلتا رہا آسمان تک بلند ہوتا رہا اس کے اوپر کا کنارہ نظر
نہ آتا تھا حضرت موسیٰ ؑ یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئے اور اللہ سے اسکو لوٹانے کی
درخواست کی اللہ نے اس کو لوٹا دیا (روح المعانی ص۲۳/ج۲۰)

متفرقات

س۔ نیک لوگوں کے اعمال کس تختی میں لکھے جاتے ہیں اور وہ کس رنگ کی ہے کس آسمان پر ہے؟

ج۔ عرش کے نیچے ساتویں آسمان سے اوپر سبز رنگ کے زبرجد پتھر کی ایک تختی ہے جسمیں نیک لوگوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں اس کا نام علیین ہے (تنویر المقباس تفسیر ابن عباس رض ص۳۸۴ پ۳۰)

س۔ کافروں نافرمانوں گنہگاروں کے اعمال کس چیز میں لکھے جاتے ہیں اس کا رنگ کیسا ہے اور وہ کہاں ہے؟

ج۔ ساتویں زمین کے نیچے سبز رنگ کی چٹان ہے اسمیں برے لوگوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں اسی کا نام سجین ہے (تنویر المقباس تفسیر ابن عباس رض ص۳۸۳)

س۔ عرش خداوندی کی قناتوں کی تعداد کیا ہے؟

ج۔ عرشِ خداوندی کی سرادقات (قناتوں) کی تعداد چھ ہزار ہے (روح البیان ص۹۲)

س۔ حضرت عبدالمطلب نے کتنی عمر میں وفات پائی اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کیا تھی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے بقول بعض ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی دوسرا قول ایکسو دس کا اور تیسرا قول ۱۲۰ سال کا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آٹھ سال کے تھے بعض علماء سیر نے لکھا ہے کہ دادا کی وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال دو ماہ دس یوم کی تھی (عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر ص۴۷ ج۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبداللہ کی جب حضرت آمنہ سے شادی ہوئی تو حضرت آمنہ پہلی مرتبہ کتنے روز حضرت عبداللہ کے پاس رہیں اور

حضرت عبداللہ کی عمر اس وقت کیا تھی؟

ج۔ اس زمانہ کا دستور تھا کہ جب کسی کی شادی ہوتی تو اہلیہ شوہر کے پاس پہلی مرتبہ تین دن رہتی تھی پھر اپنے والدین کے یہاں چلی جایا کرتی تھی اسی دستور کے موافق حضرت آمنہ حضرت عبداللہ کے پاس رخصتی کے بعد تین دن رہیں اس وقت حضرت عبداللہ کی عمر تیئیس ۲۳ سال تھی بعض علماء نے بیس ۲۰ اور بعض نے اٹھائیس ۲۸ سال بیان کی ہے (عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر ص۴۷)

س۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان المبارک میں تراویح کی وتر کے علاوہ بیس رکعات پڑھنا ثابت ہے؟

ج۔ حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح کی وتر کے علاوہ بیس ۲۰ رکعات پڑھتے تھے مگر اس حدیث میں عثمان ابن ابی شیبہ راوی ضعیف ہیں لیکن اس روایت کو حضرت عمر رض کے فعل اور اجماع صحابہ سے تقویت مل جاتی ہے اور حضرت عمر رض نے بیس رکعات تراویح پر صحابہ کو ایک امام کی اقتدار میں اس لئے جمع کیا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھی جاتی تھی اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعات ثابت نہ ہوتیں تو حضرت عمر رض شیدائی رسول ہوتے ہوئے ایسا حکم نہ دیتے (فتاویٰ محمودیہ ص۷۶ ج۱۳ بحوالہ النصب الرایہ ص۱۵۳ ج۲ و فتاویٰ محمودیہ ص۹۶ ج۱۳)

س۔ زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں استاذ (مُعلّم) کو کس نام سے یاد کیا جاتا تھا؟

ج۔ زمانۂ نبوی میں استاذ و مُعلّم کو مُقری کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا کیونکہ حضرت مصعب بن عمیر رض کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں معلم بنا کر بھیجا انھوں نے مدینہ میں اسلام کی تبلیغ شروع کی تو مدینہ میں حضرت مصعب کو مُقری (پڑھانے والا) کے خطاب سے یاد کیا جاتا تھا (الرحیق المختوم ص۲۳۰)

س۔ خلیفہ منصور کی خلافت کتنے سال رہی اور ان کی وفات کہاں ہوئی؟

ج۔ خلیفہ منصور کی خلافت وحکومت اکیس سال گیارہ ماہ اور چودہ دن رہی اور وفات بیر میمون میں ہوئی (شذرات الذہب ص۲۴۴ ج۱)

س۔ ہواؤں کی کتنی قسمیں ہیں اور کس ہوا کا نام وکام کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ ہوا اور پانی اللہ کے بڑے لشکروں میں سے ہیں قاضی جریج فرماتے ہیں کہ جو بھی ہوا چلتی ہے یا تو کسی بیماری سے شفا دیتی ہے یا کسی بیماری کو لاتی ہے، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تین ہواؤں میں بشارت ہے ۱ ہوا صبا ۲ ہوا جنوب ۳ ہوا شمال، البتہ ہوا دبور جو کہ عقیم بھی ہے بوجہ عقمیت (بانجھ ہونے) کے اس میں کوئی بشارت نہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ ہواؤں کی آٹھ قسمیں ہیں جن میں سے چار رحمت کے لئے خاص ہیں اور چار عذاب کے لئے، رحمت والی ہوائیں یہ ہیں ۱ المبشرات ۲ الناشرات ۳ الذاریات ۴ المرسلات، اور چار عذاب والی یہ ہیں ۱ عقیم ۲ صرصر یہ دونوں خشکی کی ہوا کہلاتی ہیں ۳ قاصف ۴ عاصف یہ دونوں ہوائیں دریائی کہلاتی ہیں (تفسیر جمل ص۱۳۱ ج۱، الدر المنثور فی التفسیر الماثور ص۳۰۳ ج۷)

س۔ کس ہوا کی خاصیت وطبیعت کیسی ہے؟

ج۔ اطباء نے ان آٹھوں ہواؤں کی طبیعتیں بیان کی ہیں چنانچہ صبا ہوا کی خاصیت یہ ہے کہ یہ حرارت اور خشکی پیدا کرتی ہے اہل مصر اس ہوا کو مشرق کی جانب سے چلنے کی وجہ سے شرقیہ کہتے ہیں اسی کا نام قبلہ کی جانب سے چلنے کیوجہ سے قبولا بھی ہے ۲ دبور ہوا کی خاصیت یہ ہے کہ یہ ٹھنڈک اور رطوبت پیدا کرتی ہے اہل مغرب اس کو مغرب کی طرف سے چلنے کی وجہ سے غربیہ کہتے ہیں اور یہ ہوا کعبہ کے پیچھے کی جانب سے آتی ہے ان دونوں کو پروا ہوا اور پچھوا

ہوا کہتے ہیں ۳ ہوا شمال کی خاصیت یہ ہے کہ یہ برودت یعنی ٹھنڈک اور یبوست یعنی خشکی لاتی ہے اس کو سمندروں میں چلنے کی وجہ سے بحریہ کہتے ہیں ۴ ہوا جنوبی کی خاصیت یہ ہے کہ یہ حرارت پیدا کرتی ہے (الفتوحات الالٰہیہ المشتہر بالجمل ص۱۳۱ ج۱)

س۔ فرعون کے غرق ہوجانے کے بعد مصر پر کس کی کتنے سال حکومت رہی؟

ج۔ فرعون کے دریائے نیل میں غرق ہوجانے کے بعد مصر پر شاہی خاندان کی دلوکہ نامی عورت حاکم بنی جس نے مصر پر بیس سال حکومت کی (تاریخ ابن خلدون ص۱۵۹ ج۱)

س۔ بخت نصر بادشاہ کو کس لقب سے یاد کیا جاتا تھا؟

ج۔ بخت نصر بادشاہ کو شاہ بابل کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا (روض الانف ص۶۸ ج۱)

س۔ بخت نصر بادشاہ اور اس کی قوم کس کو پوجتے تھے؟

ج۔ بخت نصر بادشاہ اور اسکی قوم سورج کی پرستش کرتے تھے

س۔ شہر اندلس اور اسپین کی وجہ تسمیہ (نام رکھنے کی وجہ) کیا ہے؟

ج۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے اس خطہ میں جو قوم آباد ہوئی اس کا نام اُندلش تھا عربوں نے شین (معجمہ) کو سین (مہملہ) سے بدل کر اس پورے علاقہ کا نام اندلس رکھدیا بعد میں یہاں ایک رومی بادشاہ کی حکومت ہوئی جسکا نام اسبان تھا اسی نے یہاں ایک شہر آباد کیا جس کا نام اشبیلہ بعد میں اسی اشبیلہ شہر کو اشبانیہ کہا جانے لگا پھر رفتہ رفتہ یہ نام پورے ملک کیلئے بولا جانے لگا اسی کا بگڑا ہوا بدلا ہوا نام ہسپانیہ ہے اور اسی کو اسپین بھی کہا جاتا ہے (اندلس میں چند روز بحوالہ نفح الطیب

س۔ سدرۃ المنتہیٰ سے کتنے چشمے اور نہریں جاری ہوئیں؟

ج۔ ایک چشمہ جس کا نام سلسبیل ہے اور دو نہریں ۱ نہر کوثر اور ۲ دوسری نہر رحمۃ

یہ تینوں سدرۃ المنتہیٰ سے جاری ہوئے ہیں (

س۔ سدرۃ المنتہیٰ کس چیز کا درخت ہے اور کس آسمان پر ہے ؟

ج۔ سِدرۃ عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ کے معنی انتہا کی جگہ، ساتویں آسمان پر عرش رحمٰن کے نیچے یہ بیری کا درخت ہے اور مسلم شریف کی روایت میں اس کو چھٹے آسمان پر بتلایا ہے دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ اس کی جڑ چھٹے آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان پر پھیلی ہوئی ہیں (معارف القرآن صفحہ ۲۰۳ ج ۸ بحوالہ قرطبی)

س۔ جنت اور جہنم کہاں ہیں ؟

ج۔ اللہ کا فرمان ہے عِندَھَا جَنَّۃُ المَاْوٰی جس سے پتہ چلتا ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش رحمٰن کے نیچے ہے گویا ساتواں آسمان جنت کی زمین اور عرش رحمٰن اس کی چھت ہے اور دوزخ کا محل وقوع کسی آیتِ قرآن یا روایتِ حدیث میں صراحۃً مذکور نہیں البتہ سورۂ طور کی آیت وَالبَحرِ المَسجُورِ سے بعض مفسرین نے یہ مفہوم نکالا ہے کہ دوزخ سمندر کے نیچے زمین کے قعر (گہرائی) میں ہے جس پر اسوقت کوئی بھاری اور سخت غلاف چڑھا ہوا ہے جو قیامت میں پھٹ جائے گا اور اس کی آگ پھیل کر پورے سمندر کو آگ میں تبدیل کر دے گی (معارف القرآن صفحہ ۲۰۰ ج ۸)

س۔ وہ کونسی چیزیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ؟

ج۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا ۲۔ توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا یعنی لکھا ۳۔ طوبیٰ درخت کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا یعنی لگایا (تفسیر بغوی صفحہ ۱۹۹ ج ۹ پ)

س۔ وہ سات چیزیں کونسی ہیں جن کا بدلہ بندہ کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ؟

ج۔ ابن ماجہ نے حضرت انس رضؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب بندہ کو اس کی موت کے بعد قبر میں بھی ملتا ہے ۱۔ جس نے علم دین سیکھا ہو ۲۔ جس نے کوئی نہر کھدوائی ہو یا جاری کی ہو ۳۔ جس نے رفاہِ عام کے لئے کوئی کنواں کھدوایا ہو ۴۔ جس نے عوام کے فائدہ کے لئے کوئی پھلدار درخت لگایا ہو ۵۔ جس نے کوئی مسجد بنوائی ہو ۶۔ جسنے کوئی بیٹا ایسا نیک چھوڑا ہو جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعاء مغفرت کرتا رہے ۷۔ جس نے اپنے ترکہ یعنی میراث میں مصحف یعنی قرآن پاک چھوڑا ہو (الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۲۴۴ ج ۲)

س۔ کس نبی کی قوم کو اللہ نے سنیچر کے دن مچھلی پکڑنے کی وجہ سے عذاب دیا ؟ اور وہ لوگ کس گاؤں میں رہتے تھے ؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم خداوندی یہ ارادہ کیا کہ اپنی قوم کیلئے ایک دن ایسا متعین کر دیا جائے جس میں قوم خالص اللہ کی عبادت کرے آپ نے قوم کے سامنے جمعہ کا دن پیش کیا قوم نے اللہ کی عبادت کیلئے جمعہ کا دن منتخب کرنے کے بجائے سنیچر کا دن منتخب کیا اس وجہ سے کہ اسدن اللہ نے کوئی چیز پیدا نہیں کی ان میں سے چند اشخاص جو قصبہ ایلہ میں رہتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں انھوں نے شیطانی بہکاوے سے سنیچر کے دن مچھلیاں پکڑنی شروع کر دی اللہ کے نبی نے ان کو منع کیا تھا کہ سنیچر کا دن خاص اللہ کی عبادت کا ہے یہ لوگ باز نہیں آئے تو اللہ نے نافرمانی کی وجہ سے قصبہ ایلہ والوں کی صورتوں کو مسخ کر ڈالا (تفسیر بیضاوی صفحہ ۸۰ پ ۱)

س۔ وہ تین چیزیں کون کونسی ہیں کہ وہ اگر مومن کے اندر ہوں تو حلاوت ایمانی نصیب ہو جائے ؟

ج۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں ۱۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام چیزوں

سے زیادہ محبوب جانے ۲ جس سے انسان محبت کرے تو اللہ کیلئے کرے ۳ کفر کی طرف جانے کو اتنا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے (السراج المنیر شرح جامع الصغیر ص۴۵ ج۳)

س. بیعت کس کو کہتے ہیں اور بیعت کی کتنی قسمیں ہیں اور کس وقت کس سے کون سی بیعت ہوئی؟

ج. بیعت[1] کے معنی معاہدۂ طاعت کے ہیں اور اصطلاح میں کسی بزرگ کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ کرنے اور شریعت کی پابندی کے معاہدہ کا نام ہے اور بیعت کی چار قسمیں ہیں ۱ بیعت اسلام ۲ بیعت جہاد ۳ بیعت خلافت ۴ بیعت طریقت۔ بیعت اسلام صحابہ نے کی، بیعت جہاد حدیبیہ کے موقع پر ڈیڑھ ہزار صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کی، بیعتِ خلافت صحابہ نے حضرت صدیق اکبر رضؓ کے ہاتھ پر کی اور بیعت طریقت آیت قرآنیہ یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ الآیۃ پ۲۸ سے اور حدیث حضرت عبادہ بن الصامت رضؓ سے ثابت ہے جو مشکوٰۃ ج۱ ص۱۳ پر موجود ہے (تحفۃ المرأۃ فی دروس المشکوٰۃ ص۱۲۱)

س. ایک وسق کا وزن کتنا ہوتا ہے؟

ج. ایک وسق اتنا وزن ہوتا ہے کہ جتنا وزن بوجھ ایک اونٹ آسانی سے اٹھا سکے۔ (سیرۃ النبی ص۲۲۶ ج۵)

س. بکری گائے بھینس اور اونٹنی کی مدت حمل کیا ہوتی ہے؟

---

[1] بیعت میں بیع (خرید و فروخت) کے ساتھ تشبیہ ہے کیونکہ بیع میں ثمن مبیع کا عوض ہوتا ہے اور بیعت میں ثواب طاعت کا عوض ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ترجمہ بیشک اللہ نے مومنین کی جان اور ان کا مال جنت کے بدلہ میں خرید لیا ہے ۱۲

ج. بکری کی مدت حمل چھ۶ ماہ ہے گائے کی نو۹ ماہ، بھینس کی مدت حمل بارہ۱۲ مہینے اور اونٹنی کی گیارہ۱۱ ماہ ہے (بحوالہ بالا)

س. قبائل عرب کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج. ابن دحیہ کہتے ہیں کہ قبائل عرب کی تین اقسام ہیں ۱ عرب عاربہ ۲ عرب متعربہ ۳ عرب مستعربہ، عرب عاربہ خالص عرب ہیں جن کے نو قبائل ہیں جو سب ارم بن سام بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور ان نو قبائل کے نام یہ ہیں۔ ۱ عاد ۲ ثمود ۳ امیم ۴ عبیل ۵ طسم ۶ جدلیس ۷ عملیق ۸ جرہم ۹ دبار، اور عرب متعربہ اور مستعربہ ان دونوں قسموں کے لوگ خالص عرب نہیں بلکہ دوسری قوموں کے امتزاج وملاوٹ سے یہ عرب کہلانے لگے چنانچہ عرب متعربہ یہ قحطان کی اولاد ہیں جنکی اصل زبان سریانی تھی بعد میں ان لوگوں نے بنو اسمٰعیل سے عربی سیکھی اور عرب مستعربہ وہ عرب حجاز ہیں جو اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں ان کی اولاد کو عرب مستعربہ کہا جاتا ہے (المنجد فی اللغۃ ص۱۲)

س. پہاڑوں کی کل تعداد کیا ہے اور اللہ نے سب سے پہلے کس پہاڑ کو پیدا کیا؟

ج. پہاڑوں کی تعداد کل چھ ہزار چھ سو ستر ہے اللہ نے سب سے پہلے جبل ابی قبیس کو پیدا کیا اس کے بعد دوسرے دیگر پہاڑوں کو پیدا فرمایا (روح البیان ص۲۳۲ ج۸)

س. دنیا میں وہ کونسی جگہ ہے جو جنت سے آئی پھر جنت میں اٹھالی جائیگی؟

ج. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارکہ اور منبر شریف کے درمیان کی جگہ حقیقت میں جنت کے باغوں میں کی ایک کیاری ہے اور قیامت کے دن وہ جگہ فردوسِ اعلیٰ میں منتقل ہو جائیگی اور یہ جگہ دوسری روئے زمین کی جگہوں کی طرح فنا اور ہلاک نہ ہوگی (مدارج النبوۃ ص۱۳۰ ج۱)

س۔ شہر طائف پہلے کس ملک میں تھا اور مکہ کے قریب کس نے کیوں لبسایا اور اسکو طائف کیوں کہتے ہیں ؟

ج۔ روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ (اے اللہ اہل مکہ کو پھلوں سے رزق عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ملک شام یا اُرْدُن سے بستی طائف کو زمین سمیت اکھاڑ کر مکہ کے قریب لیجا کر بسا دے چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا طائف کو فلسطین یا اُرْدُن سے اکھاڑا اور بیت اللہ کے سات چکر لگا کر پھر مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر لیجا کر بسا دیا تو شہر طائف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ثمرہ ہے اس میں پہلے بالکل بنجر زمین تھی اللہ نے طائف کی زمین کو پھلوں سے بھر دیا اور چونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کو اکھاڑ کر بیت اللہ کے سات چکر لگائے تھے اس لئے اس شہر کو طائف کہتے ہیں (طائف کے معنی طواف کرنے والا چکر لگانے والا) (روح المعانی ص ۳۸۲ ج ۱۶)

س۔ مسجد ضرار کس کے اشارہ و مشورہ سے کتنے لوگوں نے کس سن میں بنائی ؟

ج مسجد ضرار ابو عامر فاسق و منافق کے مشورہ و حکم سے بارہ شخصوں نے ۹ھ میں تعمیر کی، ان بارہ منافقوں کے نام یہ ہیں ۱ جذام [عه] بن خالد ۲ ثعلبہ [عه] بن حاطب ۳ معتب بن قشیر بن زید بن العطاف ۴ ابو حبیبہ بن الازع ۶ بن زید ابن العطاف ۵ عبادہ بن حنیف ۶ جاریہ بن عامر ۷ مجمع بن جاریہ ۸ زید بن جاریہ ۹ نبتل بن الحارث ۱۰ بخرج ۱۱ بجاد بن عثمان ۱۲ ودیعہ ابن ثابت (اصح السیر ص ۳۳۵)

عه یہ خنسار کا والد ہے ۱۲ عه ایک ثعلبہ بن حاطب بدری صحابی ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے ۱۲

س۔ مسجد ضرار کس کے حکم سے کب منہدم کی گئی ؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپنے مالک بن الدخشم (جو کہ بنو سلمہ بن عوف کے ایک بزرگ تھے) اور معن بن عدی عجلانی کو بلوایا اور حکم دیا کہ جاؤ اور ان ظالموں کی مسجد کو گرا کر جلا دو یہ دونوں بعجلت روانہ ہوئے جب بنی سالم بن عوف میں آئے تو مالک بن الدخشم نے کہا ٹھہرو میں اپنے گھر سے آگ لیکر آتا ہوں کیونکہ اسی قبیلہ میں ان کا مکان تھا، یہ گئے اور ایک درخت کی شاخ جلا کر لائے پھر یہ دونوں ملکر مسجد ضرار میں گئے اور اس کو گرا کر خاکستر بنا دیا (اصح السیر ص ۳۳۶)

س۔ مقام مُحَصَّب کس جگہ واقع ہے ؟

ج۔ مُحَصَّب [عه] یہ اس مقام کا نام ہے جو منیٰ کی دو پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے اس مقام کو خیف بنی کنانہ اور ابطح و بطحاء کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے (حاشیہ شرح معانی الآثار مترجم اردو ص ۱۷۶ ج ۲)

س۔ جُحفہ کس جگہ کا نام ہے اور مکہ سے کتنی دوری پر واقع ہے ؟

ج۔ یہ ایک قریہ (گاؤں) کا نام ہے جو مکہ سے پانچ چھ منزل کے فاصلہ پر واقع ہے علامہ ابو الطیب حنفی شارح ترمذی فرماتے ہیں پہلے اس مقام کا نام مہیعہ تھا ایک دفعہ پانی کا سیلاب اس قدر آیا کہ بستی کے لوگوں کو بہا لے گیا جب سے اس مقام کا نام جحفہ پڑ گیا ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ اب اس مقام کا نام رابغ ہے (حاشیہ شرح معانی الآثار مترجم اردو ص ۱۷۰ ج ۲)

س۔ یَلَمْلَم مکہ سے کتنی دوری پر واقع ہے ؟

عه مُحَصَّب بضم اول و فتح ثانی و تشدید صاد مہملہ، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اس مقام پر کفار نے جمع ہو کر آپ کو نقصان پہنچانے پر حلف اٹھایا تھا ۱۲

س۔ بقر عید کی نماز کن لوگوں پر واجب نہیں؟

ج۔ بقر عید کی نماز ان حاجی لوگوں پر واجب نہیں جو بقر عید کے دن منیٰ و عرفات میں رہتے ہوئے افعال حج کے اندر مشغول رہتے ہیں (شامی بحوالہ المبسوط، فضائل الایام والشہور صـ ۲۳۶)

س۔ صُور کس چیز کا ہے؟

ج۔ ابوالشیخ کتاب العظمۃ میں حضرت وہب بن منبہ کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صور کو سفید موتی سے جو آئینہ کی طرح چمکدار صاف وشفاف ہے پیدا کیا (فتح الباری صـ ۳۶۷ ج ۱۱)

س۔ ابرہہ بادشاہ کی حکومت کتنے سال رہی؟

ج۔ ابرہہ بادشاہ کی حکومت ایکسو تراسی (۱۸۳) سال رہی (روح البیان صـ ۴۱۹ ج ۸)

س۔ عالم ارواح میں روحوں کی کتنی صفیں تھیں؟

ج۔ عہد الست میں (یعنی جس وقت اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت پر ہاتھ مار کر قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی روحیں نکالی تھیں تو) ان روحوں کی چار صفیں تھیں پہلی صف میں انبیاء و رسولوں کی روحیں تھیں، دوسری صف میں اولیاء و اصفیاء کی روحیں تھیں تیسری صف میں مومنین مسلمین کی روحیں تھیں چوتھی صف میں کفار و منافقین کی روحیں تھیں (حاشیۂ جلالین شریف صـ ۲۷۳ پارہ ۲۳)

س۔ قرآن پاک کی تلاوت کن کن فرشتوں نے کی؟

ج۔ قرآن پاک کی تلاوت کا اعزاز چند فرشتوں کو ملا جن میں سے ۱؎ حضرت جبرئیل ۲؎ حضرت میکائیل ۳؎ حضرت اسرافیل ۴؎ اور ان کے علاوہ ملائکہ سفرہ جیسا کہ اللہ نے فرمایا بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ (حاشیہ جلالین صـ ۳۷۳ پ ۲۳)

ج۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے علامہ ابوالطیب شارح ترمذی اور علامہ جلال الدین سیوطی تعلیق المجتبیٰ میں فرماتے ہیں کہ اسے اَلَمْلَمْ بھی کہتے ہیں کیونکہ اصل میں یہ الف کے ساتھ ہے کثرتِ استعمال کے سبب سے ی کے ساتھ بولا جانے لگا اور بعض حضرات نے یلملم کے بجائے یَرَمْرَمْ بھی نقل کیا ہے مصباح المنیر میں ہے یَلَمْلَمْ اگرچہ دراصل پہاڑ کا نام ہے لیکن زیادہ تر اس کا استعمال اس میدان پر ہوتا ہے جو یلملم کے سامنے واقع ہے (بحوالہ بالا)

س۔ قَرْن کس جگہ کا نام ہے مکہ سے کس جانب کتنی دوری پر ہے؟

ج۔ علامہ ابن الاثیر بدایہ میں فرماتے ہیں کہ اس مقام کو قرن المنازل اور قرن الثعالب بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ سخت انڈے کی شکل کا گول ایک پہاڑ ہے، علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ پہاڑ مکہ سے بجانب شرق دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے (حاشیہ شرح معانی الآثار مترجم اردو صـ ۱۷۰ ج ۲)

س۔ ذو الحلیفہ کس جگہ واقع ہے؟

ج۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ یہ مقام مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے علامہ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہیں کہ یہ جگہ حاجیوں کی ان سب جگہوں سے دور ہے جہاں سے حاجی لوگ احرام باندھتے ہیں، ملا علی قاری رح فرماتے ہیں کہ آج کل یہ مقام بیرِ علی کے نام سے مشہور ہے (بحوالہ بالا صـ ۱۷۰ ج ۲)

س۔ ذات عِرق۵ مکہ سے کتنی دور ہے؟

ج۔ یہ ایک چھوٹے سے پہاڑ کا نام ہے اور مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے یہی پہاڑ تہامہ اور نجد کے درمیان حد فاصل ہے یہاں کی زمین شوریلی ہے اور سوائے جھاؤ کے درخت کے اور کچھ اس میں پیداوار نہیں ہوتی (بحوالہ بالا)

۵ ذات عِرق بکسر عین و سکون راء ۱۲

س۔ اللہ نے فرعونیوں پر کتنی قسم کا عذاب بھیجا؟

ج۔ نافرمانی کی وجہ سے اللہ نے فرعونیوں پر سات قسم کا عذاب بھیجا ۱؎ ٹڈیوں کا عذاب جنھوں نے کھیتیوں کو خراب کردیا ۲؎ جوؤں کا عذاب ۳؎ مینڈکوں کا عذاب کہ ہر جگہ مینڈک نظر آتے تھے حتی کہ ہانڈی میں پینے کے پانی میں ۴؎ خون کا عذاب حتی کہ پینے کا پانی خون بنجاتا تھا بعض فرعونی لوگ بنی اسرائیل کے کسی شخص کو کہتے کہ تو اپنے منھ میں پانی لیکر میرے منھ میں ڈالدے جب تک اسرائیلی کے منھ میں پانی رہتا تو پانی ہوتا اور جب قبطی کے منھ میں جاتا تو خون بنجاتا ۵؎ قحط سالی کا عذاب ۶؎ پھل کم کردئے گئے ۷؎ طوفان کا عذاب، ان سب عذابوں کا ذکر قرآن پاک میں پارہ ۹؎ میں ہے (تاریخ دمشق ص ۳۳۳/۲۵)

س۔ جہنم میں کافروں کی ران، سرین اور زبان کی کیا کیفیت ہوگی؟

ج۔ اہل جہنم یعنی کافروں کی ران مثل ورقان جو حجاز کا ایک مشہور پہاڑ ہے ہوجائے گی اور اس کی مقعد یعنی سُرین اتنی موٹی ہوجائے گی کہ مدینہ سے ربذہ تک کے درمیانی خلاء کو بھر دے اور ایک ضعیف روایت میں ہے کہ اس کی زبان ایک میل یا دو میل لمبی ہوجائے گی یعنی دو میل تک کھنچ جائے گی چلتے وقت لوگ اس کو روندتے ہوئے چل رہے ہوں گے (فتح الباری ص ۴۲۳/ج۱۱ و ۴۲۴/۱۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

احقر العباد محمد غفران رشیدی کیرانوی

خادم تدریس جامعہ اشرف العلوم گنگوہ

ماہ صفر ۱۴۲۱ھ

ہماری چند مطبوعات

- تحفۂ عیدین
- علوم القرآن
- تقویۃ الایمان
- پوشیدہ راز
- تنہائی کے سبق
- پوشیدہ خزانے
- گھر کا حکیم
- اصولِ تبلیغ
- ذخیرۂ معلومات
- آئینۂ شیعیت
- شوہر بیوی کے حقوق
- تقریروں کا گلدستہ
- آدمؑ سے محمد ﷺ تک
- سیرت خلفاء راشدین
- سیرت خاتم الانبیاء

Designed by Usman M.9358144141

Maktaba Hakeemul Ummat
SAHARANPUR (U.P.) INDIA
Contact No. +919759870037